۱

فہرست کتاب فیض انتساب نفع رسان آفاق موسوم بہ عزیز الاخلاق ملقب بہ حکیم الاخلاق

مؤلفہ سید عزیز احمد عرف عبدالعزیز وصلہ اللہ بسعادۃ السرمد ابن افسر العلما تاج الاطبا مولوی سید منظور احمد صاحب

مضمون	نمبر صفحہ

مضمون	نمبر صفحہ

مضمون	نمبر صفحہ

مضمون	نمبر صفحہ

۷۸۶

لم یناسب حمدنا سلطانہ | فاکتفینا باسمہ سبحانہ

اس زمانہ تہذیب وشایستگی مین جبکہ عہد سلطنت برطانیہ کی برکت سے
ہر قصبہ ودیار ہندوستان مین علاوہ بیشمار اسکول وکالجون کے متعدد مکاتب
وانجمنین روحانی وجسمانی تعلیم کے لیے قائم ہوگئی ہین اور ہر سال صدہا
گریجوئیٹ وانڈر گریجوئیٹ ہر یونیورسٹی سے سند فضیلت کی حاصل
کر رہے ہین ۔ ہر سمت یہ شکایت نشر عام ہے کہ ہندوستانی اشخاص
تہذیب اخلاق مین بالکل کورے ہین ہماری یونیورسٹیان اس خاص
تعلیم کی جانب بالکل توجہ نہین کرتین جسکی وجہ ہرگز یہ نہین ہے کہ اخلاقی تعلیم
غیر ضروری یا فضول وبیکار ہے بلکہ وجہ خاص یہ ہے کہ اخلاقی ومذہبی تعلیم کا
چولی دامن کا ساتھ ہے اور بوجہ اختلاف مذہب اہل ہند مذہبی معاملات

مین دخل نہ دینے کا برٹش گورنمنٹ نے عہد کرلیا ہی اس عدم توجہی نے
ہماری قوم کو ایک ضرر عظیم پونہچایا ہی بلکہ اخلاقی تعلیم سے بالکل محروم رکھکر ہمارے
ضرر و نقصان کی معین ہوئی +

مجھے اس امر کی تشریح کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی کہ بلا اخلاقی تعلیم کے
کوئی آدمی کسی گروہ کو نفع نہین پونہچا سکتا اور نہ خود اپنی زندگی سے راحت
و انتفاع اوٹھا سکتا ہی بے انتہا فوائد اس خاص تعلیم سے بنی نوع انسان کو
حاصل ہوتے ہین جس سے معمولی فہم کا آدمی بھی ہرگز انکار نہین کرسکتا +

واقعات پر نظر تعمق ڈالنے سے یہ نتیجہ میرے ذہن مین پیدا ہوا کہ جب
یونیورسٹیان تعلیم اخلاق سے تغافل کرتی ہین تو ہمکو خود اوسکے استحصال مین
کوشش کرنا واجب ہی۔ یہ سراسر نامناسب ہی کہ ہم خود کچھہ بھی نہ کرسکین
اور ہر امر کے لیے گورنمنٹ سے دعویدار ہون۔ مثل مشہور ہی ہمت مردان
مدد خدا۔ اگر ہم اپنی عادات کی درستی اور ایک مہذب قوم بننا چاہتے ہین تو ہمکو
لامحالہ اخلاقی تعلیم نہایت کوشش و محنت سے حاصل کرنا چاہیے +

ہمارے غیر سرکاری مکاتب و انجمنین بھی مجبور ہین کیونکہ اردو زبان مین
کوئی کتاب علم اخلاق کی جو جامع و مانع ہو موجود نہین ہی فارسی عربی وغیرہ
زبانون مین بیشتر مستند و ضخیم کتابین اخلاق کے علم مین ہین لیکن اردو دان
ہندوستانیون کو کہان اسقدر وقت مل سکتا ہی کہ اول کافی لیاقت اوس

زبان کی حاصل کرین پھر مطالعہ کتب اخلاق کا کرین بایں خیال یہ کتاب جو مین نے اردو زبان مین لکھی ہی ضرور فائدہ بخش عوام و نافع انام ہوگی ۔ مین نے حتی الامکان تعصبات مذہبی و مباحث ذاتی کو اسمین دخل نہین دیا ہی کہ ہر مذہب کے لوگ قدر کے ساتھ اس سے نفع حاصل کر سکین +

یہہ کتاب ایک قصے کے پیرایہ مین لکھی گئی ہی کیونکہ نظائر و تمثیلات وہ باتین بہ آسانی سکھلا سکتی ہین جو ایک لائق ادیب ہرگز نہین سکھلا سکتا ۔ اور اہل ہند کی خدمت مین محض اونکی فلاح و بہبود کے لیے پیش کی جاتی ہی +

عزیز احمد
عرف عبد العزیز محمدی ابن
مولوی سید منظور احمد حسینی الرضوی
صمدنی الفتح آبادی

ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۹ عیسوی

تمہید

ایک گوردہ کے باشندون کی طرز و انداز معاشرت کے بیان مین

دوآبہ کے ملک مین کئی سو آدمیون کی ایک بستی تھی دیکھنے کو تو آدمی ضرور تھے مگر آدمیت تو اور ہی چیز ہے جسکا وہان قحط اور کال نہ معلوم کتنی سالون اور مدتون سے تھا حرکات و سکنات کچھہ ایسے واقع ہوے تھے کہ جنپر انسانیت کا اطلاق کرتے ہر زیرک اور سیانے آدمی کو عار و شرم آتی وہ لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ لطف زندگی کیا ہے کس طرح عمر بسر کرنا چاہیے کیا اوسکے فائدے اور کس قدر نقصان ہین جو ملگیا اوسکو چوپایون اور بہائم کی طرح کھا گئے رات کو اگر چادر تان کر سوے تو پھر کروٹ بھی نہ بدلی مرغ سحر بانگ دینے لگا اللہ اکبر کی آواز پر آواز آنا شروع ہوئی عبادتخانون سے گھنٹون کی صدا بلند ہوئی نسیم سحر چلنے لگی باغون مین کلیان چٹکین پھول بھی خوب کھلے مگر وہ ایسے شیر خدا مست خواب غفلت کہ ماشاءاللہ تو بھی اونکے سر پر دماغی جا بے جب کبھی نہ چٹکین اور جوش نکلنے سے کیا واسطہ تھا پابندی اوقات اونکی بلا جانے اگر ضبط اوقات کا کچھہ کھٹکا ہوتا کہ جو دم نور کے تڑکے اوٹھتے جسنے اونکو پیدا کیا ہے اونکو کھانا کپڑا دیا اپنا منصبی فرض سمجھہ کر اوسکی یاد کرتے پھر وہ کام جسکے لیے

پیدا کیے گئے تھے مقررہ اوقات بسر کرتے مگر اونکے دل کو ان سب باتون سے کچھہ لگاو ہی نہ تھا اونکے نزدیک صبح وشام اور انسان وحیوان ایک ہی تھا کھانا اور سونا محض اونھین کے لیے گویا بنایا گیا تھا۔

جب ایسے مجمع جہلا اور مخزن سفہامین کوئی عقیل وفرزانہ جا پھنسے تو گلستان والے فقرے۔ طوطی را بازاغی درقفس کردند کا پورا مصداق ہوگا وہ بھلا آدمی بیچارہ اپنی اچھی زندگی نہایت بُری حالت اور خراب کیفیت مین بسر کریگا پس بعینہ وہان ایسا حال تھا کہ رفیع الدرجات کے خاندان سے ایک طیب النفس علامہ خلیق مزاج وہان جا بسا تھا شامت اعمال یا آب ودانہ کا تقاضا یا بقول کسی ہندو کے اپنی جنم کنڈلی کے دن بھگت رہا تھا مجبوری تھی کہ دنیا کے سہارے کی چیزین گھر۔ باغ۔ تال۔ زمینداری لیکر اپنے پاون مین زنجیر ڈال رکھی تھی یا یہ خود قید مین پڑا تھا لالچ بُری بلا مشہور ہی اور عقل کے بھی خلاف ہی کہ اپنا سر اور اپنا حاصل عمر بے سبب ضائع کرے چار ونا چار بودوباش اوس کور دہ کی منظور تھی ساتھہ اوسکے یہ بھی چاہتا تھا کہ مین ان جانورون کو انسان بناون اونکے فرائض منصبی اونکو سکھاون راہ بھولے ہوے لوگون کو راستہ پر لاون دنیا کی نیکنامی کے سوا کچھہ دوسری جگہہ کے لیے خیروبرکت کا ذخیرہ جمع کرون چونکہ جاہل کے ساتھہ بجز سکوت کے بن نہین پڑتا ہی لہذا جیب تھا اور وقت کی تلاش بھی تھی۔

بخشتا ہے اسکے آگے لعل خوشاب کیچڑ مین گرے تو اوسکی قدر و قیمت مین ذرا
بھی فرق نہین آتا ہے وہ بزرگوار بھی اپنی صفات پسندیدہ اور سیرت برگزیدہ کی
وجہ سے دور دور عقلا و علما کے شہرون مین مشہور تھا کوئی جلسہ ارباب خرد اطراف
و اکناف مین ایسا نہوتا تھا جہان وہ بلایا نہ جاتا ہو اور اوسکی تشریف آوری کی اہل علم
دل و جان سے آرزو نہ کرتے ہون چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عاقل آباد مین بلایا
گیا ارکان جلسہ نے اوسکی صدارت پسند کی اور باتفاق ارباب جلسہ وبتحریک
ایک علامہ ادیب کے وہ ہر دل عزیز بزرگوار تجویز کیا گیا کہ اخلاق کے باب مین
تقریر مناسب کرے جس مین انسانی فرائض کا بھی تذکرہ ہو اور عام و خاص اشخاص
اور اونکی آنیوالی نسلون کے لیے نفع اور بہبود کا سامان ہو چنانچہ اوسنے پہلے
اپنی لغزش تقریر اور کم استعدادی اور اپنے دیہاتی و گنوار ہونے کی معذرت
بمقتضای عجز و انکسار کے کی اس معذرت سے یہ مقصد نہ تھا کہ لوگون کے اصرار سے
اپنے وقار و اعزاز کو بڑھاے بلکہ نہایت سچے دل سے کہا تھا جس مین کبھی
دنیا کے تکلف کو دخل نہ تھا اس وجہ سے کہ اوسکو خوب یقین تھا ؎
اہل ذوق تکلف مین ہے تکلیف سراسر ✤ آرام سے وہ ہے جو تکلف نہین کرتا ✤
جب عذر قبول نہوا تو کرسی صدارت کو اوسنے رونق دی اور ایک تقریر بلیغ ادب و
اخلاق مین اس فصاحت و متانت سے بیان کی کہ اوسکی خوش بیانی و شیرین کلامی کا
سکہ حاضرین کے قلب پر جم گیا ہر شخص کو وجد کی کیفیت تھی جو تھا اوسکے سلسلہ

کلام سے نے حضار کی آنکھون کے سامنے اخلاق اور حسنِ معاشرت کا کچھ ایسا
سمان باندھ دیا تھا کہ گویا ہر ایک خلیق و ادیب ہی اور پھر ایسی تقریر کی سنجیدگی کہ سامع
اور مخاطب الیہ کا کہان یہ مقدور تھا کہ سمعنا کے بعد اطعنا کا کلمہ زبان پر نہ لا سکے
اور کیون نہ لاتا جبکہ علومِ شریفہ اور فنونِ لطیفہ سے اوسکا لکچر اور وعظ بھرا ہوا
تھا ہر فقرے پر صدای سبحان اللہ و بارک اللہ بلند تھی آفرین و تحسین کی آوازون
کا کچھ شمار و حساب ہی نہ تھا جلسہ ختم ہونے کے بعد کوئی مصافحہ اور کوئی معانقہ
کرتا کوئی خوشی سے اوٹھا لیتا تھا کسی نے ہاتھ چوما اور کسی نے ادب سے
سر نیچا کر لیا غرض کہ ہر شخص دلدادہ اور شیفتۂ حسنِ تقریر اوس علامۂ ہر لعزیز کا تھا
کئی روز بعد جب احباب کی دعوت و تواضع سے مہلت ملی اور اونھون نے اجازت
دی تو اپنے گھر کیطرف سدھاری شام کو گھر پونہچا اپنے اہل و عیال سے بکشادہ
پیشانی ملا اپنا ماجرا کہا اونکا حال سنا بعد رفع ضروریات کے اپنے پائین باغ کی
کوٹھی راحت منزل مین نہایت اطمینان سے شادان و فرحان بیٹھا خفیف ترشح ہو چکا تھا
سبزہ لہلہا رہا تھا عمدہ عمدہ خوشرنگ پھول کھلے تھے فاقع اللونہا تسر الناظرین
کے مصداق تھے بھینی بھینی مہک چمن سے آ رہی تھی کہ جس سے دماغیہ قوت نے
بلکہ نامیہ کو بھی قوت آ گئی تھی فانوس و کنول کی روشنی اور چاندنی رات کی قدرتی ضیا
روز روشن کا سمان آنکھون تلے کر دیا تھا سبحان اللہ اس مرتبہ ہوا جانفزا تھی
کہ جسم تو کیا قلب کو ایسی قوت آ گئی تھی کہ گویا دن دونا رات سوایا کا مضمون

اوسی مقام کے لیے برجستہ سمجھا +

جب ایسا مقام دلکش ہو تو جوبات عقیل انسان کی زبان پر آئیگی نہایت تہہ دلی مین اطمینان و استقلال ہوگا ہر شخص اپنی اپنی امنگ سے جو دل مین آتا کہتا تھا اس عرصہ مین اوس نیکمرد کے لڑکے اور بھتیجے کہ جو اوسکی حیات مستعار کا حاصل اور ریاض زندگی کا نتیجہ تھے آئے سب نے نہایت ادب سے سلام عرض کیا مزاج پوچھا اوسنے کسی سے کہا کہ بیٹا خوش رہو زندہ رہو کسی کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ای پیارے ہمیشہ موتی چنیو تمہارا دشمن روسیاہ ہو علم و عمر سے بہرہ مندی ملے اور کسی سے بولا کہ برخوردار تجپر خدا کا سایہ رہے اوسکے فضل کا حصہ تمکو ملے اور کسی کی جانب یہ خطاب کیا کہ بابا تمام عمر تمکو اہل علم کی صحبت رہے جاہلون سے تمہاری نازک طبیعت کو کوئی صدمہ نہ پہنچے اور کسی سے یہ ارشاد فرمایا کہ خداوندا اس میرے عزیز کو دولت اور خزانہ لیاقت کا دیجیے لڑکے بھی ادب سے اپنے اپنے مقام مناسب پر آبیٹھے اور نہایت شوق سے اپنے بوڑھے باپ چچا کے نصائح سننے لگے +

سچ ہے کہ خدا تعالیٰ ہر نیک نیت کو اپنے فضل سے اوسکے موافق ہر ایک چیز دیا کرتا ہے تا کہ وہ اپنی شکرگزاری کا ثمرہ پاے اور لوگ بھی منتفع ہوں مصرعہ

دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا میکرد +

سے کچھ کام کرین پس خدا نے بھی لڑکے اوسکو اچھی طبیعت کے عنایت کیے تھے کہ جو رعایت اپنے تسمیہ کے حمید الاطوار و حلیم الادب و حفیظ النفوس و رشید التہذیب و غیاث العقلا

مجمع صفات سنیہ و معدن محاسن بہیہ تھے گو کہ کم عمر تھے مگر ہر ایک کی طبیعت
کو اپنے لقب و نام کے معانی کے ساتھ تعلق ضرور تھا اور یہی چاہتا تھا کہ
رذائل خسیسہ اور ذمائم خبیثہ کو دنیا سے نیست و نابود کر دے برائیون کی جڑ
اوکھاڑ کر پھینک دے اور اپنی عمر کی دولت (کہ جو اونکی اعلی سمجھ کے مطابق
علم و ہنر تھا) قومی بھائیون اور ملکی دوستون کے نذر کرے کیونکہ دنیا کی دولت کا
تو اونکی نگاہ مین کوئی رتبہ ہی نہ تھا کوڑی ٹھیکری کا تو کبھی کام مین آجانا اونکے نزدیک
قابل قدر تھا مگر جاہ و حشم ظاہری جس کو علم سے کوئی تعلق نہو اونکے سامنے
محض بیوقعت ہو رہا تھا اور اپنے باپ کے پند سود مند و اندرز دلبند کے
مقابلے پر گنج شایگان کو فی الواقع سنگریزہ و ناکارہ سمجھتے تھے اور اگر انصاف سے
پوچھو تو یہ اونکا معقول تصور حق بجانب تھا اس وجہ سے کہ جس انسان کی طبیعت
اپنے ہمجنس کی رفاہ و ترقی کی جانب مائل ہو اوسکو اس زمانہ کی سمجھ کے مطابق ولی یا
اوتار یا اور عمدہ صفات کا شخص کہا جاے کم ہے :-

چشم بد دور اگرچہ بچے ہی تھے مگر بقول ہندی ہونہار بروا کے چکنے پات
کے اپنی عمر و عقل کی بساط کے لائق وہ یکتا اور فرد تھے باپ کے سامنے ایسے ادب
سے بیٹھے تھے کہ جیسے کسی بڑے آدمی کے سامنے کوئی حقیر و ذلیل یا کسی بادشاہ
کے سامنے کوئی غریب رعایا مگر اپنے رتبے اور اپنی قابلیت پر نظر کیے ہوے تھے
مقدور کیا کہ افراط و تفریط ہو جو کام کرتے نہایت اعتدال اطاعت و حفظ

مراتب سے کرنے غرض کہ مصرعہ جو بات تھی خدا کی قسم لاجواب تھی ٭

حکیم الادب نے (کہ جو ماشاءاللہ ذرا تیز اور طبیعت دار لڑکا تھا) دست بستہ عرض کیا
کہ قبلۂ عالم کئی روز کے بعد تشریف لائے فرمائیے کہ میرے اور میرے بھائیوں
کے لیے کیا لائے سب امیدوار عنایات ہیں اور یہ تو حضور کے سامنے ہی
کہ میں یا کوئی میرا بھائی سریع الزوال چیز نہیں چاہتا بلکہ ہمیشہ ایسی ہی شئی کی خواستگار ہیں
اور انشاءاللہ رہیگی جس سے ہم سب کی بصیرت کو ترقی ہو اور ہمسے اللہ میاں ایسے کام
کرائیں جس سے ہمارے بڑے بھائیوں کو ہماری ہمہ زندگی کا ثمر ملے ٭

پدر دلعزیز نے جواب دیا کہ ہم وہاں سے آرہے ہیں عاقل آباد گیا تھا جہاں کے عقلمند
بستے ہیں جسکو دیکھو وہ اپنی قوم اور ملک پر جان دیتا ہے اور ایسی ہی ہمدردی ہے
کہ گویا وہ ہیں کہ لیے ع من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی ٭
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری ٭ خاص موضوع ہوا تھا اور ایسی جان میں
جب تک انسان میں ایسی کیفیت نہ ہو کبھی ہمدردی کا دعویٰ ہی نہ کرے اور اگر
کیا تو لغو ہے ٭

(ح) یہ میرے ایک سوال کا جواب ہے ٭

(ع) سنئے کہ آج میں وہاں سے آیا جہاں سب نے یہ کہا کہ ہم نے

٭ اب آئندہ اس کتاب میں جس جگہ (ح) آئے وہاں حکیم الادب مقصود ہو اور جہاں
(ع) لکھا جائے تو وہاں پدر دلعزیز عبداللہ سے مراد ہے ۱۲ عبدالمجید

سنا ہو کہ تم ابنای جنس کی بھلائی مین مشہور ہو اور فی الوقت تمنے اسکا بیڑا بھی اوٹھایا ہی پھر کیا سبب ہی کہ آپ یہان چپ بیٹھے ہین کچھ ایسا فرمایئے کہ جس سے قوم کی بہتری ہو یہ تمام مجمع آپہی کی تقریر سننے کا مشتاق عرصہ سے ہی جسکو دیکھیو اوسکی نظر تمھاری ہی طرف ہی مین نے عرض کیا کہ حضرت مین دیہاتی گنوار دیس کا رہنے والا علیحدہ بیکت مینی در دو گوش پڑا ہوا ہون نہ میری نظر سے نئے مضامین کے رسالے نہ میگزین نہ اخبار اور نہ ماہواری سالانہ رپورٹین کسی عمدہ جلسے کی گذرتی ہین اور نہ مین کسی ایسے جلسے کا شریک ہون پھر بتلایئے کہ مین کیا بات کرون کس علم و فن مین لکچر دون ۔ ہر چند مین نے اینٹ آن کی اور بندہ پروری چاہی مگر وہان عرض قبول ہرگز نہوئی گویا مثل در توبہ باز کے کسی غریب عاجز کی بات سننے اور معذرت قبول کرنیکا دروازہ بند تھا اور کیسا بند کہ جسکا کھولنا کوئی جانتا ہی نہ تھا بہت مجھے شش و پنج تھا کہ یا اللہ مین کیا بیان کرون کچھ بن نہین پڑتا نہ مجھے علم و فضل ہی اور نہ اصحاب علم کی صحبت مین بیٹھا ہون نہ حکیمون کی خدمت کی اور غضب یہ ہی کہ سبنے علم اخلاق مین تقریر کی فرمایش کی اور پھر کم مایگی علم تو جہین کرنے سے بجز اسکے کہ آج میری ہنسی ہو اور لوگ مجھے بنائین کوئی دوسرا مقصود نہین ۔ بمقتضای الامر فوق الادب مین نے علم اخلاق مین جو کچھ ہو سکا بیان کیا۔

(ح) یہ فرمایئے کہ قبول ہوا یا مفت زحمت ہی اوٹھانا پڑی ۔

(ع) مین صرف اسیقدر کہہ سکتا ہون کہ بندہ نوازی کی اور اعتراض کسی نے نکیا

اور اسقدر آوازین بلند تھین کہ تمام ہال گونج گیا تھا اللہ جانتا ہی کہ کوئی صاف لفظ بھی مین نے اوس ہنگامہ مین سُن پایا ہو اور قبولیت تو میری اختیاری بات ہی نہین ہی

(ح) میرے نزدیک تو یہ قبولیت ہی کی صدائین تھین اور بیشک ہی تھین کیونکہ جبتک کوئی بات مقبول عام نہین ہوتی ہی واہ واہ و سبحان اللہ زبان پہ آتا ہی نہین ہی۔

(ع) شاید ایسا ہی ہو۔

(ح) شاید کیا بلکہ یقینی امر ہی اور چیئرز* ایسے ہی مواقع پر دیا جاتا ہی تو اب کیا حضور ہم سب کو اوس نعمت عظمی سے محروم فرمائینگے۔ یہ تو بہت بڑی دولت آپ لائے ہین اوسکا حصہ سب کو دیجیے۔

(ع) مجھے بالکل یاد نہین ہی بوڑھاپے اور دنیا کی فکرون نے حافظہ خراب کر دیا نسیان غالب ہی۔

(ح) حضور کو جو کچھ یاد ہو ارشاد فرمایئے اور آپکو یاد کی ضرورت کیا ہی دیر نہ فرمایئے سب متوقع ہین۔

(ع) بیٹا نہین مانتے ہو خیر کچھ کہے دیتا ہون جس مین خاطر شکنی نہو گر خیال رہے کہ میری بڈھی تقریر پر نہ ہنسنا اگر کوئی لغزش ہو یا خلاف محاورہ لفظ زبان سے نکلے تو اوسکو تم نظر انداز کر دینا + جانتے ہو کہ مین کچھ پڑھا لکھا آدمی نہین ہون جیسے وہ

* چیئرز نعرہ خوشی + واہ واہ جسکے اظہار کے لیے یورپین اشخاص نہایت شوق و مسرت سے تالیان بجاتے ہین ع عبد العزیز

اس گنوار دیس میں آباد ہوا جو کچھ کسی سے سن پایا تھا وہ سب یہاں گنوا دیا ذرا بھی یاد نہ رہا بالکل بھول گیا۔

(خ) یہہ حضور کیا فرماتے ہیں یہان کون صاحب افلاطون اور بقراط ہیں جنکا جناب والا کو لحاظ ہی وہی روزمرہ کے لوگ آنیوالے یا یہ فرمایئے کہ حضور کے منہہ دیکھنے والے آدمی ہیں کوئی غیر تھوڑا ہی ہی۔ رہے بستی کے آدمی انکو کیا پڑی ہی کہ اپنا آرام چھوڑکر تشریف لائیں اگر ایسا ہی ہوتا تو یہ بستی کیون اُجڑتی اور کیون اس حالت خوار کو پہونچتی کیا آپ کو معلوم نہین ہی کہ جب مین رمضان کے اخیر مین مفتی گنج دانشمند خان کے صاحبزادے کے قسترے مین گیا تھا اور عاقل کے محراب سنانے کی تقریب بھی تھی تو ایک بڑے میان جنکا نام کسی قدر یاد سے اُتر گیا ہی اور غالباً سید عالی اونکا نام ہوگا اپنے لڑکے سے کہا کہ پیارے میان ان لوگون سے علیحدہ علیحدہ رہنا ان سے میل جول کی بات نہ کرنا خدا نخواستہ اونکی خو بو تمکو لگ جایئے تو تمام زندگی اکارت جایئے تم نہین جانتے کہ یہ لوگ ایسے کوردہ کے باشندے ہین کہ جنکو آدمیت سے واسطہ ہی نہین ہی جہالت بدتعلیمی تو انکا ارث ہوگئی ہی بس حضرت یہ الفاظ مجھے ایسے برے معلوم ہوئے جیسے بندوق کی گولی کسی شکار کو۔ مین اس مرتبہ شرمندہ تھا کہ کاٹو تو لہو بدن مین نہ تھا اور جتنی دیر وہان رہا ہی دل کہتا تھا کہ ہمارے اباجان کو کیا سوجھا جو ایسے منحوس گانون مین جا کر بسے اور ملکیت پیدا کرکے آپ تو سمجھے ہی ہم لوگونکو بھی زندہ درگور کر گیا

(ع) بڈیا اون حضرت کا فرمانا سچا تھا تمہارا اگلا نون تو اس سے بھی بدتر ہی
کیا کرون ہمارے دادا جان کے حکم کی تعمیل کرتا ہون ورنہ کبھی کا یہ نیشانا تہ
بیچکے ٹھکانے لگاتا اور تم سکا ہاتھ پکڑ کے بندہ چلتا ہوتا۔

(ح) مگر ابّا جان یہ بات تو کچھ ٹھیک نہین ہی اور نہ تھی کہ آپ اپنا ابور یا بندھنا
دباکے کہین چل دیتے یا اب تشریف لیجائین کوئی ایسی بات پیدا کی جاسکی
کہ اب پھر اون بڑے میان کو ایسے ناگوار الفاظ کے کہنے کا موقع نہ ملے بلکہ وہ
خود معذرت کر کے تلافی مافات کرین اور یہ کوئی مشکل نہین ہی آپ کی ادنی توجہ
درکار ہی اور بالفرض مشکل بھی ہو تو پھر کیا ہے مشکلی نیست کہ آسان نشود مرد باید
کہ ہراسان نشود + ہمارے مولوی صاحب اللہ انکو بخشے میر مظفر علی صاحب
جنکا اسم مبارک تھا ہمیشہ یہی تلقین کیا کرتے تھے کہ کسی کام کو بھاری کام نسمجھنا
بس یہی سمجھو کہ ہاتھ لگانے کی دیر تو ضرور ہوتی ہی مگر انجام مین ذرا بھی توقف نہین ہوتا
کیونکہ ع بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد + اگر خارے بود گلدستہ گردد

(ع) اہی پیارے لڑکے۔ تمہارے مولوی صاحب مرحوم کا فرمانا بہت مناسب
اور تمہاری مردانہ ہمت پر آفرین اور صد تحسین۔ جو تم نے سوچا نہایت ہی بہتر ہی
اور اعلی سوجھ بوجھ کی بات ہی مگر مین اور اللہ بخشے میرے ابا سب کچھ کر گذرے
اور محنت کی آخر کو ہار کے بیٹھ رہے ہمیشہ چاہا اور چاہتا ہون کہ یہان انکو
آدمی بناؤن ہمیشہ سمجھاتا ہون مگر ڈھاک کے وہی تین پات کوئی خیال نہین کرتا

میری سدھ بدھ سب خاک مین مل گئی تھک کر بیٹھ رہا ہون دیکھیے خدا کیا کرتا ہے

(ح) آپ مایوسی کے کلمات تو زبان ہی پر کبھی نہ لایئے مین اپنی چھوٹی سی سمجھ کے لائق ہزار بار یہی کہونگا کہ ہمت باندھنا چاہیے اور لا تقنطوا من رحمۃ اللہ پر غور کر کے انسان توکلت علی اللہ کام کرے جہانتک ہو سکے ناسمجھون کو سمجھاے آخر کبھی تو سمجھینگے ملاحظہ فرمایئے کہ ہاتھی کتنا بڑا جانور ہے اور آدمی اوسکے مقابل ہڈیان اور ہڈیان بھی گنی ہوئین پھر دیکھیے کہ اوس وحشی کو گرفتار کر کس کس طور پر عادت سکھاتا ہے ایک اشارے سے اوتنی بڑی دیوار کو لیے لیے پھرتا ہے تو اوسمین کیا بات ہے صرف سمجھانا اور سکھانا۔ خیر ان سب باتون جھگڑون مین اصل بات جو بنی ہے عاقل آباد مین جو کچھ ارشاد ہوا ہے وہ یہان بھی فرمایئے خدا کے فضل سے کچھ بعید ہے کہ آپ کی تقریر جادو تحریر ایسا اثر دے کہ یہ سارے انام کالانعام اوس سے راہ راست پر آجائین کیونکہ السعی منی والاتمام من اللہ ایک بہت بڑی مصلح قوم کا ارشاد ہے۔

(ع) اے لڑکے تیری اس پیاری بات چیت نے بہت کچھ مجھے سمجھا دیا ہے اب عاقل آباد کے کل بیان کا خلاصہ جس قدر مجھ سے ہوسکیگا سناتا ہون۔

حصہ اول

غیاث العقلا

عاقل آباد کا مشہور لکچر جسمین بالاجمال مسائل اخلاقی بیان کیے گیے ہین جو اتالیق وطالبعلم کے لیے نفع رسان ہین

خوش خلق

انسان وہی ہی جسکی عادت خوپسندیدہ ہو کوئی متنفس حتی الوسع اوسکے کسی انداز
وحرکت سے ناخوش نہو بلکہ اوسکے افعال ایسے ستودہ اور خجستہ ہون جسکی پیروی
واتباع کے لیے ہر شخص کا جی چاہے اور اوسکے دلاویز کردار اور دلربا سیرت کو
سنکر غائبانہ عاشق زار اور مشتاق دیدار ہو جاے بات چیت مین ایسی تری وشیرینی
کہ اوسکے کلام کو سنکر اپنے دل مین جگہہ دے ایسا بول چال ہی نہو کہ جو خصلت
محمودہ کے مخالف ہو بلکہ زبان پر آنا درکنار اوسکے ادا کرنے کا عزم وارادہ بھی
ذہن مین نہ گذرے اور مخاطب الیہ گوش شنوا اور قلب پذیرا کی کیفیت ہو جاے
بلکہ ایسا آمادہ ہو کہ اپنی برائیون پر لعنت بھیجکر اوس طیب النفس متکلم کا پورا مقلد و تابع
ہو جاے پس جسمین ایسی صفات و فضائل ہین وہی شایستہ و برگزیدہ اور خوش خلق
کہلاتا ہی اور جسکے اعمال و گفتگو سے کراہت اور نفرت دوسرے کو پیدا ہو جسکی حرکات

کج خلق

وسکنات ناگوار طبیعت ہون اور جنکا تعلق صفات بالا سے ہو وہ شخص کج خلق
و بدعادت و نامعقول و کمبخت مشہور ہوتا ہی اسوجہ سے کہ فقط نطق اور بول چال سے
ہر کسی پر انسانیت کا اطلاق نہین ہوتا دیکھو ایک ادیب نے کیا معقول فرمایا ہی شعر
آدمیت نہ بنطق و نہ بریش و نہ بجان   طوطیان نطق نران ریش و سگان جان دارند

نغمۂ خوشی

اور سنو اس سے بھی بڑھکر ایک عقیل کا قول ہی غالباً تم نے بھی سنا ہوگا وہ یہ ہی کہ
آدمی را آدمیت لازمست * عود را گر بو نباشد ہیزمست * کیونکہ یہہ مسلم ہی کہ صندل
اور عود مین خوشبو ہی کی صفت ہی جس سے اوسکو سب لکڑیون پر ترجیح ہی نہین تو
وہ بھی ایک لکڑی ہی کہ جو ایندھن مین صرف ہونیکی قابلیت رکھتی ہی پس یہی حال
انسان کا سمجھو کہ اگر وہ نیک خو اور خلق حسنہ رکھتا ہی تو انسان ہی ورنہ حیوانون مین
شمار اوسکا کسیطرح نہین ہو سکتا (چیرز) مفید زندگی اور فیض رسان حیات
ہرگز اوسکی نہین کہ جو بدمزاج اور زشت خو ہو اور جسکی وضع ناگوار عام اور مکروہ خلائق ہو
کیونکہ عقلا کا اتفاق اس امر پر ہی کہ بدآدمی کا عدم وجود یکسان ہی اگر اوسکو ذرا سی بھی
عقل ہوتی تو وہ بالضرور مآل پر نظر کرتا اور اپنی بدمزاجی کی خود اصلاح کر لیتا (چیرز)
زندگی کا عمدہ نتیجہ یہ ہی کہ بلا مدد غیر کے اپنی معاشرت کو خود سنبھالے اپنی عمر مرنج
اور مرنجان کے پیرایہ مین بسر کرے اور تمام زندگی سے قطع نظر کچھ حصہ اپنی حیات کا
تہذیب نفوس مین صرف کرے اگر یہہ نہین ہی تو ہمارے بقراط وقت حضرت مولوی

سید عبید اللہ صاحب کا یہ قول بیشک آب زر سے لکھنے کے لائق ہی کہ جنہوں نے
فرمایا ہی وہ اگر کسی دن کا کوئی لمحہ اصلاح طبیعت مین بسر نہو تو اوس دن کی زندگی
موت کا اعلیٰ درجہ ہی "

(چیز)

خلق

اور سنئیے ذرا صبر کیجیے گھبرایئے نہین خلق عقلمندونکے نزدیک ایک ایسا نفیس
ملکہ ہی جسکی وجہ سے افعال بآسانی صادر ہون کیونکہ بعض نے اوسکی تعریف غریزی
کہی ہی کہ جسپر ہر شخص پیدا کیا گیا اور اکثر نے کہا ہی کہ ہر آدمی کسب و ریاضت سے حاصل
کرسکتا ہی غرضکہ تہذیب اخلاق فیض صحبت علما اور صلحا اور نیز ملازمت کتب متقدمین سے
بسہولت ممکن ہی اس لحاظ سے کہ منبع اخلاق کا عقل ہی جس سے علم و معرفت اور

عقل

اصابت رای اور تیزی فطنت اور مضبوطی فکر اور تامل اندیشی و حسن تدبیر اور مصالح نفس
اور اکتساب فضائل اور اجتناب رذائل حاصل ہوتا ہی کیونکہ عقل نام ایک ایسی قوت کا
ہی جسکا مبدا و منشا علم ہی اور انسان کی حرکات و سکنات پر عبور کرلینا آگاہی عقل کو
کہتے ہین +

اور یہ تو آپ نے سنا ہوگا کہ خوشخلقی حاصل نہین ہوسکتی ہی جبتک انسان مین

تحمل ایذا

جوہر جفاکشی اور تحمل ایذا نہو اور تحمل اذیت یہ ہی کہ اگر خلیق متکلم کی مکالمت یا مخاطب الیہ
سے کوئی انداز جہل مخالف عقل و تہذیب اخلاق کے صادر ہو تو اوسپر صبر کرکے
درپی انتقام نہو بلکہ نیک سلوک اور احراز سعادت کی نیت رکھے ولنعم ما قیل

بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اسا

ملاحظہ کیجیے تواریخ انبیاء و صلحا کی کہ جنپر اصلاح قوم کی عوض کیا کیا مصائب اور صدمے گذرے مگر اونکی مستقل مزاجی نے سب ایذائین اوٹھائین کیا آپ نہین جانتے کہ ہمیشہ جہل کو حلم پست کرتا ہی اور کمال عقل یہہ ہی کہ عمدہ تدابیر اور مناسب افکار سے اچھے اور برے امور مین امتیاز کر لیا جاے کھرے اور کھوٹے کو پرکھے اور یہ امتیاز تامل و غور سے ہر وقت پیدا ہوسکتا ہی کیونکہ تھوڑی سونچ اور بوجھہ سے یہ عقدہ حل ہو جاتا ہی ظاہر ہی کہ جبتک تامل و غور نکیا جاے کمال عقل پر انسان کو عبور کیونکر ہو کیونکہ اسی سونچ و سمجھہ کی حاصلات حکمت ہی (چیزرہ)

یہ قرار پاچکا ہی کہ بغیر سیکھنے کے کوئی علم و فن کسی کو حاصل نہین ہوتا ہی اور نہہ دعوی کسیکا پورا ہوسکتا ہی کہ عادات کی آراستگی عموماً فطرتی اور پیدایشی ہی فرض کیا کہ متقدمین وخل وہبی کا ہر معاملات مین جانتے تھے اور بیشک عداد او ملکہ انسان مین کوئی نہ کوئی ضرور ہوتا تھا اور ہی مگر اوسکے لیے صرف اسیقدر کہنا کافی ہی کہ انسانی خلقت سادہ طور پر بے تصنع ہوا کرتی مگر جبلی اور فطرتی اندازکی رونق اور ترقی ہرگز بغیر تربیت کے نہین ہوتی۔ قومی تواریخ اور شخصی سوانح سے بخوبی اسکی تائید ہوتی ہی کہ جب تربیت ہی نے جنگلی اور وحشی اقوام پر (کہ جو کسی وقت مین محض کندہ ناتراش تھے) تسلط کیا تو وہ مہذب او تعلیم یافتہ اشخاص پر غالب ہوے یہانتک کہ خود فاتح اور وہ مفتوح بنے اگر تربیت کا اثر نہوتا تو ہمیشہ صحرائی اور کوہستانی لوگ جانور ہی رہتے ترقی اور کمال کا وجود ہی نہ ہوتا اور نہ انسانی

اتالیق

زندگی کا کسیکو کچھہ لطف ملتا (چیرز) اور جبکہ تربیت ہی ایک عمدہ آلہ
آدمی کی درستی کا ثابت ہوا تو ضرور ہوگا اوسکا کوئی ایسا باعث اور سبب قوی ہو
جسکا استعمال مناسب اوقات پر نظر بحالات موجودہ ہوسکے پس اتالیق مہربان کی
ضرورت ہوئی کہ جو انسان کو (یہان خاص نوخیز جماعت سے مراد ہی) عمدہ تعلیم
اور ادب دے جس مین صرف علم و ہنر ہی نہو بلکہ شفقت و مہر پروری کا جوہر وہ بھی ضمن
ایسا ہو جو متعلم کو اپنا لخت جگر اور سرور سینہ تصور کرے ورنہ ابو العقل کیطرح حالت
تبر ہو جاوے تو عجب نہین (مقرر نے ذرا سا توقف کیا تو یہ گفتگو ہوئی) ✣

[illegible]

(ح) اگر خلاف موقع اور بے قاعدہ نہو تو مین کچھہ عرض کرنے کی
اجازت چاہتا ہون –

(ع) کوئی مضائقہ نہین جو کہنا چاہتے ہو بے تامل بیان کرو –

(ح) ابو العقل پر کیا مصیبت گذری تھی کیا وجہ تسمیہ کا اثر کچھہ اوسکے
فہم و عقل مین نہ تھا ✣

(ع) یہ پرانا ذکر ہی کیا اوسکے بیان سے فائدہ سامعین کو پہونچ سکتا ہی
اور ابو العقل علماء ادب کی اصطلاح مین مراد بیوقوف گول آدمی سے ہی ✣

(ح) پر اسنے ذکر سے کہ جو تمثیلاً ہو بیشک بصیرت کو ترقی ہوتی ہی اور جبکہ
یہ ذکر پرانا حیرت انگیز ہی تو شفقت فرماکے بالضرور ارشاد کیجیے ہان تکلیف تو ضرور
ہوگی ✣

(ع) — مجھے تکلیف سامعین کا خیال ہے کہ مبادا طول تقریر سے اونگھ جی
گھبرا جائے (ایک جماعت کثیر نے کہا) ہرگز نہین بشوق تمام ارشاد فرمایئے
ہم سب منتظر ہین اور بہت ممنون ہونگے (مقرر نے فرمایا)

تذکرہ

بغداد کے ایام دولت مین (جبکہ مسلمانون مین علم و فن کا چرچا بہت تھا)
ایک شہر مین بہت بڑا مدرسہ تھا اچھے اچھے عالم و فاضل بڑے بڑے مستعد
طلبہ کو پڑھاتے تھے اور بعد تکمیل کے مناسب لقب و خطاب بھی بادشاہ کے یہاں سے
عنایت ہوتا تھا مدرسین مین ابو الفضل بھی تھا جسکو اس رتبہ غرور نے مجبور کر دیا تھا
کہ تمام عالم مین اپنا کسی کو ہم پلہ و نظیر تصور نہ کرتا اور اپنی ہمہ دانی کے غرور مین زمانے بھر کی
عالم فاضل جماعت کو ہیچمدان تصور کرتا کبھی کسی شخص سے گو کہ وہ کسی مادہ اور طبیعت کا ہو
نرمی و خلق سے پیش نہ آتا اور ہمیشہ یہ چاہتا کہ میری ہی سب لوگ تعظیم و تکریم کرین
مین میر فرش بنا ہوا بیٹھا رہون اور سبکو للکارون کیونکہ میری سختی کی برداشت کرنا
(معاذ اللہ) فرض مذہبی سے زیادہ ہے طلبہ سے (عام اس سے کہ غربا کی اولاد ہون
یا متوسلین خلافت کی) موقع کا ذکر نہین ہر وقت زجر و توبیخ سے پیش آتا تھا اور بلا لحاظ
سن و سال اور وقعت و وقار کے ایسی سزائے سخت دیتا تھا جسکے ذکر سے انسان کے
رونگٹے کھڑے ہوتے ہین یہانتک نوبت سختی کی پہونچی کہ طالبعلمون نے اوسکا
تدارک کر لینا خود اپنے ذمے لیا اور کسی سے اعانت کے خواستگار نہ ہوے اور

معلم صاحب کو ایسا مجبور کیا کہ اوسنے اپنی خود تعزیر چاہی مدرسے کے ایک علیحدہ گوشے
مین اوسکو ڈالکر اپنے اپنے گھر کی ہر ایک نے راہ لی اور اوسکے مکان پر کہلا بھیجا کہ جوشِ علم
و کثرتِ مباحثہ سے حضرت پاگل ہوگئے مدرسہ بھی غلیظ کر دیا اینٹین بھی پھینکنا شروع کین
ع کلوخ انداز را پاداش سنگست کے مطابق اونکو بھی جواب ملا جب بھی باز نہ آئے
تو اس خیال سے کہ تالاب و کنوئین مین گر پڑین ہمسایون نے باندھ کر علیحدہ ڈال دیا ہے
اس خبر وحشت اثر کے سُنتے ہی ابو الجہل کے تمام عزیز و قریب دوڑے اور اوسکی والدہ
اور رونے پیٹنے پر ذرا لحاظ نہ کرکے اوسکو ایک کوٹھری مین بند کر دیا اور منتظر ہوے
کہ دیکھیے جوشِ جنون کب کم ہو ابو الجہل کیسا ہی چلاتا پکارتا تھا لیکن کوئی پاس نجاتا
آخر بھوک پیاس اور رونے سے ایسا ہیجان مادہ ہوا کہ خواہ مخواہ پورا پاگل بن گیا
اور چند روز مین مر بھی گیا شیخ سعدی نے سچ فرمایا ہے چندان سختی مکن کہ بر تو گرد ستیزند

(چیرز) (واہ واہ) —

شفقت

غرض کہ اتالیق کے عاداتِ نیک و اخلاقِ حسنہ سے متعلم ایسا گرویدہ و فرمانبردار
ہو جاوے کہ اپنے مان باپ کی شفقت سے کم اوسکی محبت کا درجہ نہ سمجھے نہ یہ کہ
ابو الجہل کیطرح معلم ادب دینے والا اپنا برتاؤ رکھے اور اوسکا ثمرہ بھی ویسا ہی پاوے
جیسا کہ اوس کندۂ ناتراش خود دشمن نے پایا تھا اور قبل از وقت اپنی حیات کو
ختم کیا جسکی ضرورت اوسکی ناپسندیدہ عادات کی وجہ سے کسی کو نتھی بلکہ مثل
ابو الحسنات کے طریقہ معاشرت اختیار کرے اوسکا ذکر یہ ہے کہ کسی زمانہ مین

قبۃ الاسلام بخارا علم و فضل کا مرجع و مرکز تھا دور دور سے وہان لوگ آکر فضیلت
کی سند حاصل کرتے اور علم و فن کی دولت لیجاکر اپنے وطن مین بعزت و حکمت
بسر کرتے تھے اور علوم کو سارے ملک مین پھیلاتے تھے ۔ وہان کے مشاہیر
علما مین ایک فاضل ابو الحسنات با خیر و برکات تھا طالبعلمون کی (عام اس سے
کہ وہ کسی سن و سال کے ہون) تربیت و ترفیہ مین اپنے لڑکون سے (جو اوسکی
حاصل عمر تھے) بڑھکر صرف توجہ فرماتا تھا محتاج طالبعلمون کو وہ ہرگز بمقتضائے
اپنی علو ہمتی کے بے آب و دانہ نہ دیکھہ سکتا تھا اس باب مین اس مرتبہ اوسکی سخاوت
بڑھی ہوئی تھی کہ اوسکے گھر والے خدانخواستہ فاقہ کرین مگر طالبعلمون کو دو وقت
گوشت روٹی ضرور پہنچے گو کہ زیر باری ہو جاے مگر خستگی لب طالبعلمون کا رہنا
اوسکو کسیطرح منظور نہ تھا ایک مرتبہ کی نقل ہے کہ مشہد مقدس سے صحیح الدرجات
کے صحیح النسب خاندان کا ایک لڑکا گردش زمانہ کا مارا ہوا خویش و بیگانہ سے چھوٹا ہوا
اپنے برادران حقیقی سے مثل حضرت یوسف عم صدمہ اوٹھایا ہوا ابو الحسنات کے
حسن اخلاق کو سنکر نہایت شوق سے قبۃ الاسلام مین آپہنچا اوسکی سیادت خاندانی
کہان مقتضی اسکی ہو سکتی تھی کہ مثل معمولی آدمیون کے ہر ایک کے سامنے ہاتھہ پھیلاے
اور اپنے علو نسب کو ذریعۂ معاش سمجھکر بھیک مانگتا پھرے وہ صابرانہ وارد مدرسہ ہوکر
مثل غنچۂ سر بستہ دلگیر کمھلایا ہوا بعد معمولی ادب اسلامیہ کے پایٔین مقام سر جا بیٹھا
اور دیگر طلاب کا سبق سننا شروع کیا ابو الحسنات اوسکے تمیز اور طرز انکسار کو دیکھی

نظرون سے دیکھتا جاتا تھا جب وہ فارغ ہوا تو فرمایا کہ اے میان صاحبزادے
تم کون ہو کہان سے اور کسکے پاس آے ہو اور کسنے بھیجا اور کیا غرض ہے
جواب دیا کہ قبلۂ عالم عبد اللہ آدم زاد ہون مگر آدمی بننے آیا ہون وطن کے بتانے کی
حاجت نہین اس وجہ سے کہ مین ننگ خاندان ہون جسکے پاس آیا اوسکو اور جسنے
بھیجا اوسکو حضور والا کیا نہین جانتے ہین میرے نقص ہین یہ ہے کہ تمام زمانہ اونکی
صفات سے آگاہ ہے حضرت سعدی ہر کجا چشمۂ بود شیرین ٭ مردم و مرغ و مور گرد آیند
زیادہ کیا عرض کرون اضاعت وقت کا مجھے خیال ہے اور دیکھین حالم پر بس ہے
عمل فرمایئے اس حسن کلام سے علامہ ایسا خوش ہوا کہ مثل اپنے لڑکون کے
تعلیم دینا شروع کی اور اوسکی ہر قسم کی کفالت اپنے ذمے لی اور اپنی مہربانی کا ایسا
گرویدہ کرلیا کہ اوسنے اپنے وطن یا اقارب و احباب کا نام تک نہ لیا گو کہ صغر سن
مین یتیم ہو چکا تھا مگر اپنے والدین کو زندہ ہی سمجھتا تھا چند ہی روز مین بعد تکمیل علوم
ندمای شاہی مین داخل ہو کر صاحب منصب ہوا اور اپنے استاد کی ایسی اطاعت کی
کہ جسنے اپنی فرزندی مین اوسکو لے لیا جسقدر پیدا کرتا ابو الحسنات کی نذر مین گذرانتا
اور کبھی غرور نکیا کہ مین اہل منصب و خطاب ہون خدا کا دیا سب کچھ موجود ہے کیون کسی غیر سے
واسطہ رکھون۔

تقویٰ

جوہر شفقت کے سوا لابدی امر اوستاد کے لیے تقویٰ ہے کیونکہ اگر اوسکا زہد نہ مشتبہ ہے
اور اوسکو کوئی قید ملت و مذہب کی نہین ہے تو ضرور ہے کہ اوسکا اثر اوسکے شاگردون پر آئیگا

متقی

حیا و رونق تقوی

عصمت و عفت

اونکو بھی پرہیزگاری سے کوئی نسبت نہو گی اور جب انسان مین تقوی و پرہیزگاری
نہین ہی تو حیا نہو گی اور جسکی آنکھہ مین شرم نہین ہی اوس سے تو بدرجہا جانور بہتر ہی
خدا ترسی اور رحمدلی کی نعمتون کا حصہ بیحیا و بے شرم شخص کو کبھی نہین ملتا اور نہ وہ اس
لائق ہی کہ خدا کے فضل و انعام پانیکا مستحق ہو سکے اوسکے لیے بعینہ یہ مثل صادق ہی

ع ہر بیسیر و بالائق انعام خدا نیست ❊ یہ تو سب جانتے ہین کہ دنیا مین فضل
و انعام خداوندی کی تعبیر اس سے بڑھکر نہین ہو سکتی ہی کہ انسان اپنی زندگی کو ایسی عزت اور
عمدگی سے بسر کرے کہ جمہور کو رجوع اوس سے ہو اور اوس سے با دب و تواضع ہر ایک
پیش آے اور اوسکی زبان سے کلمہ نکلنے کی دیر ہو مگر حاضر و مخاطب الیہ کی زبان پر اطعنا
و صدقنا وارد ہو انکار و انحراف کے کلمات کا سرزد ہونا تو بعید امر ہی متقی کی فضیلت
ہر ملت و مشرب مین جیسی کچھہ ہی محتاج بیان نہین اور متقی کی حیا پروری عام و خاص کو
فائدہ پونہچا سکتی ہی کیونکہ حیا تو ایک جزو ایمان کا ہی پس جو حیادار ہی وہی ایماندار ہی
اور جسکو دولت ایمان حاصل ہی اوسکو دنیا کی کسی نعمت کی پروا نہین ہی (حیرز)
اور جبکہ یہ امر مخفی نہین ہی کہ تقوی کو رونق حیا سے ہی اور حیا ایمان سے منشعب ہی
تو حیا کے ساتھہ عصمت و عفت کا ہونا لازم و ملزوم ہی مثلاً کسی کھانے مین جبتک
نمک یا شیرینی نہو اوس مین ذائقہ و لذت کہان سے آے پس حیا کا جزو اعلی ہو گیا
کیونکہ وہ ایمان کی شاخ ثمردار ہی۔

اور ایمان (جو ہر قوم و ملت کے آدمی کو باآبرو بسر کرنیکا عمدہ وسیلہ ہی) اگر کسی مین

نہین ہی تو اوسکا عدم و وجود یکسان ہی تمام مصلحان قوم و ملت اور ہر مذہب کے
بانیان و خیرخواہان نے جو کچھہ پایا وہ ایمان ہی کی ترقی سے پایا ہی اور ظاہر ہی کہ
بے ایمان اور ایماندار مین اُتنا ہی فرق ہی جسقدر زندہ اور مردہ مین ہی اور کسی کام مین

خداترسی

اُسکو فروغ نہین ہوتا اگر خداترسی نہو اور خداترسی ہرگز انسان مین نہین ہوتی جب تک
دولت ایمان حاصل نہو اور خواہش نفسانی پر جب تک قابو نہوگا عفت و عصمت کسیکو
حاصل نہوگی اور جب قابو اوسپر ہوا تو لا محالہ جرائم کبیرہ کا ارتکاب اوس سے نہوگا
گناہون سے جو کوئی بچا اور خراب تمنا اور بد آرزو سے علیحدہ ہوا تو ضرور عفت و عصمت
اوسکو پورا دسترس ہو جاتا ہی پس ایسے دسترس کا نام و لقب عقلاے مذہب نے

ایمانی عظمت

ایمانی عظمت اور دینی حرارت تجویز کیا ہی اور جس مین یہ فضائل محمودہ و پسندیدہ
ہوتے ہین وہی ایماندار خداترس نافع خیرخواہ عام کہلاتا ہی اور جب خداترسی ہوگی تو بالضرور

امانت و راستبازی

امانت اور راستی کا نشوونما ہوگا اس لیئے کہ انسان امین و راستباز جبتک نہین ہوتا
خداترسی و ریاضت و عصمت و عفت و ایمانی عظمت کے فضائل گزیدہ کا مرجع نہین
ہوسکتا ہی یہان امانتدار سے مراد یہ نہین ہی کہ مثل بنیہ مہاجن یا بینک والے کے

धरो हर

کسی کا روپیہ یا زیور یا اثاث البیت دھروہر کے طور پر اپنی دوکان یا کوٹھی مین
با جورہ یا بلا حصول کسی سوم کے ایام موعود تک رکھہ چھوڑے اور جب وعدہ پورا
ہوجاوے تو اصل مالک یا اوسکی عدم موجودگی مین کوئی مجاز شخص واپس کرلے مگر
اسوقت تھوڑی دیر کے لیے اسی سے استعارہ لیا جائے تو یہ بھی کہنا بیجا نہوگا

کہ دوکان سے مراد راستبازی اور امین سے اصطلاح وہی شفیق ولیق خدا ترس اتالیق
اور امانت سے مطلب طلاب ہین کہ جنکے سرپرستون نے محض نیک نہادی اپنی
خوش عقیدگی اور اعتبار دیانت و امانت اتالیق کے اپنے لخت جگرون کو خدا کے فضل
و حفاظت اور استاد کے اشفاق کے سپرد کیا اور مقامات دور دراز پر خود رہے اور جنھون نے
اون مہمی خیالات پر نظر نہ کی کہ یہ لڑکے ہماری حیات مستعار کے حاصلات اور ہمارے
آبا و اجداد کی مری مٹی کے نشان اور یادگارستان ہین اونکو پردیس مین بیگانون کے
ساتھ کسطرح چھوڑین اور اونکی تکالیف سفر اور شدائد تنہائی کو گوارا کرین بلکہ ہمیشہ یہ لحاظ کیا
کہ معلم مہربان اور ناصح مشفق کی رفاقت ہماری اولاد کے حق مین آیندہ اچھے نتیجے
پیدا کریگی اور بخوبی اپنے ناعاقبت اندیش خیرخواہون کو سمجھا دیا کہ ہماری نامناسب
مہربانیان ہرگز ان نوخیزون کو بہتری نہین دیسکتی ہین کیونکہ بیجا نازبرداری اور بیہودہ پیار
اونکو تباہی مین ڈالیگا بلکہ یہ خیال کیا کہ کثرت آبپاشی سے نیے پودہ کی جڑ اوکھڑ جاتی
ہی اور اسی پر ہمیشہ قائم رہے اور یقین کامل رکھا کہ ع جور استاد بہ ز مہر پدر
بہت سے بے ایمانی کی بات ہی کہ ایسی گرانبہا امانت مین کوئی نااہل خیانت اپنے کسی
ناجائز طریقے سے کرے جس سے طلبہ کے مربی و سرپرست کے حسن اعتقاد مین
ہر اتالیق و معلم کی جانب فتور ہو کر دلشکنی کا سامان پیدا ہو جاوے اور جماعت اساتذہ
اور معلمین کی عمدہ روش پر بدنامی اور نامردی اپنا پورا اثر پہنچاوے جس سے عموماً
نیکنامی نقصان کی حالت پر جا پہنچے اور ایسا دھبہ اور داغ پر تکلف اور صاف

چادر طہارت پر ایسے لگے کہ جو بمقتضای مصرع ؏ کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی ۔ کسی طرح مٹ نہ سکے بلکہ ابدی و سیاہی اور دائمی پشیمانی نصیب ہو نہایت لحاظ طلب یہ امر ہی کہ اگر بنیا یا مہاجن کسی کی امانت مین ذراسی بے اعتدالی کرتا ہی تو مالک جو کچھ اوسکو عوض دیتا ہی اوسکا ذکر تو درکنار عام اشخاص کس طرح اوس بنیے کو نادم کرتے ہین جسکا بیان نہین ہو سکتا اور پھر اوسکی دوکان پر کوئی شخص امانت نہین رکھتا مہاجنون اور ساہوکارون مین اوسکی ساکھ جاتی رہتی ہی اور تمام کارخانہ اوسکا درہم برہم ہو جاتا ہی ۔

ملاحظہ کیجیے کہ مال ہاتھ کا میل مشہور ہی اوسکے لیے انسان کیسا کچھ تردد و جانسپاری کرتا ہی لیکن اس دولت عظمیٰ کے لیے کہ جسپر بقای نسل حصر ہی کیون نہ انسان جانبازی کرے اور اپنی دولت کے ضرر پہنچانیوالے کو بھلا کیون کیفر کردار نہ دے

(چیبرز) یہان امانت مین خیانت نہ کرنے سے مقصود یہ ہی کہ معلم متعلمین کے ساتھ عمدہ معاشرت سے بسر کر سکے حفظ ادب اور اصلاح نفوس کے لیے کوشش کرے تاکہ اونکو اطوار پسندیدہ اور کردار ستودہ کی عادت ہو جاے نہ یہ کہ خلاف اسکے عمل مین لاے جس سے متعلمین کی اچھی زندگی خراب ہو بلکہ شامت ادبار قوم سے آگے نمایان ہو کیونکہ شروع عمر مین جیسا انداز تعلیم و تلقین کا برا اثر اور بہتری خیز ہوتا پھر ویسا ہرگز نہین ہوتا ہی اس لحاظ سے کہ مصرع ؏ چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ ۔ کا یہی منشا ہی خاص کر اور یہ امور اعلی تعلیم یافتگی و شرافت خاندانی سے حاصل ہوتے کمینی اور رذیل قوم کبھی

شرافت

اپنی اصلیت نہیں چھوڑتی جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ مثل اپنے شرفا کی اولاد کو بھی
آوارہ اور خراب کرتے ہیں گو کہ وہ کسی وجہ سے تعلیم پا گئے مگر نتائج تعلیم نے عمدہ
طور پر مہذب اونکو نہیں بنایا مجھے ایک بڑے ادیب کا قول اس وقت یاد آیا ہی
جسنے فرمایا ہی کہ اگر شرافت اور تقدس علم ہی سے ہوا کرتا تو بیشک عزازیل کا نام
ابلیس قرار نہ پاتا یقینی امر یہی ہی کہ علم دولت لازوال ہی مگر اوسکے لیے ہمیشہ اہل کا
ہونا بھی درکار ہی ؛

(ح) اگر خلاف ادب اور تہذیب کے نہو تو میں کچھ عرض کرنے کے لیے
اجازت پاؤں ؛

(ع) بے تکلف بکشادہ پیشانی جو دل میں آئے کہو۔

(ح) پہلے فرمایا گیا ہی کہ حاصل غور و تامل کا حکمت ہی مگر اوسکی نسبت صاف ارشاد نہوا
کہ تہذیب اخلاق سے حکمت کو کیا تعلق خاص ہی۔

(ع) میں تمھارے اس یاد دلانے سے نہایت مرتبہ خوش ہوا کہ سلسلہ تقریر
اور اوسکے نتائج پر تمھارا غور و حافظہ حاوی ہی جسکی نسبت دعا دیتا ہوں کہ اللہ تعالی
آپ کے حفظ ذہن کو ترقی دے۔ اور پھر چھوٹے ہوے تذکرے کو شروع کرتا ہوں

تہذیب اخلاق

صاحبو۔ یہ بھی جاننے کی بات ہی کہ تہذیب اخلاق بھی اقسام حکمت سے ہی
اور حکمت کو جو شرف دیا گیا اوسکے اظہار کی حاجت نہیں وہ تو ظاہر ہی اور اکابر سلف نے

حکمت اکسیر اعظم ہی

حکمت کو اکسیر اعظم فرمایا ہی اس دلیل سے کہ انسان جو سب سے زیادہ ناقص ہی اس

اس علم کے ذریعے سے ایسے اشرف و اعلی رتبے پر ترقی کرتا اور اوسکو تسلط ہوتا
کہ جو امکانی موجودات سے بہت بڑھا ہوا ہی لہذا طالبانِ فضیلت کو چاہیے کہ پہلے
علم اخلاق حاصل کرین پہر علم منطق پھر علم ریاضی و طبیعی اور اونکے بعد علم الہی کی
طرف توجہ ہو +

مگر میری رای اسکے خلاف ہی مین ایسا مناسب خیال کرتا ہون کہ علم اخلاق کے
بعد ریاضی پڑھایا جاے اس لحاظ سے کہ اگر اوسمین کسی کو مشق اور تبحر ہو گا تو انسانکو
یقین کرنیکی عادت ہو جائیگی اور قوت استقامت و استقلال کو استحکام ہو کر تکلف و تحقیق مین
مابہ الامتیاز ضرور پیدا ہو گا تجربہ ہوا ہی کہ اکثر منطقی جو ناواقف ریاضی سے ہوتے تو انمین
صفات بالا ہرگز نہین ہوتی ہین بلکہ لڑائی بھڑائی کو کمال علم و تحقیق کو شک جانتے ہین
مین دہلی مین تھا تو ایک پوربیہ مبتدی طالب علم مجھہ سے بھڑ گیا اور منطقیات کے مسائل
ناقصہ کی مباحث پر گفتگو کرنے لگا چونکہ اوسکو دیگر علوم مین دخل نہ تھا اور نہ مسائل ناقصہ کے
نقص دور کرنیکا اوسکو مادہ تھا لہذا میرے اعتراضات کے وقت خود مجھہ سے معذرت
کرنیلگا پلیٹو حکیم (افلاطون) کا بھی قول قابل قدر ہی جسنے اپنے سائین بورڈ پر یہ
عبارت لکھی تھی کہ میرے گھر کے اندر ایسا شخص آنے کا ارادہ نہ کرے جو علم ہندسہ
نہ جانتا ہو +

ملاحظہ کیجیے کہ اوسکا یہ قدغن تحریص و ترغیب علم ہندسہ کے لیے کیسا عمدہ تھا
جس سے ہر ایسے شخص کو کہ جو پلیٹو سے ملنے کی حاجت رکھتا تھا علم ہندسہ کے

سیکھنے کی ضرورت تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اوس علم کی ترویج واشاعت بخوبی ہوئی +

بقراط کا یہ قول بھی خالی نفع سے نہین ہی جسنے فرمایا ہی کہ جسکے جسم مین اخلاط فاسدہ
موجود ہین اوسکو جس قدر کھانا دیا جاے اوسی قدر بیماری بڑھیگی - مین اس سے
یہ مطلب پیدا کرتا ہون کہ جو انسان نیک عادت اور طرز ستودہ نہین رکھتا ہی جسمین خوش خلقی
نہین ہوتی اوسکو علم حکمت کیا فائدہ دیسکتا ہی بلکہ اور بھی فساد وفتور پیدا ہوتا اور غرور
ونخوت کی ایسی افزونی ہوتی کہ بھلے مانسون اور اکابر فضلا سے لڑنیکو طیار ہوتا ہی اور
درپی ایذای مصلحین قوم کے ہوکر اپنی تعلی وشیخی دکھاتا ہی -

یہ امر بھی آزمودہ ہی کہ اکثر نیسے طالب علم بیجا مناظرہ اور کج بحثی پر آمادہ ہوا کرتے ہین
اوسکی وجہ خاص یہ ہی کہ وہ اس علم کے مقاصد پر (کہ دروازہ سے گھر کے اندر جانا
چاہیے) حامل نہین ہوتے ہین اور نہ اونکو عبور ہوتا اگر ہوتو ابتدا ہی سے اخلاق
کی درستی کی جانب توجہ کرکے درستی اخلاق خود کرلین کیونکہ وہ اسقدر نہین سمجھے
ہین کہ آزادی محض حکمت سے ہوا کرتی ہی اور اوسی سے تحقیق کے درجے کو تکمیل
ہوتی اور یہ بھی ڈینگ مارتے ہین کہ شرعی احکام اور قوانین مذہبی سے انحراف
اسی حکمت کی بدولت ہوتا ہی اور نفسانی خواہش کی پابندی اسی حکمت سے اس مرتبہ
ہوجاتی کہ دینی مراسم کے انقیاد سے محروم ہوکر مثل جانور کے انسان ہوجاتا ہی
یہ اونکے واہی خیالات محض کوتاہی عقل اور اصل ماہیت کی بخوبی دریافت نکرنے
سے ہین اگر اونکی تحقیق کو کمال کا درجہ ملا ہوتا تو وہ بالضرور دینی صحائف وکتب کی طرف

حکمت کو تعلق مذہب سے ہی

رغبت کرتے جن مین اس گرانبہا علم حکمت کی تعریف بہت مذکور ہی بلکہ یہ بادۂ علم چشمۂ
زندگی جاودانی ہی اور ان کوتاہ ہمتون کی بدخوئی کے لیے سرقد تادیب جسکی ضرورت
میرے اس قول کی صحت کی ہو وہ ہر وقت اس علم کی تعریف اون مصنفین یا
مہربانی کرکے ضرور معائنہ کرلے اور مجھے اپنا شکرگزار بنالے (چیرز) تو رلستے
گھبرانے کا موقع نہین ہی۔ انسان باور کرسکتا ہی کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے علحدہ ہوگیا
مگر عقلمند ہرگز یقین نہ کریگا کہ کج خلق اپنی بری عادت سے متنفر اور کنارہ کش ہوا
حاصل یہ ہی کہ تو ہمین حکمت سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ اخلاق کو زوال نہین ہی کیونکہ
خلق تابع مزاج اور مزاج کو تبدیل و تغیر نہین ہوتا ہی بیشک بظاہر یہ اعتراض وارد ہوسکتا
کہ ہر ایک انسانی مزاج مین ہر سال اور ہر وقت اختلاف ہوتا ہی لہذا تبدیل لازمی امر ہے
اسکی نسبت ہر متوسط سمجھ کا آدمی کہہ سکتا کہ عرض مزاج ہر شخص کے لیے متوسط ہی اور
افراط و تفریط کی بہی حدود معین ہین اس سے ممکن ہی کہ اسکے عرض مزاج کی واسطے
ایک لازمی عادت ہو جسکے جلنے سے شخصی مزاج بالکل جاتا رہے اسلیے کہ بغیر اسکے
اوسکا رہنا دشوار ہی پس عادت دور کرانیکا قصد سراسر عیب قرار پائیگا ۰۰

نتیجہ اس دلیل کا یہ ہی کہ پاکیزگی سرشت اور جوہر خلقی کی صفا گویا اصلی فضیلت ہی
مگر حکمت سے اوسکو ایسی جلا اور رونق آجاتی جس سے کثافت اور میل کچیل بالکل
جاتا رہتا ہی (چیرز) جسوقت یہ تقریر ختم ہوئی تو علامہ مقرر کی سحر بیانی اور جادو لسانی
کی تعریف ہوتی تھی اور ہر شخص مصافحہ کرتا تھا کیونکہ جب یہ تقریر شروع ہوئی تو منتخب

اور چیدہ اشخاص ہی جمع تھے مگر آواز سننے کے ساتھ ہی ارد گرد کے سب لوگ اکھٹا ہو گئے اور ایک بڑا جلسہ حضار ہو گیا تھا اور اپنے اپنے طریقے کے مطابق موقع مناسب پر آکے بیٹھتے گیے تھے۔

(ح) حکمت کا بیان اگر آج کیا جاے تو بڑی شفقت ہو۔

(ع) مجھے کوئی عذر نہین ہے اس بیان کے لیے بڑی قابلیت درکار ہے علاوہ اسکے میرے سن و سال کا اقتضا ایسا نہین ہے کہ ایسے بعض خیر علم کے نکات وغو امض پر میرا ذہن و حافظہ حاوی ہو اور نہ یہان کوئی سننے والا ہے اور نہ عمل کرنیوالا

(ح) جناب عالی کے ارشاد مین تو بندہ ناچیز کو محل کلام نہین مگر بے عرض کیے بھی نہین بنتا ہے غور فرمایے کہ اس دو روز کے عرصے مین کیسی کثرت حاضرین سامع کی ہوئی کہ مکان مین گنجایش تک نہین اور ہر ایک بسمع رضا حضور کا کلام سنتا تھا اور یہ بھی نہین جبکہ آپ نے اپنی زندگی کے نیک اوقات نذر قوم کر دیے تو ارشاد فرمانے مین کیا دریغ ہے بالضرور ہر ایک کو توجہ ہوگی اور آپکا تجربہ ہم لوگون کے لیے علم و فن سے بہت بڑھا ہوا ہے اور کس کو قابلیت ایسی ہے۔

(حاضرین جلسہ) توجہ کیا معنی ہم سب لوگ بندہ حکم ہین تعمیل حکم مین جان نثاری کرینگے ہمکو آج تک معلوم ہی نتھا کہ ہمارے ویرانکدہ مین ایسا روشن چراغ ہے اور اوسکی قابلیت اس مرتبہ ہے کہ دور دور کے لوگ اوسکے قدوم کے آرزومند رہتے ہین اب ہم پچھلی غفلت پر متاسف نہین ہو کر تلافی مافات پر آمادہ و مستعد ہین کیا آپ کو ہماری جماعت ادبار زدہ کی ترقی منظور

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپ کے خادم بالکل جانور اور گنوار کے گنوار بیٹھے بیٹھے رہین —

(ع) ہرگز ہرگز نہین — مین تم سب کو اپنا جان و جگر جانتا اور اپنی اولاد کی برابر
تمھاری بہتری کا بھی خواہان رہا اور ہون مگر افسوس تمکو ایسا غفلت نے دبایا اور سُلائے
کہ کبھی نہ چونکے خیر ابھی کچھ نہین گیا صبح کا مسافر راہ بھولا شام کو منزل پر پہنچے تو وہ
راہ بھٹکا نہین کہلاتا ہی — شب بخیر کل خدا نے چاہا تو اور بھی کچھ کام کام کی باتین
آپ سب صاحب سُنینگے اور آپ کی قدم رنجگی کا مین بہت بہت احسانمند ہون —

حصّہ اول تمام ہوا

حصہ دوم

حکیم الادب

جسمین مباحث دانائی مذکور ہوے ہین

دوسرے روز کچھ دن ہی سے راحت منزل کے گرد ہجوم ہونا شروع ہوا شام تک بستی والون کے سوا گرد و نواح مقامات و مواضع کے باشندون کا ازدحام اس کثرت سے تھا کہ کندھے سے کندھا چھلتا تھا کسی کی آواز نہ سُن پڑتی تھی منتظر تھے کہ یا اللہ کب لکچر* شروع ہوگا اور بانی و رونق جلسہ مع اپنے ارباب انجمن کے کب آئیگا جس قدر وقت کم رہتا جاتا تھا حالت منتظرہ کو ترقی ہوتی جاتی تھی کیونکہ مشہور ہی ہے ؎ وعدۂ وصل چون شود نزدیک ٭ آتش شوق تیز تر گردد ٭ خدا خدا کرکے سورج غروب ہوا اور وہ گھڑی بھی آئی کہ مقرر و صدر انجمن اپنے ارباب جلسہ

* لکچر — علمی تقریر جو ترقی مدارج فنون کے لیے اعلیٰ درجہ کے طلبا یا کسی ممبرون کے سامنے کسی مبحث پر تقریر کرنا یا درس دینا [illegible] کے کیلون کی تعلیم اسیطرح [illegible] عبدالعزیز

کے ہمراہ رونق افروز ہوے آنے کے ساتھہ ہی خوشی کے نعرے بلند ہوے پھولون کا پھینکنا چھوٹے چھوٹے بچّون نے نہایت خوشی سے شروع کیا چونکہ اوس روز مہینے کی چودھوین شب تھی قدرتی روشنی چاندنی کی پُرفضا میدان کو نہایت رونق دے رہی تھی اور پھر عملی مصنوعی روشنی نے اور بھی دوگنا لطف کر دیا تھا وہ پُرضیا مقام تھا کہ ذرہ کو بھی چاہے تو انسان بے تکلف اوٹھالے چونکہ عاقل آباد سے بھی کچھہ منتخب جماعت عقلا آگئی تھی لہذا باشندگان موضع نے بہ تقلید مولوی محمد کریم صاحب کی آرایش انجمن مین زیادہ توجہ کی تھی کیونکہ اونکی طبیعت کو ان معاملات سے فطرتی طور پر زیادہ تعلق تھا اور یہ بھی سب کو منظور تھا کہ پردیسیون کے سامنے ہماری آبرو رہے پس عمدہ عمدہ چیزین نئی نئی اختراع کی بنا کر رکھی گئین جسکو دیکھہ کر ہر ناظر واہ واہ سبحان اللہ کہکر مہتمم کی خوش سلیقگی کی داد دیتا تھا ◆

المختصر جب سب نے مراسم استقبال اور لوازم تعظیم و تکریم سے فراغت پائی تو صدر مجلس سے یہ مکالمت ہوئی ◆

(ح) آج کا مجمع شائقین اور ازدحام سامعین آپ نے ملاحظہ کیا کچھہ میرے سابقہ معروضات کی تصدیق ہوئی کہ نہین؟ پچھلے لکچر نے کیا اثر دکھایا اب توقف کس بات کے لیے ہے فضائلِ اربعہ متعلقہ علم اخلاق کی بحث ختم فرمایئے اور اگر وقت اعانت کرے تو کسی فضیلت کا بیان کر دیجیے ـــ

(ع) آج جو مجھے سب صاحب معاف فرمائین تو بہت احسان ہوگا مین بوڑھا آدمی تھکا ماندہ ہون آواز بھی صاف نہین ہی بہتر ہی کہ تم اس سبجکٹ* (عنوان) مین بیان کرو ابھی تمھارا نیا پڑھا ہوا ہی ماشاءاللہ حافظہ بھی حاضر ہی بلاغت فصاحت بھی خداداد تمکو ہی۔

(ح) مین آپ کے سامنے کچھہ مقدرت نہین رکھتا کہ عرض کرون آپ کے کلام کی سب جماعت منتظر ہی دریغ نہ کیجے کچھہ فرمایئے۔

(ع) میرا ارمان اور دلی حوصلہ یہ ہی کہ اس وقت تم ہی کچھہ بیان کرو اور اپنی قوم کی خدمت کرنا ذریعہ بہبود تصور کرو اور آج مجھے سب صاحب معاف کرین

(حاضرین جلسہ) کوئی مضائقہ نہین ہم سب آپ کو اور آپ کی اولاد امجاد کو اپنا مخدوم اور سرمایہ فخر جانتے ہین بہتر ہی کہ آپ کو آج تکلیف نہ دی جاوے اور اب وقت زیادہ ضائع ہوتا ہی حکیم الادب ہی کچھہ بیان فرمائین اور سعدی الیہ کو مخاطر کر دیا

(ح) مین پہلے اسبات کی درخواست کرتا ہون کہ سب صاحب مجھے بھی مثل میرے معزز باپ کے آج معاف و معذور قرار دین کیونکہ میرا مبلغ استعداد ہرگز ایسا نہین ہی اور نہ میرا سن وسال ایسا ہی کہ ایسے ممتاز جلسے مین اپنے اکابر کے حضور مین کچھہ بیان کرسکون میرا علم یا میرا تجربہ کہان ایسا مقدور رکھتا ہی کہ انسان کے فضائل اور بالخصوص حکمت کے سبجکٹ مین کچھہ عرض کرون ہرگز ہرگز نہین کہہ سکتا ہون۔

(حاضرین جلسہ) تمھارا نیا علم اور تمھارے علوم کی نئی تحقیقات کچھہ کم نہین ہی بلکہ

*سبجکٹ۔ مبحث۔ کسی شی کا موضوع ۱۲ عزیز

ہمارے تجربہ عمر سے اوسکا رتبہ بڑھا ہوا ہی اور یہ فرمایئے کہ بانی اس جلسے کے
انعقاد کا کون ہی اور کسکی تحریک اور کوشش سے یہ انجمن قائم ہوئی یہ سب کچھ
آپہی کی ذات سے ہوا ہی اور آیندہ ترقی قوم کی امید ہی ورنہ یہ کوردہ مقام منحوس
کہان قابلیت رکھتا تھا اور نہ ابہی اس لائق ہی کہ اہل علم و کمال تشریف لائین اور
ہماری حالت زار پر رحم کرین اور کوئی ہدیہ محقر قبول کیا جاوے مگر ہماری گدڑی کے
لال آپ اور آپ کے والد ماجد اور آپ کے برادران والا قدر رہین جنکی چمک دمک سے ہمارا
نواح منور اور روشن ہی اور ہماری اس گرانبہا دولت کی کسکو خواہش نہین اور کس شہر و
قریہ کو اس گوہر ہی خاندان کے توطن کے سبب سے ہمارے اس گانون پر رشک
نہین آتا ضرور آتا ہی پس بڑے افسوس کی بات ہی کہ آپ ہی اپنے گردہ جان نثار پر
توجہ نفرمائین اور جس خراب حالت مین ہی اوسکو ویسا ہی رکھین غور فرمایئے کہ عاقل آباد
کی پہلے کیا کیفیت تھی جہان پہلے کوئی الف سے بے تک نہ جانتا تھا وہان
اچھے خاصے پڑھے لکھے عقیل ہو گئے یہ سب آپہی کے خاندان کی بدولت ترقی
ہوئی اور کیا عجب ہی کہ روز افزون اقبالمندی اونکو ہو۔ وامی ہم بدنصیب لوگ کہ
ہمارے ہی خزانے سے عاقل آباد والے حصہ لین اور عروج کرتے جائین مگر ہمکو
کوئی نفع ہماری ہی چیز سے نہ ہو اس سے بڑھکر ہمارے لیے اور کیا سامان نکبت
ہوگا۔ اور اسکو بھی جانے دیجیے ذرا غور تو فرمایئے کہ آپ سا صالح اور خیر خواہ قوم
اپنی جانفشان جماعت قوم کی اصلاح و غور مین اغماض فرماے اس سے زیادہ اور کیا

شامت و نحوست ہمارے لیے ہوگی ہماری اس ناچیز عرض پر اگر آپ نے
توجہ کی تو ہم سب لوگ علاوہ شکرگزاری کے آپ کی اور آپ کے کل خاندان کی دعا
ترقی عمر و اقبال کی کرینگے اور تمام اطراف قریہ پر ہماری آیندہ تہذیب کا اثر ہوگا
(ح) آپ اسقدر ارشاد نہ کیجیے آپ کی اس جادو بیانی سے میرا قلب متاثر ہوا
مین اس لائق کہان ہون کہ کسی کی خدمت سے مجھے عظمت ملے یا کسیکی پرداخت
کرسکون ہان میرے خاندان کا ہر ممبر و رکن اس قابل ضرور ہی اب زیادہ مجھے آپ
شرم نہ دلائیے مین حاضر ہون جو کہ مجھسے ممکن ہی کرونگا اور اسوقت مختصر بیان پر
قناعت کیجیے سُنیے قبل اسکے کہ علم اخلاق کے کسی شعبے کی بابت عرض کرون
مجھے اسی قدر کہنے کی نہایت مرتبہ ضرورت ہی کہ تہذیب اخلاق کسی کو حاصل نہین
ہوسکتا ہی جبتک عبور و دسترس اچھی طرحسے دانائی و بہادری اور پارسائی و
دادگری پر نہو کیونکہ صاحبو انھین عناصر اربعہ سے وجود اسکا مرکب ہی اور ظاہر
کہ جو چیز چار چیزون سے مرکب اور امتزاج پذیر ہوتی اوس مین سے اگر ایک بھی جزو
کی کسر باقی ہو تو وہ شی بالکل ناقص اور ناممکل ہی اور خراب چیز کو کوئی بشر پسند
نہین کرتا ہی اور نہ اوسکا استعمال بطیب خاطر ہوتا تو ہر انسان کو لازم ہی کہ پہلے
ان فضائل اربعہ کے حاصل کرنے کے لیے سعی و کوشش کرے اور جب اوسپر
کامل قابو ہو گیا تہذیب اخلاق کا پورا اثر پونہچا اور جس مین ایسا اثر ہوتا ہی
مہذب و خلیق دنیا مین کہلاتا ہی اور جبتک فضائل نہون کسی کو مہذب با اخلاق

ہونے کا ہرگز ہرگز دعوی نہ کرنا چاہیے ورنہ اسکا دعوی بے ثبوت ہرگز کسی دانا
کے روبرو سرسبز نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ ذلت و خواری اوسکو اس ادعاے فضول سے
ہوا کریگی اور خود اوسکے کردار سے اوسکا ناقص دعوی قرار پایا کریگا اگر میرا یہ بیان
قابل قبول نہو اس مجمع علماے اکابر سے کوئی شخص اپنی دلائل سے آگاہ فرماکے
فضول گوئی سے مجھے بالضرور روک دے اور اگر میری رائے سے متفق ہو تو مجھے اپنا
شکرگزار بنائے مجھے بیہودہ تعریف کرنا اور اپنی ہی تعریف کرانا کسی طرح منظور نہیں ہے
اور ہر عقیل کو یہ بات ناپسند ہے۔

(ف* باتفاق جلسہ) ہرگز لائق اعتراض آپ کا بیان نہیں مگر گستاخی معاف
مین یا ماہر علم اخلاق اوسی وقت تصدیق آپ کے بیان کی کرسکتا جب آپ تفصیل
بھی چارون فضائل کی ارشاد کرین۔

(ح) مین آپ کی اس جرح کا لوہا مان گیا واقعی آپکا کہنا بہت مناسب ہے
کہ جبتک دعوے کے دلائل نہ ہون بے سود دعوی ہوگا کیون نہ ہو کس علامہ نے
آپکو تعلیم دی ہے جو اس جلسے کا بانی و باعث ہے۔ شکریہ۔ شکریہ قبول کیجیے۔

(ف) یہ آپ کی مردم شناسی ہے جسکا مین نہایت ادب سے شکر کرتا ہون۔

(ح) لیجیے اب مطلب کی بات سنیے۔

دانائی یا راست کرداری۔ یہ ایسا ذو معنی لفظ ہے کہ جسکے لیے علماے لغت نے

ت

* کتاب ہذا مین ف سے مراد حفیظ النفوس ہے اور یہ وہ صاحب ہین جنکا اور جنکے بھائیون کا نام شروع کتاب ہذا مین آچکا ہے ۱۲ عزیز

کالم کے کالم سیاہ کیے مگر پھر بھی وہ محتاج تفسیر ہا ہان مین اپنی چھوٹی سمجھ کے موافق
یہ بیان کرتا ہون کہ دانائی اور رستکرداری ہم معنی حکمت ہی جسسے مطابق طاقت بشری کے
موجودات خارجیہ کے حالات کا علم ہو سکے یا یہہ کہو کہ اوسکے وسیلے سے پہچان لیا جا
اور جو حال موجودات کہ قدرت و اختیار انسانی مین نہو پس علم اوسکے متعلقات سے
حکمت نظری اور جو اوسکے اقتدار مین ہو اوسکے علم متعلقہ کو باصطلاح علما حکمت عملی کہتے ہین

حکمت نظری
حکمت عملی

بہادری یا مردانگی لفظ ہر تو ہر ایک ان الفاظ کو مشہور جانکر یہ سمجھتا ہوگا کہ بہادری
صرف یہی ہی کہ ہتھیار کرکے دو چار کو گرا دے اور پھر اپنے آپ کو مجبوری کی حالت
مین پاکر جان دیدے یا کہ ہر ایک سے لڑتا پھرے کسی سے دب کر نہ رہے
مگر یہ مفہوم میرے نزدیک محض غلط ہی بلکہ یہان اوس شجاعت سے مراد یہی کہ نفس امارہ
نفس ناطقہ کا ایسا مطیع رہے کہ اوسکو مقام پر خوف و خطر مین ثابت قدم رکھے اور اس
مرتبہ ثبات ہو کہ جس مین ذرا بھی لغزش نہو تاکہ اس قوت سے عقل و دانائی کے مطابق
اچھے اچھے کام کرے اور اگر اسکے خلاف ہی تو یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ بیوقوفی سے

شجاعت

مخاطرے مین پڑکر جان دیدی جس سے کچھ حاصل نہوا (چیرنر) پارسائی و
پرہیزگاری۔ شاید آپ سب صاحب اسکے معنی سمجھے ہونگے کہ عام پارسائی کا لفظ دلیل
اس امر کا ہی کہ حرام اشیا کے استعمال سے بچے یا کہ مسجدون مین ملا بنا بیٹھا رہے یا کسی
مندر مین پوجاری ہو جاوے یا کسی جنگل مین سب لوگون سے منہ پھیرے ہوے
دھونی رمائے رام رام جپا کرے مگر نہین (بلکہ ہر عالم علم اخلاق) اسکے برخلاف

پارسائی

اور یہہ معنی پیدا کرتا ہون کہ خواہش نفسانی نفس ناطقہ کی اسقدر تابع رہے کہ اوسکا
تصرف باحسن وجوہ و تدابیر شایستہ ہو اور نفس ناطقہ ہوا و ہوس اور ہر قسم کی خواہش سے
مخلصی پاکر آزاد ہو جاوے اور اوسکی آزادی ایسی ہو کہ نفس امارہ کو وہ بالکل پیچ سمجھے
پس جس مین یہ قوت ہو وہ اہل عفت کہلاتا ہی اور اسکو پارسا و پرہیزگار خلق کہتے ہین

عفت

اور مذکورۂ بالا قوتین بالاتفاق قوت ممیزہ کے حکم کو اس لیے مانین کہ حسب اقتضا قوت
ہر ایک متمنیات کے خلفشار و کشاکش مین نہ پڑے اور داد و دہش کی علامات پیدا
ہو جائین تو اوسکا نام عدالت یا دادگری ہی کہین عام یہ نسمجھین کہ ہر کچہری سے مراد ہی

عدالت

جو پادشاہ عادل کی جانب سے مناسب مقامات پر مقرر ہوتی ہین بلکہ وہ مقام
استعمال عدالت و دادگری ہی (چیزز)۔

(ف) گستاخی معاف نفوس کا ذکر اکثر ہوا لہذا اگر تکلیف نہو تو حاضرین کو اوسکی
تفصیل سُنائی جاوے۔

(ح) بیشک ضروری امر ہی اوسکی تفصیل لیجیے سناتا ہون۔

مصطلحات مین نفس کی تین اقسام بیان ہوئی ہین اول اَمّارہ یعنی سخت
حکم دینے والا طرف لذات و حظوظ فانیہ اور زائلہ کے جو شرعاً و عرفاً نامحمود ہی
اور جسکے لیے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ ہی۔

دوم لَوّامہ یہ نہایت عمدہ ہی کہ جسکے سبب سے جب کوئی گناہ سرزد ہو جاوے
تو نور قلبی کی ہدایت سے اپنے اوپر خود لعنت و ملامت کیجاتی ہی اور یہ مسلک صالح

و نیک لوگون کا ہی اور اسیوجہ سے خداوند تعالیٰ نے

یِالنَّفسِ اللَّوَّامَةِ ارشاد فرمایا ہی۔

سوم نفس مطمئنہ۔ وہ یہہ ہی کہ صفاتِ ذمیمہ سے صاف ہوکر اخلاقِ حمیدہ اور صفاتِ پسندیدہ اور آداب برگزیدہ سے موصوف ہو اور قربت محاسن و فضائل کے اس مرتبہ ہو کہ طمانیت ہو جاوے اور وہ اطمینان و یکسوئی تمام ساوس و خدشات ذلیلہ و قبیحہ پر غالب و مسلط ہو جاوے اور اسی کے لیے خداوند تعالیٰ و تبارک نے اپنے قرآنِ پاک مین یَآ اَیَّتُهَا النَّفسُ المُطمَئِنَّةُ ۝ ارجِعِی اِلیٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرضِيَّةً ۝ فرمایا ہی۔

حکما نے کہا ہی کہ جب ان فضائل ربعہ سے ایک دوسرے کو فائدہ نہ پہنچے تو اہلِ فضیلت کی ہرگز تعریف نہ ہو گی کیونکہ اگر بڑے خرچ کرنیوالے کے ہاتھ سے دوسرے کو کچھہ نفع نہو تبتک اسکو سخی نہین کہتے ہین اور اسیطرح غصہ ور بھی شجاع نہین کہا جاتا البتہ غیور یعنی غیرت والا ضرور کہینگے اور جبکہ دوسرے پر اثر پونہچیگا تو اوس سے امید و بیم کی کیفیت ظاہر ہو گی اور اوسکی بھلائی یا برائی ضرور تاثیر کریگی۔ یہ امر بھی پوشیدہ نہین ہی کہ بالفرض کوئی شخص کسی بات مین کامل ہو مگر جبتک امید فائدہ اور ڈر کسی مضرت کا اس سے کسی کو نہو گا کسی پر اسکی تعریف و ثناخوانی واجب نہ ہو گی اور جب امید و بیم کی حالت ہو تو بہ طمع نفع و بیم ضرر کے ہر ایک شخص اس صاحب فضیلت کا ذکر (اگرچہ خوشامد ہی کیون نہو) کرنا ضرور سمجھا جاویگا

ن بہرت بیشک ہوگی ✣

) یہ تو آپ سب کچھہ کہہ چکے اور ہمنے بلکہ قریب سب لوگون
نے سمجھ لیا کہ فضائل چارگانہ اشرف ہین مگر یہ سب امور محتاج ابھی کسی اور ہی
بات کے ہین ✣

(ح) مین بھولا نہین ہون وہ یہ ہی کہ خواہش اور قوتون کی بابت کچھہ تذکرہ آیا رکھا
مگر اوسکی تفصیل کی ضرورت بظاہر نہ تھی اور نہ ہی آپ کو زیادہ ضرورت ہی تو رسالہ
عربی علم اخلاق مؤلفہ سید عبد العزیز صمدانی ملاحظہ کیجیے - ہان چند منٹ گذرے
ہونگے کہ حکمت کی تعریف مختصر الفاظ مین مین نے کی ہی اب اعادہ کی میری دانست
مین حاجت نہین ہی البتہ اون اجزا کو اب بیان کرونگا جنسے امتزاج اس لطیف مادہ کا

ذکا

ہی - ذکا ایک ایسی عمدہ قوت ہی کہ نتائج مقدمات قیاسیہ کے اوسکی وجہ سے
باسانی مستخرج ہو سکین اور جب اس قوت کو ترقی اور اہل قوت کو مشق ہو جاتی ہی تو ذکاوت
اوسکی اس سرعت سے کام دیتی ہی جسطرح بجلی چمکتی اسی طرح قیاس اسکا نتائج پیدا پہنچا
کیونکہ بالاصل اس لفظ کے معنی آفتاب اور دانش و تیزی طبع اور زیرکی اور روشن
کرنا اور شعلہ بھڑکانا بیان کیے ہین جسکی پوری مطابقت میرے اوپر کے معانی
بیان کیے ہوے سے ہی اور ظاہر ہی کہ جب انسان کی اسقدر دانش اور تیزی طبیعت
کی ہوگی جس طرح کہ سورج کی شعاع یا شعلہ کا بھڑکنا تو ضرور اوسکی طبیعت مقدمات قیاسیہ
کے اچھے نتیجے پیدا کریگی اور وہی ذکی الطبع کہلائیگا ✣

سرعت فہم ایک ایسی چیز ہی جسکی وجہ سے لوازم
ذہنی ملزومات سے ہوسکے۔

پس ان دونون مین مابہ الافتراق یہہ ہی کہ صورت اول مین حرکات
ہوتی ہی اور دوسری مین اسکے خلاف۔

صفائی ذہن

اور جسکے نفس کو بے تکلف استخراج مطلوب کی استعداد ہو اور کسی قسم کا اضطراب
و تشویش نہو اوسکی نسبت صفائی ذہن کا اطلاق ہوسکتا اور جب کسی کو باسانی حصول
مطلب کے واسطے تیزی فہم ایسی ہو کہ جس مین جمعیت خاطر اور اطمینان دلی اچھی طرح ہو
تو کہا جائیگا کہ سہولت تعلّم ہی۔

سہولت تعلّم

حسن تعقل

حسن تعقل ایک ایسی لطیف شئی ہی جسکے لیے ہر انسان کو احتیاط اور حفظ درکار ہی
ورنہ بحث و مناظرے کے وقت اظہار مطلب کے لیے حد لائق کا لحاظ نہو سکیگا
اور کیا عجب ہی کہ کوئی زائد شئی مستقل ہو جس سے مناظر پر اجب کہین کچھ ہو جاے
یا کہ اوسکے تجاوز سے کوئی فرض لازم نہ آجاے میرے برتاؤ کے مطابق اسکا حفظ
اسے ممکن ہی کہ ان اشکال اور صورتون کو جس سے تجاوز حدود کا احتمال ہو ضبط
بخوبی رکھے۔

تذکّر

اور بے تکلف اون چیزون کو یاد کرے کہ جو قوت حافظہ مین محفوظ ہین اور جب
یاد کرلیا تو تذکر پر قابو پورا ہوگیا۔

اور تحفظ ہر ایک کو نہین ہوسکتا جبتک اوسکا ملکہ معقولات و محسوسات کی صورتون

پس جب ان انواع حکمت پر جسکو عبور ہو تو ہر شخص کہہ سکیگا کہ حکمت سے واقف اور آگاہ ہو گیا۔

(ف) اجزاے حکمت تو سب آپ نے فرماے مگر ضد حکمت اور اوسکے متعلقات اگر کچھہ ہون ارشاد نہ ہوے کیونکہ میری چھوٹی سمجھہ کے مطابق یہہ کہ ہر چیز کی ضد ضرور ہوا کرتی ہی مثلاً اچھے کا برا اور شیرین کا کڑوا مخالف ہی۔ پس اگر حکمت کی ضد ہی تو اوس سے آگاہ ضرور فرمائیے۔

(ح) مجھے ضرور خیال تھا کہ آپ کی جودت ذہن ضرور اسطرف توجہ کریگی اور جو بیان یا اوسکے مراتب مجھہ سے فروگذاشت ہونگے اوسکو ضرور آپ ٹوکینگے مین آپکی تیزی فہم اور حسن حفظ کی تعریف کرتا ہون کہ آپ نے بیان طویل کیے سلسلہ کلام کو خوب ہی ضبط کیا ورنہ لوگ مبتدا و خبر تک کی پروا نہین کرتے ہین سلسلہ مکالمت اور تفسیر تعریف اجناس کی اضداد پر خیال رکھنا بہت دشوار ہی اور پھر بر محل نہایت حسن مکالمت سے اوس فروگذاشت پر آپکا آگاہ کرنا آپ کی کمال تہذیب و حسن ادب پر دلیل ہی۔

(ف) آپنے جو میری گستاخی پر توجہ نہ کی بلکہ میرا کہنا سنکر نظر انداز گستاخی کو کیا اوسکا شکر گزار ہون اور رہا یہ امر کہ مین نے سلسلہ بیان یا اوسکے غوامض متعلقات پر خیال کیا یہ کچھہ نادرات نہین بلکہ ہر انسان کے لیے لازمی امر یہی کہ جب کسی کا بیان سنے تو اوسکی جانب ہمہ تن گوش رہے اور قلب پذیرا بھی رکھے مگر ساتھہ ہی

اوسکے اوس بیان کے آغاز و انجام اور اوسکے مفاد و مضار پر نظر رکھے اور یہ ممکن ہی
کہ جب انسان مین سرعت فہم ہی تو ہر قسم کے پہلو و جوانب پر تیزی سے اوس انسان کا
ذہن دوڑیگا اگر کثرت مکالمت یا طوالت سلسلۂ کلام کے سبب سے کوئی امر متکلم یا مقرر
بھول گیا تو سُننے والا اوسکو بتا دیگا اور اگر اسکا خیال نہین تو وہ ہی حکیم کے
لڑکے کی مثال ٹھیک ہی ۔

(ح) یہہ نہایت نادر امر ہی جسکو اپنے کمال ذہن اور عمدگی غور سے آپ نے
کم تصور کیا جسکے لیے مادہ درکار ہی مین جبتک ذرا دم لون آپ حکیم کے لڑکے
کی کہانی سُنا دیجیے ۔

(ف) وہ تو قصہ مشہور ہی کچھہ حاجت بیان نہین مگر خیر آپ کا فرمانا سر
اور آنکھون پر ہی اور وہ یہہ ہی کہ ایک حکیم صاحب نے اپنے ایک لائق ہونہار بیٹے کو
تمام رات دانائی اور عقل کی باتین سُنائین ہزار ہا قسم کی عمدہ عمدہ نصائح کین
جسکو لڑکا رات بھر سُنتا رہا آخر کو باپ نے پوچھا کہ اے بابا تم کچھہ سمجھے اگر نہین
سمجھے تو مجھہ سے کہدو اوسنے جواب دیا کہ یا حضرت جسقدر آپ نے فرمایا وہ تو
مین نے بخوبی سُن لیا اسکی کیفیت میرے کانون سے پوچھ لیجیے رہا یہ امر کہ
مین نے سمجھہ لیا یا نہین دوسری بات ہی اس باعث سے کہ مین نے سمجھنے کے
لیے خود کوشش نہین کی اور کس طرح کرسکتا تھا جبکہ میری توجہ عمداً اوس طرف نہ تھی
مین تو ایک باریک بات کے اُدھیڑبُن مین رات بھر رہا مگر کچھہ اودھا اوسکا عقل و فہم کا

ایسا ہوا کہ کسی طرح سلجھاؤ ممکن نہوا + نہوا باپ نے کہا کہ مجھہ سے تمنے کیون پہلے
نہ کہہ دیا تاکہ مین سمجھا دیتا اور وہ کیا ایسا غامض معاملہ اور عقدہ لاحل تھا ذرا کہو مین
بھی تو سنون بیٹے نے نہایت اصرار سے کہا کہ مین رات بھر یہ سوچتا رہا کہ جب زمین
مین میخ ٹھوکی جاتی ہی تو اوسکی مٹی کہان جاتی اور کون لیجاتا اور اگر لیجاتا ہی تو کس طرح
حکیم نے نہایت افسوس سے کہا کہ اہی نامعقول ایسے وہاہی خیال سے تو نے
میری اندرز معقول و نصائح دلپذیر پر توجہ نہ کی تمام رات میرا وقت ضائع کیا اگر مین
ایسے نکتے کسی گدھے کو سناتا تو گمان غالب ہی کہ وہ آدمی ہو جاتا اور کیسا آدمی
کہ تجھہ سے ہر امر مین بڑھا چڑھا ہوتا افسوس تو نے تمام عمر ضائع کی۔ بس
ایسا ہی حال اوسکا ہی جو توجہ سلسلۂ بیان پر نہ کرے۔ اور ظاہر ہی کہ جب متکلم کے
بیان پر سامع نے حوصلۂ غور نہ کیا تو مقرر بیچارے کے سر پھیر لینے اور دماغ سوزی
سے کیا فائدہ ہوا۔ مقرر کا وقت ضائع ہوا قوت دماغیہ اور بیانیہ مین بھی کسقدر
ضعف آیا مگر سامع کو کچھہ اثر نہوا تو اسکا نتیجہ میرے فہم مین تو یہ ہی کہ ہرگز وہان نجائے
یہ معاملات حکمت ہین کچھہ آلھا اودن خواہ سلکھان ملکھان پہلوانون کی کہانی
وکتھا نہین ہی کہ کہنے والا بکتا جاے اور سننے والا ذرا بھی خیال نہ کرے بلکہ
ہمنے دیکھا ہی کہ ان کہانیون سے نادر بات شجاعت و بہادری یا استقلال و صبر
کی لوگ اخذ کرتے ہین اور برمحل اوسکی مثال دیتے ہین نہ یہ کہ اتنے بڑے
سبجکٹ پر لکچر دیا جاے اور کسی کو اوسپر توجہ نہو۔

(حاضرین جلسہ) ہمنے خلافِ ادب اعتراض کرنا سمجھا اور دوسرے ابھی شروع جلسہ ہی جمعہ جمعہ ابھی آٹھہ دن بھی نہین ہوسے موقع کے ساتھہ ہم لوگ عرض کیا کرینگے۔

(ف) جبکہ آغاز لکچر مین مقرر سے نے فرما دیا کہ فروگذاشت پر مجھے ٹوک دینا تو میرا کہنا گستاخی نہین ہی۔

(ح) اب اس بحث کو جانے دیجیے اور سُنیے۔ حضرت حکمت کی ضد جہل ہی اور اسکو اس طرح غور فرمایئے کہ جسکے فہم مین دیر کرکے بات آتی ہو یا غبی ذہن ہو کیسی بات کے سمجھنے مین آسانی اور تیزی جمعیت خاطر نہو یا جسکو مناظرے و مباحثے مین ترک فعل یا فعل کی حد مناسب کا خیال نہو یا بے تردد اور بے تکلف اون چیزونکو یاد نہ کرلیتا ہو جو کہ قوت حافظہ مین محفوظ ہوسکین یا اوسکا ایسا حافظہ خراب یا ناقص ہو جس سے معقولات و محسوسات کی صورتون کا ضبط نہو سکے تو اوسکی نسبت جماعت عقلا کہیگی کہ یہ شخص حکمت نہین جانتا بلکہ ضد حکمت کا مخزن و مجمع ہی ہان اگر وہ کسی باعث قوی کے سبب سے معذور ہو تو امر دیگر ہی (چیرنر)

میرے نزدیک حکمت اور اوسکی ضد کا بیان ہو جز کے طور پر اچھا ہو گیا کیونکہ علامہ ہر دلعزیز نے نہایت شرح و بسط سے عاقل آباد کے لکچر مین اسکی بابت بیان فرمایا تھا بلکہ مین نے جو کچھہ بیان کیا اوسکی میرے نزدیک حاجت بھی نہ تھی اس سبب سے کہ امور و مقاصد اہمہ سب بیان ہو چکے تھے تھوڑا اجزو باقی تھا

جہل

کہ جسکی تکمیل مین نے کر دی لہذا مین اس بیان کو ختم کرکے درخواست کرتا ہون کہ منجملہ فضائل اربعہ کے فضیلت ثانیہ کا بیان کوئی اور صاحب فرمائین -

اس بیان کے بعد نعرہای تحسین و آفرین بہت بلند ہوئے اور کسی کی زبان بجز واہ واہ و سبحان اللہ و بارک اللہ کے کوئی کلمہ نہ آتا تھا اور لکچر دینے والا نہایت ادب و انکسار سے خاموش ہو رہتا تھا یا الفاظ سپاسگزاری اور ممنونی و احسانمندی کے کہتا تھا -

(ع) کیا اس قیل و قال سے آپ سب صاحب اپنا وقت ضائع اور رائگان کرینگے کیا آپ کا مقصود یہ ہے کہ کچھہ دیر ایسی فضول مکالمت ہو اور جب بات زیادہ ہو جائے تو کہا جائے کہ مجلس برخاست ہونا چاہیے کیونکہ غنودگی آرہی ہے سونے کا وقت بھی آگیا اب کسی سے اچھی طرح بیٹھا نہین جاتا ہے پس مجبور ہو کر سب اپنے گھر چلے جائین پردیسی مہمانون یا اور کام کاج والون کا مفت وقت جاتا ہے وہ لوگ زیادہ دنون تک کیسے یہان قیام فرما سکتے ہین اور آپ لوگ قدر وقت کی نہین جانتے ہین وقت ایک بڑی اڑنیوالی چڑیا ہے کہ جہان پنجرے سے باہر ہوئی پھر ہاتھہ نہین آتی پس جہان وقت گذرا پھر واپس نہین آسکتا ہے -

(حاضرین جلسہ) آپ ہرگز یہ نفرمایئے ہم لوگ ابھی اُکتائے نہین ہین اور نہ کسل ہمکو ہے اور نہایت شوق سے اچھی بات پر کان لگائے ہوئے ہین اگر ہفتون ایسا بیان ہو تو بھی ہم نہ اٹھین -

حصہ سوم

حفیظ النفوس

کے جسمین بہادری و دلاوری کے مسائل ہین

بتحریک علامہ اور باتفاق حاضرین جلسہ کے یہ تجویز ہوا کہ بہادری و شجاعت کے بیان مین حفیظ النفوس اس وقت لکچر دین کیونکہ اس سبجکٹ کے مکالمات کو اونکے نام سے بہت کچھہ رعایت اور نسبت ہے پس محمد عاقل نے موصوف الیہ سے کہا کہ توقف نہ کیجیے بیان شروع ہو۔

(ف) یہ آپ کیا فرماتے ہین مین یا میرا مبلغ علم ہرگز اسکا عہدہ برآ نہین ہو سکتا مہربانی سے معاف کیجیے کیا محمد شجاع یا اونکے بھائی سید دلیر موجود نہین ہین جو اس عنوان مین کچھہ بیان کرین اور اگر تسمیہ کی رعایت ہی ہے تو بہادر خانصاحب سے فرمایش کیجیے

(سید دلیر) میان صاحبزادے تسمیہ کا کچھہ خیال کرنا نہین چاہیے کیا آپ نے شعر نہین سنا ؎ نہ ہر کہ مو بتراشد قلندری داند ؏ نہ ہر کہ آینہ سازد

سکندری داند+ کیا محمد شجاع اور دلیر نام رکھہ لینے سے دلاوری اور شجاعت
آسکتی ہی جس دلاوری کا یہان بیان ہی اوسکو تو ہم لوگون کے بیان سے
ذری بھی نسبت نہین

(محمد شجاع) آپ نے میر دلیر صاحب غضب ہی فرمایا واللہ یہ شعر بہت ہی
برمحل پڑہا دنیا کی ایسہی چال ہی کہ نام ایسے رکھتے ہین جس سے ذری لگاؤ نہین
ہوسکتا ملاحظہ کیجیے اوس بیچارے کوڑھی کو جسکا نام رتن سکھہ رای کہا یا سمام عمر
دو دلھارای صاحب کی کس غم و غصہ مین کٹی یا اوس بنیے نین سکھہ کی کیا کیفیت
رہی جسکو آدمی درکنار پہاڑ بھی سوجھائی نہین دیتا تھا یا وہ شیخ صاحب سے لکھے
نہ پڑھے نام محمد فاضل یا وہ سارے زمانہ کا ظالم اور مردم آزار تعلقہ دار جسکا نام
عادل خان تھا خیر اوسکو بھی جانے دیجیے کیا جہان گنج کے اوس مغل کو آپ
سب صاحب بھول گئے کہ کیسا کمبخت بدعادت اور زشت خو اور خراب اندر تھا جسکا
بھی نام مرزا خلیق بیگ تھا لاحول ولا قوہ ایسے تسمیہ پر مین کچھہ کہتا ہون +

(بہادر خانصاحب) یہ تو بتایئے میر شجاع صاحب تسمیے کی نسبت آپ نے
کیا فرمایا کیا کچھہ اثر اوسکا غیور انسان مین نہین ہوتا ہی بیشک ہوتا ہی یا یہ ہماشا تجربہ کیا
ایک ہم بھی خود اچھے خاصے لوگ گزرے جوان موجود ہین ہمارے بوڑھے باپ اور
گرے ہوے دانتوں پر آپ نہ جائین جناب جان نثاری کی عملداری مین اگر کسی
ٹھاکر قلعہ دار کے سیدھا کرنیکی کچھہ ضرورت ہوئی تو امام حسین کی قسم خان یعنی

(بہادر خان) ہی فتح نصیب توپ اور گنتی کے پانچ جوان علی غول کے اور صرف دو بھالہ بردار اور چار ہی سوار شاہ مردانی اور ایک بدبہوا پٹھانون کے دو ٹکڑ دالنے والا اللہ اور جما سائیس اور حسینی خاص محلہ کا نائی اور جنگو سقہ کو لیکر پہونچ جاتے تھے اور جنگلی بجانے مین تو بڑا توقف ہوتا ہی جہان مین اور غول میر لوپہنچا کہ قلعہ خالی ہو گیا ہی یا تو پٹھا کر بھاگا خواہ زن و بچہ کی امن مانگی پھر تو پٹھانون کا رحم مشہور ہی چھوڑ دیا خانہ اور پامالی سے لی تھانہ قائم کیا اور بندۂ درگاہ اکڑتے ہوئے مونچھون پہ تاو دیتے ہوئے سرکار کے مجرا گاہ مین مجرد م داخل ہین اب حضور یہ سمجھتے ہین کہ ارے میان بہادر خان سے کچھ نظر پڑتے ہین یا کہ دھوکا ہی نواب مین الدولہ وزیر کہتے تھے کہ حضور وہ کہان یہان ہین مہوبی کے راجہ کی سرکوبی کو برسون گئے تھے ابھی وہ یہان کیسے پہونچ سکتے و راجہ بڑا سورمان اور گلچیا سپاہی ہی اوس سے عہدہ برآ ہونا ہر ایک کا کام نہین ہی جب بندگان عالی خود متوجہ ہونگے تو اوسکی عادت درست ہوگی اور بہادر خان بیچارہ اکیلا دو چار جوان لے گیا وہ کیا کرسکتا ہی مین نے فوج مستعد کر رکھی ہی جسوقت خدا نخواستہ خانصاحب کی کوئی خبر آئیگی فوراً رنجیت سنگھ کو روانہ کرونگا (یہ رنجیت سنگھ وزیر کے بہت مونہہ لگے تھے جنکا عروج منتظر رہتا) اسکا سننا تھا کہ پٹھان بگڑ ہی تو گیا کہا کہ اجی نائب صاحب بندۂ درگاہ یہ موجود ہی رنجیت کی ایسی ہستی جو فتح بہادر سنگھ مہوبی کے راجہ کا مقابلہ کرے اور آپ کو کیا کہون یہ تلوار کے کام ہم ہی لوگ جانتے ہین آپ فرمانون پر بیٹھے صاد بنایا کیجیے اور حضور عالی

جان نثار کرنے کو ہم موجود ہین دیکھو راجہ صاحب موجود ہین - بھائیو میرا یہ غضب کا
فقرہ نواب وزیر کو چھو گیا مگر شرم کے مارے کچھہ نکہا اور بولا کہ واہ خان بہادر کارے
کردہ بس حضور والا نے نعمت خان کو حکم دیا کہ آؤ وہ سمجھا ہوا داروغہ تھا کشتیان
خلعت کی ساتھہ ہی لایا اور مجھے خلعت دینے کا اشارہ ہوا مین بگڑا کہ جبتک راجہ صاحب کو
خلعت سرفرازی کا نہ ملیگا مین خلعت کی تلوار کمر سے نہ لگاؤنگا حضور عالی نے ارشاد کیا
کہ پٹھان کیون بگڑتا ہی بھائی نعمت خان جو یہ کہے وہ کرو اور نواب امین الدولہ
سانپ کیطرح پیچ کہاتا تھا جسکا کیا بیان کرون - مین نے عرض کیا کہ جناب عالی فتح سنگھ
کو مہاراجگی کا خطاب اور اوسکے بیٹے کو راجہ جنگ بہادر کا خلعت عنایت فرمایئے
یہ اور اوسکا خاندان تمام عمر غلامی کریگا اور اپنی فوج لیے ہوے ہر معرکے پر حاضر رہیگا
اور جب یہ حال سب جاٹ سنینگے تو حضور کی قدر افزائی سنکر کوئی بغاوت نہ کرینگے اور
میرا کیا غلام جان نثار ہون صرف ایک تلوار چاہیئے باون ہزاری نے ویسا ہی کیا
جیسا مین کہتا گیا پس مین خلعت خانہ سے باہر آیا حضور کو تلوار نذر دکھائی کہ حضور قبول
ہوئی کچھہ نچھاور (نثار) بھی کی اور نواب کے جلانے کے لیے کہا کہ بھائی
امین الدولہ تمہارا خان جاتا ہی آؤ مصافحہ کرتے جائین مسلمان کو خاصکر سپاہی کو بغض
نہ رکھنا چاہیئے اسکے بعد بندہ درگاہ دو تلوارین کمر سے لگائے ہوے پیش قبض
گھر سے ہوتے بہادرانہ چال سے اپنے جھونپڑے مین جا پونہچا راجہ بھی ساتھہ
جان نثاری کو موجود تھا تو بھائیو ہمنے بہادر خان فضول نام نہین رکھا ہے

بال سفید ہوگئے ہین کوئی کام اس وقت یہان آ لگے اور تلوار بھی اچھی ہو تو دیکھیے
کتنے ابھی سر اڑا دون یہ کسکا جگر ہی کہ میرا چلتا ہاتھہ پکڑ لے میری تقریر چاہا نہ
نہ سمجھو کیا میان حفیظ النفوس مین برعایت تسمیہ صفات پسندیدہ اور سیرت برگزیدہ
موجود نہین ہین بیشک موجود ہین دیکھو تو اس لڑکے کا سن سال کھانے پہننے
کے دن جوانی دیوانی کے چڑھاؤ کا زمانہ کھیلنے کودنے کا وقت - ابھی تو سیر گشت
کرنا چوک مین حلقہ لگانا ہر بات مین تنکنا غصہ کرنا لوگون پر اپنی عبرت اور دہشت کا سکہ
جمالینا نہ یہ کہ لمبا جبہ پہنے سبز عمامہ بہشتی پوشاک مولوی بنا کرسی پر چڑھا ہوا ہی یارو
اسکو چیّا نہ جانو طرح ہی ابھی چھیڑنے کی دیر ہی پھر تمام منشی نولکشور صاحب سی آئی ای
یا منشی بہاری لال صاحب مطبع نور کے چھاپہ خانون کی کتابین پڑھ ڈالے گویا تمام
دنیا کے کتب خانے اس بچہ کی زبان کے نیچے ہین مین نے اپنے کانون سے
قسم قرآن کی حضرت مولانا امام المحدثین سید محمد نذیر حسین صاحب دام فیضہ علامۃ ابو الحسنات
مولوی عبد الحی مرحوم کو تعریف کرتے سنا ہی جسکا جی چاہے مین خرچ دینے کو موجود
ہون مولوی مرحوم سے دوڑ کے پوچھ آئے اور بھائی میان صاحب کی خدمت
مین حاضر ہونے کی نسبت مین نہین کہہ سکتا وہ بڑے پایہ کے عالم ہین
نہ معلوم کوئی بے ادبی ہو تو ویسا ہی سب کو ہو میان صاحبزادے اب توقف نکرو
ہم تو تمھاری سی عمر مین دشمن کا تمن ایک سیفے کے وار مین بسلام کر دیتے تھے
اور پھر تو ور دیسی ہی مین نے دیکھا ہی کہ نام تو شمشیر خان مگر ایک تلوار چلا دے تو

نکھی کبھی نہ مرے اب پیاس شروع ہی جنکے سقے کی مشکلین سب شکم شریف مین داخل
ہوتی چلی جاتی ہین محلہ بھر کا پانی بند نمونہ کربلا سامنے - بھائی کربلا کیون نہو ایک
بیچارہ بھشتی اور نوابی کا زمانہ سب لوگ تلوار میان سے باہر کھینچنے والے جہان نہ جایے
مارا جایے یون تو سقے بہت مگر جہنمی پورے ہین - ایک ڈول مشک مین ڈالا اوسے
مشک پھولا دی سمجیے ایک گنڈا سہی ہان جنکو ایسی سب لے یمانی کبھی نہین کرتا ہی
دیکھو یہ نامعقول حسینی ہم درماہہ تو معقول ہین مگر وہ ایسا دوزخی کہ دروازے
کی مسجد مین دو ڈول جسکو ڈالنا ناگوار وہ تو مردانعلیخان بہادر کے کانون کا رہنے والا ہی
اور مردانعلیخان بہادر نواب صاحب کے داماد - خیر نوابی کے داستان اور
بہادرون کے رزمنامے کہانتک سنوگے ارے بھائی لکھنو کی پیپر مل کے ذخیرے
اور قلم دوات لیکر بیٹھو اور ذرا توسے کا حقہ بھرا دو پھر تہ دلی سے سنتے جاؤ اور لکھتے جاؤ
بستان خیال اور فسانہ آزاد دوسرا اپنا لو بیٹا فسانہ آزاد بہت عمدہ کتاب ہی محلات کے
محاورے مین جناب پنڈت رتن ناتھ نازک خیال سرشار صاحب ہی لیاقت سے
لکھی ہی جسکی کل جلدین میرا بہادر بیٹا دلاور خان بہادر صمدن کے بڑے مولوی صاحب
کے یہان سے مانگ لایا تھا اور خدا اوسکو جان و مال سے خوش رکھے اوسکے
بچے کچے سب تندرست رہین اوسنے مجھے بالکل سنائی تھی لفظ بلفظ یاد ہی اگر آپکو
ضرورت ہو تو منشی نولکشور صاحب کے یہان سے منگا دون یا کہو مولوی صاحب کے
یہان سے ابھی ابھی منگا دیے دیتا ہون رہا بستان خیال کا معاملہ یہ تو بڑی

کتاب ہی اس لیاقت سے کے ساتھ لکھی ہی کہ پھر ایسی کسی سے نہ بن سکے
ہزار ہا قصے لوگون نے اسی مین سے نکال لیے اور چربہ اوتارا مگر نقل نقل ہی ہے
وہ بات کہان جو اصل مین ہی میر تقی خیال کی تالیف ہی مولوی امجد حسین صاحب کے
بڑے بھانجے نے کہ چشم بد دور ابھی بچہ ہی ہی اپنے ننھے ننھے ہاتھون مین
لیکر اپنے پیارے مُنہ سے مجھے مدت تک سُنائی خدا جھوٹ نہ بلوائے تو
مین اٹھارہ جلدین سُن چکا ہون اور نہ معلوم کس قدر اور رہین - بھائیو میرے
حافظے کو شاباش کہو کہ وہ اٹھارہون جلدین میری نوک زبان ہین کہو تو بسم اللہ
کرکے اول سے آخر تک سُنا دون -

(ع) جناب خانصاحب آپ کا فرمانا بہت مناسب اور درست ہی آپ کی
بہادری اور مردانہ کارنمائی کے جوہر کیا کم ہین کہ آپنے اپنے دلیر تجربہ اور رسیدہ حافظہ
ہونیکا ذکر فرمایا آپ مین جو جوہر ہی وہ خداداد ہی آپ کے ارشاد کی تعمیل یہ لڑکا

(ف) ابھی کرتا ہی اور جب موقع آپ پائین بوستان خیال یا فسانہ آزاد سُنا دین

(بہادر خانصاحب) - اب اس سے بڑھکر کون موقع ہوگا اگر ارشاد ہو تو جمشید
خود پرست کا ہفتخوان سُنا دون جناب مولانا صاحب واللہ اس وقت اسکا لطف ہی
اور یہ لڑکے بچھیڑے ان باتون کو کیا سمجھینگے رات اور کون سی جمعرات پیرونکی
کرامات اور دوسرے شب برات اور سب سے بڑھکر چاندنی رات اور اس وقت کا
ہجوم جلسے کسی ارمان والے دولھا کی برات پھر اب بھی آپ ہفتخوان نہ سنینگے تو کیا

کسی معرکے اور کشتخون کے وقت ۔ اور اوس وقت جناب کسکو فرصت تہی ہے
یہ یار وہ گرا وہ کاٹ وہ دیمار وہ بیٹ قبض شکم شریف مین داخل کر دیا وہ تلوار رسید
کی اسیکا مزا ہوتا ہی اور بندے کو جب موقع ہوا تو اسی مین اپنی عمر عزیز کو صرف کیا
اس کھٹا پھٹ (بندوق) ٹوپی اور توڑہ دار کا مجھے مرض کبھی نہین ہوا ایک ہاتھہ مین
جو رنگ کیا اپنے بڑے پردادا کی قسم جو وہ رنگ کرہی تو دیے اور قسم ہی بڑے پیر کی
کہ صدر جہان شہید کے عُرس مین جسکو کچھہ بہت عرصہ نہین گذرا شاید دو برس ادھر
یا تین برس اودھر ہے بہتر برس کا زمانہ ہوا ہوگا وہ کیفیت ابھی نظرون کے سامنے ہے
جانو کل ہی نموتہ محشر ہوا تھا آپ کے نانا صاحب نے تو رفع دفع ہی کرا دیا تھا
جب بھی میرے اس فرا سے سیفے نے کام کیا تھا خدا خوب جانتا ہی تمام تالاب لگا رنگ
ہوگیا تھا اور بات بھی کچھہ نہ تھی صرف پیر بخشا نائی سے امان سنگھہ نے یہی کہا تھا
کہ ارے نائی کسیر پھولا ہی اب بدلے خلیفہ نہین رہے جو رات دن جھگڑا مچا رکھے
یہان بنا رہتا تھا اب ذرا بھی تمنے سر اوٹھایا تو خوب جانو کہ بھٹا سا سر نذر دہو گیا
خلیفہ کی مروت تھی اب ذرا ہوش مین ہو پیر بخشا نے میرا نام سے لیا کہ خان بہادر تو
ہمارے سر پر موجود ہین خلیفہ چل بسے جا نے دو ٹھاکر نے جواب دیا کہ خان کو
کبھی ٹھاکرون سے پالا نہین پڑا ہی جو لاسے نائی تیلی تمولی رہا یہ جا کو آنکھین
دکھانا اور چیز ہی اور ٹھاکرون سے تلوار کرنا ذرا اگر دے کا کام ہی مین نے جیسی ہی
سُنا ویسی ہی بدن مین آگ سی لگ گئی اور نائی سے مین نے کہا کہ ابے جا تو چپ ہو نی

بٹھا کر کودے آ اور کہہ کہ آج ہی شام کو ہتھیار چلیگا بیر بخشا نے جا کر کہا تو بٹھا کر ساتون
ہتھیار لگائے ایک بڑے گھوڑے پر سوار جوانمردی کے نشا مین چور متوالا
بنا ہوا مسجد کے دروازے پر آ موجود ہوا اور کہا کہ چھتری بنس ایسے ہوتے ہین آیئے
خانصاحب وقت اندر بیٹھنے کا نہین رہا میان مجھے اوس وقت نماز عصر کا پڑھنا دوبھر
ہو گیا جھٹ پٹ نماز پڑھی اور اسیطرح ہاتھہ مین سیفا لیے جا کر للکارا اب لوگ متحیر
کہ انکے پاس نہ ڈھال نہ بکتر نہ خود اور راجپوت ساتون ہتھیار لگائے کھڑا ہی اور
پھر دیو کیسا تگا سب نے مجھے سمجھایا کہ جانے دو کیا فائدہ لڑائی مول لینا
نہ چاہیے مین نے کہا کہ اب اسّی کا ہو چکا سو سوا سو برس اور زندگی ہوگی زیادہ عمر
ہونے کی اب امید نہین آج موے کل دوجا دن اتنی زندگی مین صلاح کرنا
بھلمنسی اور بہادری سے بعید ہی خدا جانتا ہی کہ انجانون کے سامنے کہتا ہون
الا اللہ کہکر جو بایان دیا تو شانے سے پسلیون تک صفایا نہ بکتر نہ خود نہ ساتون
ہتھیار خدا جانے کیا ہوگئے حضرت کے نانا صاحب نماز کے وظیفے کو چھوڑکے
دوڑے اور کہا کہ چچا جانے بھی دو۔ بھائی خون کا دریا بہا اوٹھا خون روکے
روکتا نہین تھا نہ معلوم کہ نہر جاری ہوگئی کیا کرون اونکا کہنا سر اور آنکھون پر تھا چھوڑ دیا
ہتھیار چھین لیے غلامی خط لکھا لیا ورنہ جان سے مار ڈالتا اوسکی بڑھوتی پر رحم کیا
بلکہ اپنے مالک اور سردار نذم کا کہنا مانا جسکے نام سے ہم بکتے ہین اور اونکا فرمانا کہ
جناب چچا صاحب خان علیہ الغفران الی تعاقب البلادی الملوان جانے دیجیے رحم فرمائیے

پھر کیسے سیفا آگے بڑھتا حضرت جیسے یہہ کلمہ مین سے سُنا دل مین گذرا کہ اَرے
خان بہادر تو سارے زمانے مین جوانمرد اور سورما مشہور ہے اور سید سفارش
کرتا ہی پس یقین مانیے کہ جہان سیفا تھا وہین رہ گیا اور پھر دل مین جوش آیا تو فوراً
اوسکی مرہم پٹی کی اور جب عرس سے فراغت پائی تو پہلوانی کی پگڑی اجبوت کے
سر پر مین نے باندھی تو وہی پھر یہ کیا کم کار نمایان تھا ۔ اور سُنیے بہر علیخان بہادر کا
معرکہ اس سے بڑھا ہوا تھا وہ تو کل ہی کی بات ہی جسکو پورے پچاس برس نہین ہوے
دو تین مہینے کی کسر ہوگی یا شاید ایک یا دو روز چڑھ گئے ہون ۔ یہ صاحب مقبل تھے
اور کیسے فیل نشین ماہی مراتب والے بات بات پر تلوار میان سے باہر کرتے اور یہی
کہا کرتے تھے کہ نام کے بہادر سب ہوتے یا جسکو سرکار بنا دے مگر تلوار کی
آنچ بُری ہوتی ہی پہلے مجھہ سے تو اوسکی بابت کوئی بات کرے تب جانون کہ وہ
بہادر ہی ۔ امین الدولہ کا حال آپ سب جانتے ہین ابھی کل ہی کی بات ہی شاید عرصہ
اسّی نوّے برس کا ہوا ہو یا کچھہ کم و زیادہ مجھہ سے زیادہ بل مانتا تھا اور اوسکی وجہ
صرف یہی تھی کہ باون ہزاری مجھے خان بابا کہا کرتے تھے اور جب اینجانب دربار
کو تشریف لیجاتے تو مجھے مسند سے اوٹھہ کر لیجاتے پاس بٹھاتے نہایت
لطف اور شگفتگی سے کلمہ کلمات بیان کرتے تھے ۔

(راوی) ضرور آپ اور باون ہزاری کا بول چال نہایت تعظیم سے ہوگا یہ فرمایئے
کہ بنا سے چلاتے ہونگے ہنسی مذاق ہوتا ہوگا لطف و رونق مجلس آپکے بنا لیا ہوگا

امین الدولہ سا بیدار مغز مدار المہام اور آپ سے ضرور بل کرتا ہوگا ذرا آپ لوگ
تو کان پکڑوا کے نکالتا۔ پس حضرت نواب صاحب نے کہا کہ آج بہادر خان صاحب
آپ کی مرزا صاحب سے بگڑ ہو جاتی تو مناسب ہی ورنہ دہلی مین جاکر اس کا
نام بدکر سکیگا کہ ذرا سے مغل کو کوئی جواب نہ دیسکا مین نے عرض کیا کہ بھائی نواب
اب مجھے نہ چھیڑوا مان سنگھ کے معرکے کے بعد سے مین نے سید صاحب
کے فرمانے سے سب ہتھیار کھول دیے ہان سرکار کا روسیاہ دشمن آجائے
تو وہی ہتھیار اور ہتھیار کیا یعنی اپنا سیفا اور خان بہادر میدان کرنیکو مستعد ہے
یہ کہنا پورا نہوا تھا کہ مغل بگڑ ہی گیا اور تلوار میان سے سوت لی مین نے
حسینی کو گھر دوڑایا وہ جب تک سیفا لاویے تب تک مین اوسکو لیٹ ہی تو گیا
اور پھر میری طاقت کا جوش مین نہ سنبھل سکا اور نہ مرزا صاحب ٹھہر سکے دونون
زمین پر آرہے اب مین کوئی نہین چھوڑتا ہی بالآخر نواب نے رفع دفع کرادی
اور مغل جبتک جیا میرے نام پر ہمیشہ کان ہی پکڑتا رہا۔
(راوی) کیا کہنا آپ کی بہادری کا خود گر کے اوسکو کس لوٹ پھیر سے بیان کیا
(خان بہادر) بس میرے معرکے تو ایسے ہی ہمیشہ ہوا کیے اور اب
وہ جیہ جاہی نہین رہا نہین تو اخان بہادر کیا کچھ بند رہتے ہرگز نہین۔
(محمد شجاع) حضرت مولانا آپ کے خان بہادر کی الف لیلہ تمام عمر ختم نہوگا
اور مفت ہمارا وقت ضائع جاتا ہی مہربانی اور کرم بخشی فرما کے ذرا لکچر دینے کا

بند و بست کیجیے تمام جلسہ درہم و برہم ہو رہا ہی گو کہ آپ کے رعب سے بد انتظامی نہین ہی مگر بیدلی اور سستی تو ضرور ہی۔

(ع) بہت خوب ابھی لکچر ہوتا ہی مگر خانصاحب کی دلشکنی منظور نہین ہی اچھا حفیظ النفوس بیان کرو۔

(ف) مجھے تعریف بہادری یا مردانگی کی کہ جو ہم معنی شجاعت کے ہی بیان کرنا کوئی ضروری امر نہین ہی بلکہ اسکا مکرر بیان کرنا فضول جانتا ہون جبکہ میرے لائق بھائی حکیم عالم نے بضمن فضائل اربعہ نہایت تفصیل اور فصاحت سے ارشاد کیا ہی مگر اس قدر زیادہ کہنے مین بھی کوئی مضائقہ نہین ہی کہ شجاعت بضم غلط ہی اور فتحے کے ساتھہ علمای لغت نے صحیح تجویز کر کے لکھا ہی کہ شجاعت ایک قوت ایسی ہی کہ جو جُبن یعنی بزدلی اور تہوّر یعنی کثرت قوت غضبی کے درمیان مین اوسکا متوسط درجہ ہی بس اوسکی میرے نزدیک اسطرح تفسیر کرنا بیجا نہو گا کہ شجاعت انسان مین ایک ایسا مادّہ مُہذب ہی جسکو ہم نہ جُبن کہہ سکتے ہین کہ جو عین نامردی اور بزدلی ہی اور نہ تہوّر ہی کہ کثرت غصہ و غضب سے بلا تامل اندیشی معرض ہلاکت اور خطر مین اپنی جان ڈالے بلکہ اسقدر پس و پیش بھی نہ کرے کہ مخالف عدو کو احتمال بُزدلی و مغلوبی کا ہو اور نہ اتنا اظہار مردانگی کرے کہ اپنی اور اپنے متوسلین کی جان کو ضائع کرے بلکہ اوسکے بین بین اپنا انداز رکھے اور اوسکے اوسط درجے کا ہر وقت لحاظ و پاس کرے مگر اندازہ اوسکے وسط کا ہر گز انسان نہین کر سکتا ہی

شجاعت

کبر نفس

جبتک اجناس شجاعت پر عبور اور قابو نہو اور اوسکے مقابل و ضد کی انواع کا بھی توزین و تخمین نہ کرلے اور یہ ذرا تامل کے ساتھہ مین کہہ سکتا ہون کہ مشکل نہین ہے محض ذہن بلیغ اور راے صایب ہونا درکار ہی اس وجہ سے کہ کبر نفس کا عمدہ خزانہ جسوقت انسان کو مل جاتا ہی تو نفس انسانی اشیاے مکروہ و ناگوار کی جانب ملتفت نہین ہوتا بلکہ امور کی سختی و نرمی کی طرف اوسکی مقتدر توجہ ہوا کرتی ہی خوشامد یا بدگوئی اور تمول و تنگدستی سے غمگین اور خوش کبھی نہین ہوتا ہی بلکہ انقلاب حالات اور گردش زمانہ سے ذرا بھی اسکے دماغ و حواس مین انتشار و اختلال ممکن نہین ہوتا لفظ کبر کی عموماً غرور و نخوت سے فی زمانا تعبیر کی جاتی ہی یہ محض غلطی ہی کہ کبر نفس کو تکبر و غرور کے ساتھہ شامل کرے کیونکہ یہ کبر نفس ایسی شریف قوت ہی کہ سواے عالی ہمت طبائع کے اوسپر کسیکو دسترس نہین ہوتا اسی لحاظ سے سید عبداللہ رضوی یزدانی القصد قمی نے علم اخلاق سے ایک عربی رسالے مین یہ توضیح لکھا ہی جسکا ملخص ترجمہ میری زبان مین یہ ہی کہ اگرچہ راستبازون کے دماغ سے جاہ و حشم کی محبت نکل جاتی مگر غنا و کبر نفس کا مزہ و لذت بغیر اسکے نہین ملتا جسکے نزدیک تملق و ہجو برابر نہین ہی (جیزر)

دلیری

کیونکہ قوت استحکام نفس انسانی (نجدت) یعنی شجاعت و دلیری کی ہرگز پیدا ہو نہین سکتی جبتک ایسی ثابت قدمی مستقلہ انسان مین نہو جس سے مشکل سے مشکل اور سخت سے زیادہ سخت بلا اور آفت ناگہانی کا سامنا ہو جاے مگر ممکن کیا کہ خوف و خطر ہو اور وہ محض اوس قوت کیوجہ سے بیخوف رہے اور اوس سے

بعید الامکان سمجھا جاوے کہ وقوع کسی حرکت بیجا یا صدور کسی امر نا ملائم کا ہو وجہ

علو ہمت

سے کہ علو ہمت کو اس سے بہت لگاؤ ہی اور وہ ایسی گرانبہا دولت ہی جسکے حاصل ہونے سے انسان کمالات اور اشیاء نفیس کی طلب کرنیکے منافع و مضار کی طرف نگاہ نہ کرے اور اوسکے ملنے سے خوش اور نہ ملنے سے اداس نہوگا اور کامل درجہ اسکا یہ ہی کہ موت سے بھی اوسکو دہشت نہو جب انسان مین کبر نفس اور دلیری

ثبات

اور عالی ہمتی ہو تو ثابت قدمی یا ثبات کا بھی ہونا ضروری اور لابدی ہی اسلیے کہ بغیر اوسکے رنج و سختیونکا تحمل نہین ہو سکتا اور جب ثبات ہوگا تو بیشک رنج و شدت کے عارض ہونے سے شکستگی نہوگی اور ثبات کو رونق و جلا نہین آتی

حلم

جبتک بردباری (حلم) آدمی مین نہو اور وہ یہہ ہی کہ نفس کو اس قدر اطمینان ہو کہ غصے کی بہ آسانی تحریک نہ ہو سکے یہان تک کہ اوسکے مکروہ طبیعت کوئی واقعہ ہو جاوے جب بھی وہ بےصبری سے کچھہ شور و فریاد مچانا در کنار تیور پر بل بھی نہ لاوے اور حلم کو اوس وقت زینت ہوتی ہی جبتک پورا سکون نہو اور وہ ایسا ہو

سکون

کہ کسی معارضہ یا مخاصمہ (جو حرمت و ناموس و بہبود قوم کے لیے ہو) مین خفت و سبکی نہ کرے جسکو علما نے عدم طیش سے تعبیر کیا ہی اور شجاعت یا سکون کو

شہامت

کمال نہین ہوتا ہی جبتک کہ انسان مین شہامت نہو جسکی وجہ سے انسان ناموری کے بڑے بڑے کام کرتا اور بجز توقع نیکنامی کے کسی اجر کا متر صد نہین ہوتا ہی اور

تحمل

اوسکے لیے تحمل کا ہونا بھی ضروری شی ہی اور وہ حاصل نہین ہوتا ہی جبتک آدمی

اپنے اعضا و جوارح کو امور پسندیدہ اور مقاصد حمیدہ کے اکتساب مین وقف نہ کر دے اور اونکا استعمال ہر وقت انھین مہمات مین کرتا رہے جسکا مفصل بیان عاقل آباد کے لکچر مین کیا گیا ہی اور ہرگز تحمل کو رتبۂ علی نہین ملتا ہی جبتک تواضع نہو

تواضع

اور تواضع اس مرتبہ پر پہونچ جاوے کہ اپنے آپ کو انسان کبھی کسی سے بڑھ کر نہ سمجھے گو کہ وہ جاہ و منصب و احتشام دینی و دنیوی مین بہت بڑھا ہوا ہو اور تواضع اوس مین ہوتی ہی جس مین حمیت ہو کیونکہ بدون حمیت کے ملت یا حرمت کا حفظ نہین ہو سکتا

حمیت

اور اگر اوسکی واجبی حفاظت و لازمی نگہداشت مین سستی ہوئی تو با حمیت شخص اوسکو نہین کہتے ہین اور ان سب فضائل محمودہ کی آبرو نرم دلی اور رافت قلبی سے انسان کے ہوتی ہی کیونکہ رافت قلب ایک ایسا جوہر لطیف ہی کہ جسکے سبب سے بلا کسی اضطراب کے اپنے ہم جنس کی پریشانی اور بربادی انسان نہین دیکھ سکتا بلکہ صدمۂ مرتبہ متاثر ہوتا ہی اور یہ خاصہ شفقت و مہربانی اور انسانی ہمدردی او اہلیت و فتوت کا ہی ٭

نرم دلی

(م٭) اے جانِ برادر جس قدر اجناس شجاعت بیان کی گئی ہین وہ بہت توضیح کے ساتھ آپ نے کہے جیسا اس زمانہ والون کی سمجھ کے لیے درکار ہی مگر اسکے ساتھ اس امر کے کہنے سے بھی بندہ باز نرہیگا کہ اس عمدہ فضیلت (شجاعت) کا ضد کون ہی جسکو آپ نے بیان نہ کیا۔

(م٭) سے مراد مولوی حمید الاحلوا ہی جسکا اسی اشارہ سے ذکر اس کتاب مین ہی ۱۲

(ف) بیشک آپ صحیح فرماتے ہین مجھسے ضد کا بیان متروک ہوگیا ہی مگر آپ یہ غور تو کرین کہ ابھی لکچر ختم نہین ہوا اور ضد کے وہی امور ہین جسکو اجناس شجاعت کے بالعکس تعلق ہو۔

(م) یہ تو آپ نے صحیح کہا مگر عام شخص جب ہی سمجھینگے اور اونکی عقل مین آجائیگا جبکہ تفصیل سُنائی جاے اور یہ تو کلیہ امر ہی کہ جو جاہل ہی وہ حکیم نہین ہوسکتا پھر کیون تعریف حکمت کا کئی روز ذکر ہوا۔

(ف) آپ بُرا نہ مانین مین طوالت کے خیال سے عرض نہ کرسکا۔

(م) دیکھو یہ الفاظ اپنے واپس لو۔ وہ لکچر ہی کیا ہی جس مین بشرح وبسط امر زیر بحث کا ذکر نہ کیا جاے کیا ضرورت تھی کہ حکیم الادب نے اس جلسے کو قائم کرایا سب کو سمجھا دیا جاتا کہ جو بدخو ہی وہ خلیق نہین کہا جاسکتا ہی۔ لیجیے چھٹی ہوئی قصہ ختم ہوا۔

(ح) بیشک آپ صحیح فرماتے ہین یہ حفیظ النفوس کا کہنا ایسا ہی ہی جیسے کوئی سادہ طبیعت وشاعرانہ خیال کا آدمی کہے کہ وہیات استعارہ وبلاغت سے کچھ کام نہین نکلتا ہی قدرتی سامان کو زیادہ شاعری مین لانا چاہیے مثل (شعر)

چشمانِ تو زیرابرو ہانند ۔ دندانِ تو جملہ در دہانند

(ف) ای حضرت مجھی پر اب بوچھار بڑے بھائیون کی ہونے لگی کیا مین نے بیان کرنے سے گریز کیا تھا۔

(ز) بوچھار کیا معنی نفس الامر کہا گیا انسانکو آغاز گفتگو سے ختم تقریر تک پس وپیش چاہیے

(ف) آپ بھی مجھ سے اعتراض کرنے لگے کیا میں سن و سال آپ سے کم ہی

(ر) کچھ سن و سال پر حصر نہیں بزرگی بعقلست نہ بسال کا فقرہ آپ نے سعدی کی گلستان میں دیکھا ہی ہوگا۔

(ف) آپ اپنی خود ہی تعریف کرنے لگے۔

(ر) مین نے کیا تعریف کی آپ نے سن و سال پر عقل و حکمت کا حصر کیا تھا اور مین نے قدما کی کتب مین جو دیکھا تھا وہ عرض کیا۔

(ع) اب اس بیجا نذکرے مین کیون اپنا وقت خراب کر رہے ہو اگر سن و سال پر بحث ہی تو تمکو چاہیے کہ تحمل کر کے چپ ہو جاؤ تاکہ سن و سال کا اثر ہو جاے نہ یہ کہ کم عمر سے بحث کرو بلکہ چھوٹون کو چاہیے کہ سگ باش برادر خرد مباش پر عمل کرین۔ (حاضرین جلسہ) نعرہای خوشی۔ واہ واہ سبحان اللہ و بارک اللہ کیا عمدہ قول فیصل کیا بڑون اور چھوٹون کو راضی کر دیا۔

(راوی) غرض صغیر و کبیر اعتدال کا لحاظ کرین چھوٹا تعظیم اپنے بڑے کی کرے بڑا اوسکے فروعی امور کو نظر انداز کرتا جاے اور اوسکو پیار اور نظیر تماشی محبت اور سچی رافت اور دلی عطوفت سے محروم نہ رکھے اگر اسکا اعتدال مدنظر نہ رہا تو چھوٹے بڑے کا روزمرہ خراب برتاو رہیگا کوئی کسیکو نہ مانیگا۔

(ف) لیجیے سنیے۔

شجاعت۔ کے مخالف بزدلی یا نامردی ہی جسکو استعمال شجاعت مین

کبر نفس اور علو ہمت یا ثبات و بردباری و سکون اور شہامت اور تحمل و تواضع اور
حمیت و رافت قلبی کا کچھ خیال نہین ہی وہ شجاع نہین ہی اور نہ اوسکو مادہ شجاعت
کے استعمال کا ہی۔ یہ شجاعت نہین ہی کہ غرور یا غصہ کی حالت مین بلا غور و تامل
کسی پر حملہ کیا اور غالب سے نے مغلوب کیا اور پھر کچھ بن نہ پڑا تو خود اپنی جان پر
کھیل گئے معاذ اللہ یہ تو حماقت کا کام ہی آج کل کے زمانے مین عالی ہمتی بالکل
کیمیا ہو رہی ہی اگر کسی کی لڑکیان زیادہ ہوئین تو وہ شخص آیندہ پرورش یا پرداخت
یا سامان شادی کے بہم رسانی سے مجبور اور اپنی کم عقلی سے تنگ ہو جاتا اور بجز اون معصوم
بچون کے قتل کے کوئی مفر نہین دیکھتا ہی مخفی یا جیسے ہو سکا لڑکیون کو عند الولادت
یا جب موقع پایا مار ڈالتا یا ایسی تکلیف دیتا ہی کہ کسی اتفاقی بیماری مین دوا کی خبر نہ لیتا کہ جس سے
خود نوبت موت کی پہنچتی یا کبھی اوس نامرد کو ایسا خیال فاسد ہوتا کہ مین بڑا بہادر سارے
زمانے مین مشہور ہون بڑے حیف و ستم کی بات ہی کہ میرے دروازے پر برات
آوے اور کوئی میرا یا میرے لڑکے کا داماد بنے بہتر ہی کہ لڑکی نہ رکھی جاوے۔
حالانکہ مسلمان مذہب مین ایسی دختر کشی نہایت ناجائز ہی خود قرآن مجید مین
آیا ہی وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ الخ اور منوسمرتی مین بھی اسی کے
قریب قریب پرورش اولاد صغیر سال کے لیئے تاکید لکھی ہی۔ اور بادشاہ وقت نے
اپنے قانون سلطنت مین بھی اسکی ممانعت کی جسکا ہر بزدل پاداش عمل اوٹھاتا ہی جب
دختر کشی کی نوبت پہنچتی تمام عورتون کو عدالت مین جانا پڑتا جسپر اشتباہ قتل ہوتا ہی

اور سزا ابھی ملتی مگر کوتہ اندیش باز نہین آتے ہین مانا کہ نسبت مردون کے عورتونکو
نرم دلی کا زیادہ حصہ ملا ہی مگر وہ اسپنے نامعقول مردون کی تابعداری سے مجبور ہو کر
اعانت اونکو اس جرم کبیرہ مین ضرور دیتی ہین ؞

خودکشی بزدلی
اپنے خودکشی بہادری نہین ہی

۷ یا جب کبھی کوئی ناگزیر سانحہ پیش آجاتا تو اپنی جان خود دیدیتے ہین حالانکہ
وہ بزدلی ہی (بہادر خان) میان صاحب ذرا دسے یہ بزدلی نہین عین جوانمردی ہی کہ
جب کسی پر ایسا معاملہ گذرے کہ جسکا وہ تدارک خود نہین کرسکتا تو جان ہی پر آپڑتی
ہی تاکہ زمانے مین سب کہین کہ بڑا آبرودار تھا جسنے ذلت کے بعد صورت پھر کسیکو
دکھلائی ۔ بہادر تو ایک شخص تھا کہ جو زمانے مین نام کر گیا جسکا نام لیکر بہادری
سیکھنی چاہیے ۔ (سنو) کسی سرکاری کچہری مین عرصہ ہوا کہ ایک عامل بڑا ذی لیاقت
تھا اوسکے بدمزاج حاکم نے اوسکی کچھ قدر نہ کی باوجودیکہ اوس سے ہر طرح کا کام
نکلتا تھا ایک روز نہایت غصے مین سر دربار اوس سے کہا کہ او نالائق نامعقول
تو کچھ کام نہین کرتا ہی تیری صورت مجھے دیکھنا منظور نہین ہی مثل مشہور ہی کہ زبردست
مارے اور رونے نہ دے ۔ وہ بیچارہ بولا کہ جناب عالی ذرا کام تو ملاحظہ
کیجیے مین نے کون سی نالائقی کی ہی پارسال آپ ہی نے مجھے خلعت سے
سرفراز فرمایا تھا جواب دیا کہ چپ رہ ورنہ جوتیاں لگینگی قہر درویش بجان درویش ختم دربار
کے بعد مکان پر اپنے بیچارہ آیا تو سب یارون نے سمجھایا کہ اوسنے صرف خراب
کلمے تم سے کہے ہم سب ملکر چلو گالیان اوسکو دین مین ہی بولا کہ چار ٹکڑے کردون

اگر مُنہہ پھیرون تو خان بہادر نہ کہنا غرضکہ ہم سب جوانون سے نے خوب سمجھایا مگر یارو
رات کو کچھہ اوس دلاور کو بہادری سے نے ایساحوصلہ دلایا کہ کسی وقت اپنی جان دیدے
اور کل حالات خود کشی لکھہ کر اپنے قلمدان مین کہہ دیے پس جوانمرد تو ایسے ہوتے ہین

(دلیر) یہ جوانمردی نہین ہی نامردی ہی کہ مجبوری کی حالت مین احمقانہ جان دے
نوکر کو مناسب ہی کہ آقا کو ایسی گفتگو کا موقع نہ دے بلکہ اچھا برتاؤ رکھے۔

(خان) مجھے تو میرے صاحبزادے کی والدہ شریفہ نے روکا ورنہ مین بھی
کچھہ کرتا۔

(دلیر) معلوم ہوتا ہی کہ ممدوحہ نہایت ناتجربہ کار ہین ورنہ وہ ہرگز مانع نہوتین۔

(خان) ہرگز نہین۔ وہ تو گرگ باران دیدہ لذت گرم و سرد زمانہ چشیدہ بڑی
لائق و فہامہ ہین اگر میری یادداشت ہی تو وہ مجھہ سے کچھہ زیادہ بڑی نہین ہے
صرف مجھے گودی کھلایا ہی بڑی آزمودہ کار ہی۔

(راوی) ایسی کم عمری مین ممدوحہ نے کہان تجربہ کامل پایا اور کسکے فیض سے
یہ سب کچھہ ملا ہی۔

(خان) کیا اونکے والد ماجد کچھہ کم لیاقتدار تھے جو اونکی وہ کفش برداری فرماتین

(محمد شجاع) حضرت اُنکے والد ماجد کا کیا نام تھا اونکا بھی تجربہ بہت بڑا ہوگا۔

(خان بہادر) تھا کیا معنی بفضلہ در قید حیات دل افروز ندو ہموارہ دست شفقت
بر سر من صغیر السن بدزانہ میاں اللہ دو نام آنجناب مولوی کاشف مخلوقات ہستا اے توبہ

کیا اچھی
فارسی ہی

غلط گفتم کاشف معلقات و حلال معقدات است اگر رویش بہ بینی بگوئی کہ ہمین عفریتیست نی فی جسن دیوزاد بلکہ عفریت مجسّم است و سن شریفش شاید از کرور گذشتہ باشد رہست شنیدہ ام کہ چند بار از آدم چار نظری گردید لاحول ہزارہا او آدم دیدہ است فاما در نگاہ من بچہ شیر خوارہ بلکہ از انہم کمتر۔

(راوی) سبحان اللہ خانصاحب آپکے ایک نوجوان خسر کا نام بہت چھوٹا اور اونچا ہی اور آپکی فارسی گوئی کا کیا کہنا اہل زبان سے بھی محاورے سے بڑھی ہوئی ہے۔

(خان بہادر) اہل زبان کیا چیز ہیں۔ شیخ سعدی و خاقانی نے سیکڑوں تحریریں میرے پاس بھیجیں ہمیشہ کاٹ کر میں نے لکھ دیں ہیں اور نیچے سر سے سب لکھ دیا اب کون شاعر باقی ہی غالب کسکی بدولت سب پر غالب تھے بس سمجھ جائیے زیادہ کیا کہوں

(راوی) سبحان اللہ آپ اور آپہی کی بدولت جملہ اساتذہ پر غالب غالب تھا۔

دختر کشی

(خان بہادر) بس بہادری تو ایسی ہی ہوتی ہی اور جو دامادی سے بہادرونکو عار و ننگ ہی وہ بھی بیجا نہین ہی یہ کون معاملے کی بات ہی کہ یا تو ہم بالکل ناکی ترکی ہاتی الم غلّم لیکر بہزار رعنائی و برنائی شاہانہ تزک و احتشام سے کسی تیمار خان کے دروازے پر گیے اور اونکی تیماری اپنے بہادرانہ برتاؤ سے پست کی اور اوسکی لڑکی بیاہ لایے اوس نامعقول کی لڑکی کا وہی خواص کہ کتنا ہی عمدہ گیہون کسی بیس کا بوییے مگر جب جمے تو جو ہی جمے۔ وہ نجتی اپنے باپ کے گھر کی بجتا وہی یہان بھی لایے۔ دمش برداشتم مادہ برآمد کا مقولہ ہوا پھر غیرت والا کیسے برداشت کریگا کہ اوسکے

دروازے پر برات آیے کوئی نامعقول دولھا بنکر بیٹھے یہ تو حضرت حسین نے بھی یا فی جوانمردی کا ہوگا وہ کبھی ایسا پسند نہ کریگا چاہے ملّا لوگ تمام قرآن اور تمام کتب خانہ بڑے مولویصاحب کا لوٹ ڈالین خدائی ہی کہ وہ ایسے بیچ کو اپنی چھاتی کے لیے گوارا کرے ہرگز ہرگز اوسکو قبول و منظور نہوگا۔

دختر کشی بری بات ہے

(**ف**) یہ تو جو کچھ آپ نے فرمایا وہ آپ کی سمجھ کے لائق بہت مناسب ہوگا مگر خانصاحب یہ تو فرمایئے کہ اون حضرت مین کون ایسی خصوصیت تھی کہ وہ پیغمبر کا داماد بنے اور اونکا کوئی داماد نہ بنے بیشک اونکا بھی کوئی نہ کوئی داماد بنیگا دیکھو پیغمبر صاحب کے داماد کیا نتھے اور یہ بھی جانے دو کونسی عقل کی یہ بات ہی کہ لڑکا خواہ لڑکی تمھارے ہی نطفے سے پیدا ہو دونون کے لیے عورت ایک ہی قسم کی صعوبت اوٹھایے پھر لڑکا بڑے پیار اور لاڈ سے پرورش کیا جایے اور لڑکی بیچاری کو اوسی وقت یا جب موقع ہو یا یہ فرمایئے کہ جب حماقت کا زور ہو خود قتل کردیا اوسکی بیچاری مان پر ایسا تشدد اور سخت ظلم کیا جایے کہ جس سے لڑکی کا ٹھکانا جلد ہو جایے۔ خیر اسکو بھی نہ مانیے جانے دیجیے آپ ہی کیسی سمجھ اگر پہلے سے کمی ہوتی یا اب ہو جایے تو ارشاد کیجیے کہ موجودہ آدمیون کے سوا پھر آیندہ نسل پیدا ہوگی تمام زمانے مین لڑکے ہی لڑکے رہ جائین لڑکائی سے جوان اور پھر بڈھے ہو کر مرین دولھا نہ بن سکین وہ کیسے بنین وہ تو مجرد ہی رہینگے لڑکیان تو رہین نہین کہان سے عورتین آئین جو بیاہی جائین دولھن بنین لیجیے پچاس ساٹھ ہی برس مین دنیا کا خاتمہ ہو جایے

(خان بہادر) لیجیے جناب مولانا صاحب (اشارہ طرف علامہ کے) اس نوعمر صاحبزادے نے خان بہادر کو اپنی زبان کی شمشیر بران کا لوہا منوا دیا ولله کیا مناسب تقریر سے سبکو معقول کیا جسکا جواب نہین۔

اثر تعلیم و تہذیب جدید

(ح) جناب خانصاحب سب کے لفظ سے کسی بھلے مانس کو مستثنی سمجھیگا یا کہ ایک ہی لاٹھی سے سبکو ہانک دیا سمجھدار تو ہمیشہ سے ایسی مکروہ رسم و ناجائز طریقے پر لعنت بھیجا کیے ہین البتہ پرانی طبیعت کے لوگ ضرور ایسی قبیح و ناگوار رسم کے پابند تھے اور ہین جنکی اب سرکاری قوانین سے خبر بھی لی گئی اور نیز اب رواج بھی کم ہوتا جاتا ہی اور غالباً تھوڑی مدت مین ممانعت دختر کشی کے قانون کی ضرورت بھی نہ رہے اول سرکاری تنبیہ کا خوف دوسرے نئی تعلیم کا اثر ہوتا جاتا ہی سوم نئی تہذیب نے اپنا اثر بھی پیدا کر لیا اب آیندہ نسلین اس مذموم طرز کا نام بھی نہ سنینگی اور خدا ترسی سے کام لینگی۔

حصہ چہارم

حمید الاطوار

جس مین پارسائی کے مطالب بحث کی گئی ہی

بعد ختم بیانِ شجاعت کے بتحریک علاّمہ صدر انجمن و باتفاقِ اکابر و حضار جلسہ یہ قرار پایا کہ اب پارسائی کے سبجکٹ مین مولوی حمید الاطوار با وقار بنہایت فصاحت و بلاغت سے لکچر دین کیونکہ حاضرین جلسہ اونکے اندازِ ستودہ اور طرز پسندیدہ کی وجہہ سے اونکے بڑے مدّاح و ثنا خوان اور اونکی ذہانت و حسن بیان کے معترف ہین چنانچہ حکیم الادب نے اونسے درخواست کی اور سبکی جانب سے تمنا ظاہر فرمائی —

(حم) مین بیعلم و ہیچمدان آزاد مشرب و پارسائی کا عنوان اور اوسکا بیان بھلا یہ آپکے کہنے کی بات ہی کہ مین اس مجمع مین کچھہ بیان کے لیے اٹھون آپ کیون میری فضیحت کرائینگے تمھارا محاورہ بڑھا ہوا ہی لہذا جو تم کہوگے وہ مناسب ہوگا

(ح) آپ تو ایسا فرماتے ہین سنے کون سے جلسے علما کے دیکھے ہین

کہان لکچر دیے جو میرا محاورہ بڑھ گیا۔

(ف) کیا آپکا مبلغ علم مجھہ سے بھی کم ہی کہ آپ بیان کرنیمین تکلف فرماتے ہین مجھہ سے جو کچھہ ہوسکا شجاعت کے عنوان مین کہہ سنایا اگر اکابر نے پسند کرلیا اونکی بندہ نوازی اور اگر مقبول ہوا کوئی شکایت بھی نہین لکچر دینے کا طریقہ ہی سکھہ لینگے

(رشید التہذیب) شجاعت کی ضد بیان کرنیمین آپ نے حفیظ النفوس کو کیسا مجبور کیا تھا کہ اونھون نے مجبور ہوکر کچھہ نہ کچھہ کہہ سنایا اب اپنے بیان مین اسقدر اغماض و چشمپوشی ۔ گستاخی معاف زمانہ لگتی اور دنیا چلتی بات مین نے بیان کی ہی ۔

(م) جب ہی تو مین کہتا ہون کہ مجھے سب صاحب معاف کرین۔

(خان بہادر) اس جھنجھٹ اور بک بک سے کچھہ فایدہ نہین آپ بے تامل کھڑے ہوجایئے تم آزاد مشرب ہرگز نہین ملا کی پوشاک پہنے جوانی دیوانی کے دن مگر بوڑھون کی طرح کمر جھکائے بیٹھے ہو کون مسخرہ کہتا ہی کہ آپ سنجیدہ و متین نہین ہین ۔

(ع) بے تکلف بیان کرو اس سبجکٹ کے مضامین کو تمھارے نام اور طریقہ معقول سے بہت کچھہ نسبت ہی علاوہ اسکے میری خوشی اور سب صاحبونکا ارشاد ہی ابھی تعمیل کرو ۔

(م) حکم حضور کا بسر و چشم بجالاتا ہون ۔ سب صاحب ذرا توجہ فرمایئن ۔

پارسائی یا عفت

پرہیزگاری اور پارسائی ہم معنی عفت ہی جسکے معانی و مطالب تعریف
فضائل اربعہ مین (ح) سے نے بیان کیے ہین اور اوسکی عمدہ تشریح و توضیح عاقل آباد
والے لکچر مین نہایت بسوط طور پر مذکور ہی زیادہ اوس سے بیان کرنا میرے
امکان اور وسعت قدرت سے خارج ہی لہذا مین اوسکی نسبت کچھہ بیان کرنا نہین چاہتا
البتہ اقسام عفت اور اوسکی برگزیدہ حالت پر نظر کرکے کچھہ اوسکی تفصیل اور کچھہ اوسکے
خلاف وعکس کی بابت ذکر کرونگا اور یہہ بھی التجا ہی اگر مین کچھہ خلاف بیان کرون
تو بالضرور روک دیا جاؤن ٭

حیا

انسان اگر اہل عفت بننا چاہے تو اوسکو چاہیے کہ حیا اختیار کرے جسکی وجہ سے
انسان بدنامی و اتہام کے پایان پر نظر کرکے ارتکاب امور قبیحہ سے اپنے کو بچاتا ہے
ہمیشہ مصلحین امم نے حیا کو عمدہ اور خوشترین طریقہ فرمایا پس اگر انسان مین الزام
سے بچنے کا خوف نہین ہی تو وہ کسی طرح حیادار نہین قرار پا سکتا اور اگر خوف
الزام ہی تو حیادار ہی اور حیادار ہی کو غیرت ہوتی اور صاحب غیرت نیک شخص ہوتا ہی
اور غیرت ہی کے لحاظ سے خلاف وضع ہونا جائز قرار پاسیے اور حیا نہو تو جائز اور
ناجائز مین کچھہ امتیاز کسی کو نہین ہوسکتا اور اوسکو عفت کے مقاصد اہم پر
حیا و غیرت فائز و قابض کرتی ہی اور اسی کے نہونے سے آدمی بیحیا نالائق
ظلوم و جہول کے الفاظ کریہہ کا مصدر و مصداق ہوتا ہی اور کیون نہو جبکہ
انسان مین حیاداری نہین تو وہ محض ناکارہ و ہیچ چیز ہی کہ جو کسی بندۂ خدا کے

رفق

حسن سیرت

آشتی

ضبط نفس

صبر

کام نہین آسکتا ہی - حیاداری یہ نہین ہی کہ بزرگون کے سامنے حقے و پانکا
استعمال تو بیشتر می سمجھی جاے مگر ساری دنیا کی بُرے اور خراب کام کرنے جسکا
نام لینے سے ہر اہل شرم کو حیا آے اور جب انسان مین حیاداری کا مذاق ہو
تو اوسکے لیے رفق یا نرمی (جسکو اہل عرب دَماثت بولتے ہین) درکار ہی تاکہ
انسان نہایت متواضع اور بہت ہی گردن جھکا کے نرم خوئی سے کسی اپنے
ہمجنس پر احسان کرے اور کسی آڑے وقت پر بغیر کسی اظہار تشخص اور تمکنت کے
ہر ایک کے کام آے اور حسن سیرت سے کام لے جس سے نفس انسانی کو کمالات
ستودہ حاصل کرنے کے لیے صادق رغبت اور کامل توجہ پیدا ہو جاے ورنہ آشتی
کو دون نہو گی کیونکہ آشتی وہ میل و جول ہی جبکہ اختلاف طبایع و امزجہ سے باہمی
فساد ہوا ور قدرت دفع اختلاف شخص مقابل کے واقعی ہو مگر نفس نیکخوئی سے
آمیزش کی جانب رجوع کرے جسکو عرب والے مسالمت کہتے ہین اور آشتی کے
بعد ضبط نفس کا ہونا ضروری ہی تاکہ انسان اپنے کو نفس امارہ کے تسلط کے
وقت مضبوط استحکام سے لے اور اوس جانب ذرا بھی میل نہ کرے اور جب اسپر قادر ہوا
تو عربی زبان مین اہل وعت کہلائیگا اور اہل دعت یا ضابط نفس کے لیے
صابر ہونا لازمی امر ہی صبر ایک ایسی چیز ہی جسکی تعریف میرے فہم کے مطابق
یہ ہوسکتی ہی کہ ہوا و ہوس سے نفس اسقدر مقابلہ و مقاومت کرے کہ وہ اوسپر
غالب و مستولی نہو سکے اور لذات قبیحہ کی حرص و طمع نفس تک پہنچ سکے اور جب اوسکا

تسلط نہوا تو پہر گراں فغاں بدسر زد نہونگے اہل لغت نے اسکے معنی ایک شی تلخ کے
لکھے ہین اور واقعی اسکا مزہ شروع مین نہایت کڑوا ہی مگر نتائج مین جو عذوبت اور مٹھاس ہی
وہ کسی خالص شیرین چیز مین بھی نہین ہی - اگر اس معنی خیز لفظ کی تفسیر و توضیح بیان
کرنے کے لیے مجھے تمام عمر کی مہلت ملے تو بھی غالباً میری ہمت اور طبیعت
معنی آفرین کو قصور اور گھبراہٹ نہو اجزا و طوامیر بلکہ بیربل کے ذخیرے سیاہ کرڈالون
اور جو کچھہ مین نے اسکی لذت پائی میرا قیاس کہہ سکتا ہی کہ شاید اسقدر آج کل کے
زمانے مین کسی نے نہ پائی ہو کیونکہ صبر ایوبی کے درجات عالی مشہور ہین مگر اس سے انجام مین
جو لذت اور فرحت مجھے ملی وہ میری تحریر مین نہین آسکتی مگر مین نے اپنے تجربے
کی مدد سے دو تفریق صبر کی کی ہین - رسالہ عربی (اخلاق) مؤلفہ سید عبد العزیز
سے جسکی مطابقت بھی کرلی ہی اول مطلوب و مقصود سے صبر گوارا کرنا ۲ مکروہ و
ناگوار چیز سے صبر و تحمل کرنا - مگر آخر الذکر کو قوت غضبی سے بڑا تعلق ہی اور یہ دونون
ایسے تیر ہین کہ جبتک انسان دل و قلب تک کی خبر اسقدر جلد لیتا کہ پلک مارنے مین
تو دیر ہوتی ہی مگر اوسکی گذر اور پار ہونے مین ذرا بھی مکث و توقف نہین ہوتا ہی
دونون اقسام صبر پر مصلحین امم اور اولیا و صلحاے قوم بلاشک قائل ہوے اور اگر یون
نہوتے تو جبکہ مرسلین اولو العزم کو پسند ہوا اور اونھون نے اختیار کیا اور کیون
نہ کرتے جبکہ صبر جوانمردی کے لیے دلربا زیب و زینت اور بہادری کیواسطے
انوکھا زیور ہی اور اسیکی بدولت حوادثات زمانہ اور مشکلات ناگہانی سے نجات

بانی اور مکارم اخلاق کے بانی کہلاۓ اسلیے کہ اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ اور
اَلْفَتْحُ مَعَ الصَّبْرِ بڑی بشارت اور انشراح صدر کے مقدس کلمات ہین ۔ رومتہ الکبری
کے حکما کا قول ہی کہ جسطرح لوہے کو بالخاصیت مقناطیس سے عشق ہی اوس سے
زیادہ فتح و فیروزی مفتون اور دلدادہ صبر و شکیب کی ہی (چیرز)
(خان) میان صاحبزادے علمی تقریر کر چکے اگر باقی ہی تو ذرا صبر کرو خان بہادر
سلمہ اللہ بالتفاخر اپنے تجربہ کے اور دنیا کی چال چلن کے مطابق بیان فرمائیگا
مین نے بھی بہت کچھ دیکھا جو انی کچھ دیکھ بھال ہی کمائی ہی فعلا فعلوا سے
کچھ نہین ملی ہی یارون نے ہمیشہ سیفے سے کام ضرب یضرب کا لیا ہی تب ہی
تو آزمودہ کار بلکہ گرگ باران دیدہ (توبہ منھ پہ ہلکے سے طمانچہ لگا کر) شیر نیستان
وہر کتا م ہندوستان ہوا ہون اسٹریا اور روس تو کیا شیر انگلستان میری قدر
کرتا ہی کبھی سواۓ بھائی جان کے آدھی بات تو کہی نہین + دیکھیے مولوی امجد حسین
صاحب قبلہ میرے گواہ ہین ذرا فرمایئے تو دربار قیصری مین کیا مزہ داریان
رہین کیسی کیسی میری خاطرین دہلی مین ہوئین لکچر دینے والے تو ابھی صاحبزادے
ہین اور ہم بڑے نے بات ۷۷ ۱۸ع کی کہتے ہین ۔
(امجد خانصاحب) مجھے کیون آپ گواہ بناتے ہین مین کیا دہلی گیا تھا
مین کیا جانون ۔
(خان بہادر) اہی توبہ غلطی ہوئی آپ کے بڑے بھائی کے بڑے بھائی خانصاحب

تو تشریف دربار مین لے گئے تھے میرا تو اونکا ساتھہ ہوا تھا۔

(راوی) بیشک آپ کا اور مولوی امجد حسین کے بڑے بھائی کا ساتھہ ہوا تھا یہ مسخرہ نہین کہتا کہ اونکے ساتھہ دونو مجلس کے لیے گیا اور اونکے دسترخوان پر حاضر رہا تھا اور ۱۸۴۸ء کو پرانا زمانہ بتاتا ہی۔

(م) جناب خانصاحب اگرچہ مجھے کچھہ کہنا باقی ہی مگر آپ فرمالیجیے مین بھی ذرا آپ کی بدولت سستا لونگا ورنہ اہل مجلس کیون مجھے مہلت دینگے۔

(خان بہادر) میان صاحبزادے خوشی سے آرام کرو اور جب جی چاہے اس خان بہادر سے کہہ دیا کرو پھر دیکھو کہ مین تو سیفہ لگاتا ہی اور کیسی سیف زبانی دکھاؤن کہ قابل دید وشنید + تم میری بڑی قدر کرتے ہو خدا خوش رکھے کل کی بات ہی کہ تمھارے پردادا مجھے کیسا مانتے تھے بڑی نیاز کی باتین کرتے تھے

(محمد دلیر) کیا آپ فضول فرماتے ہین جناب علامہ کے جد امجد اور آپ سے نیاز کے کلمات فرماتین کیون نہ آئندہ اور خلاف واقع کلام آپ کرتے ہین کیا حاصل اس سے ہی یہ فرمایئے کہ اوس وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے آپکو پیدا بھی کیا تھا کہ نہین

(خان بہادر) ایسا لغو میر صاحب نہ فرمایئے اس وقت فتان موجود نہین ہین ورنہ سنوا دیتا افسوس کہ وہ عرصہ ہوا داعی اجل کو لبیک کہہ چکے اور ملک الموت نے نہایت محبت سے اونکو مرحبا کہا بھائی فتان کی برابر کوئی جولاہہ پیدا تو ہولے دن بھر مین پچاس تھان دھوتر کے بنکر پھینک دیتے تھے عجیب لغزانی شخص تھے

اور اب تو ڈھونڈھنے کا نام رہ گیا تیلی گھر والون نے بیچارے جولاہون کا ستیاناس کر دیا

(محمد شجاع) آپکا گواہ کیا معقول ہی اور ایسے کلمات تعظیمی کہ آپ اپنے باپ کو بھی

نہ کہتے اور جولاہون کے لیے ماتم نہ کیجیے اگر اتفاق ہندوستان مین قائم ہو گیا اور دیسی

کمپنی کو فروغ ہوا تو تیلی گھر والے خود رو ئینگے ذرا قوم کی توجہ درکار ہی پھر ویسا ہی

کاروبار جم جائیگا۔ اور اگر آپ صبر کے بارے مین کچھ فرمایا چاہین تو فرمایئے وقت جاتا ہی

(خان بہادر) مین ضرور کہونگا اور وقت کہان جائیگا رات اپنی دن اپنا جاڑا گرمی

اپنی برسات بھی کیا کچھ اپنے حکم سے باہر ہی مگر آپ ذرا صبر کرین جلدی بیجا ہوتی ہی آپنے کبھی

رحمت اور زحمت اور ذلت اور میان مودھو کا ذکر نہین سنا ہی کل ہی کی تو بات ہی شاید

تیس چالیس یا دس پانچ برس کا فرق ہو اسکا کچھ خیال نہ کرو ایسے جزئیات پر جو انکو

کبھی خیال نہین ہوتا وہ یہہ ہی کہ رحمت* اور زحمت دور کے رشتے کی دو بہنین تھین ان

کی باپ اونکے شریف قوم اور اعلی النسب تھے (ت) بہت نیک طبیعت پرہیزگار صاف دل

بلکہ قلب اوسکا آئینے سے بھی زیادہ مصفی و مجلی تھا بمقتضائے خوش طینتی کسی سے اوسکو

بغض نہ رہتا تھا دنیا ادھر کی ادھر ہو جاے مگر خلاف دینداری کوئی بات نہو

(ز) بد باطن کم گو تمام عمر بلا وجہہ ہر ایک سے عناد رکھنے والی دین کی پابندی اچھی

مگر مغرورانہ مصنوعی سنجیدگی کے ساتھہ (ذ) بدطریقہ بدقوم زبان دراز شادی عرفیہ سے

پہلے اپنی خوشی سے سارا زمانہ کھیلے کھاے ہوے مشہور امراض کی صحت کا سارٹیفکٹ

* (ت) سے مراد رحمت اور (ز) سے زحمت اور (ذ) سے ذلت اور (ن) سے میان مودھو اور صابرہ کا اشارہ (ص) ہے جسکا جابجا اس کتاب مین ذکر آئیگا۔

زحمت کی کہانی

بھی سے لیے ہوے تھی روحی بیاہ کیوقت بال بھی سر کے اپنے مان باپ کو بطور یادگار
مثل ممدوحہ دیوی گل بکاولی والی کے نذر کر چکی تھی (ن) حسب نسب مین اعلی
زمانے کے چلن کے مطابق اچھا پڑھا لکھا مگر افسوس کہ علم پر عمل خدا کی قسم ہی جو
کبھی فرمایا ہو وجہ مکرمہ نے جو اونکو ارشاد کیا ہمیشہ سعادتمندی و ارشادت سے بسر و چشم
بجا لاتے (ص) اونھین (ن) مرید کا بیٹا مگر رحمت سے پیدا تھا بمقتضای شباب
تیز مزاج کسی قدر الا غیور و رحمدل صاف طینت اپنی وضع کا پابند۔

(ت) سے (ن) کا بیاہ ہوا ایسی شادی تھی کہ طرفین کو خوشی اور دو اعلی خاندان
کی مقارنت اور التیام کی مسرت ہر ایک کو تھی بعد چندے (ص) متولد ہوا پانچ
ہی برس کی عمر مین شدید پیدا کیا مگر افسوس کہ مان کسی جید عارضے مین خدا کی درگاہ مین
حاضر ہوئی (ن) پردیس مین تھا مگر اوسکا عدم وجود یکسان نہ اسقدر معیشت کہ
اپنی غمگسار زوجہ کی علاج کرتا اور نہ اپنے لخت جگر کی پرداخت مین توجہ فرماتا اور یہی
خام عقلی سے ہر امور مین قصر ہمت بھی کر چکا تھا (ص) کی کسی اہل ہمت نے پرورش کی
لکھایا پڑھایا سب سامان دنیا کے موجود کر دیے مگر (ن) نے کچھ کفالت نہ کی
(ن) کی خواہش مناکحت ثانی (ز) سے تھی مصلحتاً وہ استدعا پوری کی گئی (ز)
ایک دنیا ساز عورت اوسنے کچھ تو اپنے والدین کی ہدایت اور خاندان مین اپنی
نیکنامی کی شہرت سے منافقانہ التیام (ص) سے کیا مگر اس التیام کی آڑ
مین بیخکنی منظور تھی کبھی تنہائی مین کہہ دیتی کہ (ص) بد مزاج ہی بجبر مجھ سے مال

حاصل کرکے معلوم کہان ضائع کرتا مگر (ن) خفیف العقل ان مفاسد کی ذرا پروا
نہ کرتا تھا اتفاق وقت سے ایک ناگزیر معاملہ پیش آیا کہ باپ بیٹے نے کوئی کثیر المالیت
چیز حاصل کی تھی کہ جو (ز) کے سپرد تھی اور جسکا ہضم کرنا اور (ص) کا محروم رکھنا
مقصود تھا باپ بیٹے مین بالمناصفہ تقسیم کی بابت گفتگو ہوئی اور باپ نے
ایمانداری سے بالکل تجاوز کیا تھا (ز) کی لگی ہوئی عورتون کی پہلے تو ذرا
چہ میگوئیان سن لیجیے (ن) کے اشتعال طبع کی فکر تھی ۔

١ ۔ اری بہن جسنا تمنے کچھ رحمت بوا کی زحمت و رنج کی کیفیت سُنی کہ نہین

٢ ۔ کیا کہا ، کیا ماجرا ہوا ذری بوا مجھے تو سنا دے واری جلیے جعفری
میری رحمت تو ایسی نہین ہی کہ اوس سے کوئی اپنا دل برا کرے وہ تو نیک
بی بی ہنس مکھ ہی خدا مت کر اوسکی ساتوین دشمن کو بھی کچھ تھوڑی سوچ کے بات
کہو اسکا میان تو اوسپر جان دیتا ہی بال باندھا حکمی غلام ہی یا یہہ کہو کہ رات دن کا
فدا ہونیوالا اور میری آنکھون خاک ابھی اوسکی لڑکے کیا ہین کیا اونکی بساط اور کیا
سن و سال کہ جسکے سبب سے رحمت کو قلق ہو ۔

٣ ۔ تم ان باتون کو کیا جانو جمعہ جمعہ آٹھ دن کی ابھی تو تمھاری عمر بھی نہین ہی تم
زمانے کی اونچ نیچ کڑوا پھیکا تو تمنے آزمایا بھی نہین تم ان باتون کو کیا سمجھو گی

٤ ۔ وہی موا صابر اپنی مان کو تو پہلے چٹ کر چکا اب چاہتا ہی کہ ساری دنیا
کی مائین مرجائین اپنا سا سب کو کرے ۔ آے دن جھگڑا بکھیڑا لگا لیے رکھتا

سب کی جان عذاب مین ہی اوس نگوڑے کو سانپ بھی نہین کاٹتا ہیضہ بھی نہین ہوتا۔

(راوی) وہ اپنی مان کو پہلے ہی روانہ کر چکا وہ مزے سے دندنائیگا اور دشمن کو ذلیل کریگا انشاءاللہ تعالی اگر جان مین جان ہی۔

۵۔ ابھی کل کی بات ہی کہ دونون سے بڑا میل جول تھا خدا جلنے کیا غضب رات ہی بھر مین ہو گیا بی بی زحمت نے تو مجھہ سے ہمیشہ تعریف صاحب کی کی بلکہ ایسی ایسی باتین کہین کہ جس سے کمال رضامندی پائی جاتی تھی۔

۶۔ ذری کان تو ادھر لاؤ (ن) میان سن نہ لین بات تو یہ ہی کہ خدا جانے کسی نواب یا راجا کے یہان کی ایک قیمتی چیز (ص) لایا خدا معلوم کہ اوسکو کسی نے دی یا اپنے باپ کے اشارے سے لیکر چمپت ہوا اور پھر بی بی زحمت کو سونپ دی اب موا کہتا ہی کہ میرا کڑا دیدو جواہرات جڑا ہوا ڈیڑھ پاؤ کے وزن کا بتلاتا ہی بی بی زحمت کہتی ہی کہ ارے ظالم مین تجھکو دیدونگی یا آدھا کاٹ لونگی ابھی کیا کریگا وہ نہین مانتا کسی طرح اوس نیک بی بی کو چین نہین دیتا ہی۔

(راوی) نیک بی بی بڑی ایماندار ہین امانت کی چیز کیون نہین دیدیتی ہین اور پھر خوب ٹھگونکی طرح بھوجیوںکی بٹائی فرماتی ہین اور پھر صاحب کی شکایت میان کو سناتی

۷۔ میرا بیٹا ایسی ہٹ کرتا تو اون سے (اشارہ اپنے شوہر کی جانب) ایسے لڑکے کو مروا ڈالتی۔ زحمت سیدھی لڑکی ہی کیون نہین میان سے کہدیتی

تو قدر عافیت کھوچ میٹھے سنڈے کی ظاہر ہو جایئے (ذرا آواز سے کہا تاکہ (ن) سُن لے جسکا مقصود تو یہی تھا اور اسی کے لیے سکھائی پڑھائی گئی تھین

(راوی) ایسی ہی عورتین دیوارین چلا دیتی ہین۔

(ن) سُنو بی بی کیا معاملہ ہی مجھے تو تم نے خبر نہ کی ذرا تو کہو۔

(ز) کیا کہون لڑکے کی بات تم ناراض ہو جاوگے ہی تو یہی بات جیسا کچھ بُوا زبیدہ سے نے کہا۔

(ن) سنو جی یہ بات پھوٹنے نہ پائے ورنہ دارو گیر مجھسے ہوگی واقعی صاحب میرے ہی اشارے سے لایا اور اوسنے بڑا کام کیا خوبصورتی سے اوسکو منا لو وعدے وعید پر ساری دنیا قائم ہی۔

(ز) اجی لو دیتے کیون ہو وہ مُوا کہان سے لایا کسکے وسیلے سے اوسے کرڈ ملا ذرا چین چیز کر بے بس دہرا دو۔

(ن) خبردار ایسی بات نہ کہو وہ اگر نہ لاتا تو تمکو کیسے وہ چیز ملتی فی الواقع بگڑا آدمی ہین اور رکھا گیا ابھی تلاشی ہونا شروع ہو جائیگی میری آبرو خاک مین ملجائیگی حاکمون مین میرا اعتبار جائیگا وہ محض بیقصور ہی اور ایسی طبیعت کا آدمی ہی کہ تمھارے ذرا سے پوچھنے سے مین سیدھا ہو جائیگا۔

(ز) ذرا تم نہ ڈرو ابھی چچا جان کے ہاتھ جو دس کوس پر پہونچا سے دیتی ہون وہ اسپنے گانون مین ایسے مقام پر رکھین گے کہ فرشتہ بھی نہ جان سکے اور اس

ہوئے کو تم کسی مقدمے مین دھر لاؤ وکسی ورثائی باندی سے سوال لے لو اور چودھ
برس کی قید کا ٹھڈ و کالے پانی مین سنڈا مٹی کاٹتا مر جائیگا جو رو رنڈیا ہو کر ہمارے
گھوڑون کے دانے دلا کریگی ۔

(راوی) بہت خوب معلوم کہ بی بی کے پندار مین میان سشن جج تھے
یا کہین کے خود سر حاکم جنھون نے دو ہی لفظون مین میان صابر کا ٹھکانا
لگانا خوب ہی بتادیا ۔

(ن) کہین ایسا نہ کرنا دنیا قابل اعتبار نہین + مانا کہ تمھارے چچا صاحب
سیر چشم امیر اور ایماندار مگر نیت بدلتے دیر نہین لگتی ہی دیکھو میری سپردگی مین وہ چیز
تھی اور مین کیسا مشہور دیانتدار ہون پھر کیسے یہ چیز تم تک پہونچی اور چودھ کوس
کیا چودھ منزل چیز پہونچائی جاسکے صابر غضب کا آدمی ہی وہ مردے کی قبر سے
بھی نکلوالیگا اور کیا حرج ہی اگر نصف بانٹ دو ۔

(ز) مین ہرگز نہ دونگی جان جائے مگر کڑا نہ جائے آدھا چوتھائی کیسا حصہ
اوسکو کیا ملسکتا ہی اوسکی حرامزادی مان بھی مر چکی یہ کیا کم ہی کہ روٹی ٹکڑا تم اوسکو
اپنے لڑکون کا صدقہ دیدیتے ہو ۔

(راوی) ماشاءاللہ بی بی زحمت بڑی فقیہ ہین فرائض اور توریث کے مسائل
اور حجاب ارث کی بحث نوک زبان ہی بیٹا مان کے مرنے کے بعد واقعی باپ سے
غیر ہو جاتا ہی انشاءاللہ تمھاری اولاد کو بھی ایسا ہی پیش آئیگا کہ کرد کہ نیافت ۔

(ن) پھر کیا تم نہ مناؤ گی واللہ کہ بڑی مصیبت پیش آئیگی للہ مجھے دیدو مین جہان کہا تھا وہان پونہچا دونگا۔

(ز) ہرگز نہوگا کبھی ایسا نہ کرونگی + جائیے کچہری کا وقت آ گیا نائب صاحب منتظر ہونگے آخر بعد قیل و قال میان صاحب بلائے گیے اور گفتگو شروع ہوئی۔

(ن) کیون میان یہ کیا تم نے وہیات جھگڑا لگا رکھا ہی تمھاری والدہ کو سخت رنج ہی تم کیون گھر مین نہین آتے کیون خوشی ہنسی سے نہین رہتے کیا وجہ رنجش ہی۔

(ص) کوئی رنجش نہین مین آپکا اور اونکا مطیع اور دست نگر ہون ہین اگر رنجیدہ ہوا تھا تو کیا کر سکتا اور کیا کسی کو رنج پونہچایئے مجھے فائدہ ہی۔ مین برابر اندر آتا ہون وہ خود رات سے ناراض ہین مین معذرت کے لیے حاضر ہون۔

(ن) یہ سب باتین غصہ کی ہین اگر اوس چیز کی جانب توجہ ہی تو بسم اللہ لے لو وہ تو تمھاری ہی تم ہی لائے اور خوب لائے مین تو واللہ کبھی اس صفائی سے نہ لا سکتا تھا مگر ذرا صبر کرو تم کہین ضائع کر دوگے کہین کسی کے ہاتھ لگجائیگی تو دم جاؤگے مجھے چھوڑنا مشکل ہو جائیگا یہان کی سب چیزین سمجھا دین تو ہضم ہو جائیگی پھر اپنا مال ہی تم لے لینا یا اپنی والدہ کے نذر کر دینا یا بانٹ لینا جو چاہے سو کیجیے مگر جلد ہی بیجا ہی۔

(راوی) واہ رے بوڑھے بیچ تعریف بھی کی قید کا بھی خوف دلا دیا بی بی کی

نذر کی ایک ہی سوجھی مگر یہ تو خوب جانتے ہونگے کہ حضرت کی بی بی صاحبہ کے
پاس سے کپڑا اگر نکلا تو کیا ہوگا۔

(ص) یہ کیا آپ فرماتے ہین کئی ہفتے ہوے یونہین مین نے پوچھا تھا
کہ کپڑا کہان ہی تو انھین نے فرمایا کہ کیسا کپڑا اور کون لایا کسکو دیا تم بیگانے ڈنک کے پیچھے
پڑے ہوے ہو کہان سے لائے کیا تم مجھے الزام لگاتے ہو اسقدر تو حضور میرا
قصور ہی کہ مین نے کہا آپ قسم تو کھلیئے کہ مین نے نہین دیا انھون نے میری
ہی جھوٹی قسم کھائی مین نے کہا کہ حضرت آپ اپنی اولاد کی قسم کھایئے یہ برا شگفتہ
ہوئین اور جوش مین آیا فرمایا مین صبر کرکے چلا گیا آپ نے کمبو کرنیل صاحب کے
پاس تحفہ تحائف دہلی کے لیکر مجھے بھیجا تھا اوسی دن کا ذکر ہی بس وہ بات آئی گئی ہوئی

(ن) مجھسے کیون نہ تمنے کہا مین فوراً حوالے کرا دیتا۔

(راوی) بہت صاف طبیعت کے حضرت ہین ذرا اب بھی توجہ فرماکے دیکھیے تو ادا

(ص) شاید آپ کو یاد نہین خداگنج مین کچھ مین نے عرض کیا تھا۔

(ن) ذرا سونچکر۔ کیا بھائی تمنے کہا تھا مجھے تو حافظہ جواب دیچکا اب کہو۔

(راوی) بہت خوب غیر کے نفع کی بات بالکل آپ بھول جاتے ہین۔

(ص) مین نے عرض کیا تھا کہ کپڑے کے لانے اور میرے حق پر بچا لحاظ
کرنیکا کچھ آپ خیال کرینگے آپ نے فرمایا تھا کہ کیا بکتے ہو وہ تمھارا ہی ہے۔

(ن) کیا اب مین نہین کہتا ارے بھائی وہ تمھارا ہزار بار تمھارا اور یہ تمھاری

والد ہی چاہے دو کہ نہ دو ۔ میرا کیا آج مرا کل جھگڑا ختم ۔ تمسے انسے سابقہ رہیگا ۔ خبردار مت لڑو ورنہ مین ناراض ہونگا اور انکو تمھاری طرف سے صدمہ ہوگا دو برس سے تمھارا انکا ساتھہ ہی ۔

(راوی) واہ رے بوڑھے کیا فیصلہ کیا گڑا تو بی بی صاحبہ نے ہضم فرمایا اور میان صابر صاحب خشنک ٹالے گئے ۔

(ص) مین مطیع ہون جو ارشاد کیجیے بجا لاؤن مگر یہہ گڑا ہضم نہوگا ۔

(راوی) ارے بیوقوف گڑا ملنا تو اب کٹھی چیز ہی وہ تو گیا اور تم ٹالا کرو ۔

(جناب خان بہادر) گڑا تو ملاحظہ کیجیے کس خوبصورتی سے ہضم ہوا مگر ابھی صابر آزاری سے دل سیر نہین ہوا ۔ ایکدن کا تو مذکور سنیے کہ چند عورتین جمع کیگئین جسکا حاصل یہ تھا کہ میان مودھو صاحب کی طبیعت خراب کیجاے اور صابر خشنک ٹالے جائین اب عورات کی گفتگو قابل شنید ہی ۔

(نازک مزاج) امی بی بی فتنہ کہو تو کہہ کبھی رونے سے یہ کیا گھر گھنڈیان پکٹ رہین ہین کیا آپس مین ملی ہو کچھ سنا ہو تو مجھے بھی سناؤ کیا مین کوئی بوا رحمت کی نہین ہون

(فتنہ) امی کیون نہین سب کوئی ہو مگر ان باتونکو کیا کہون کسکی شکایت کرون کسکا جلنہ لون رحمت تو میری بہن اور صابر بھانجا اور کیسا بھانجا موئی مٹی کی نشانی ۔ آہ جس وقت رحمت کی یاد آجاتی کلیجہ بلّیون اچھلنے لگتا دل قابو مین نہین رہتا ہی ۔ خیر رحمت جو اس گھر مین بیاہ آئی تو غم غلط ہو گیا ایسی وحشت گذرنے لگی

توڑکی ہمارے گھرانے مین ہوئی ہی اور ہوگی اگر اسوقت رحمت بی بی زندہ ہوتین
تو وہ بھی برداشت نہ کرسکتین کھڑے کھڑے موے کو زندہ درگور کرا دیتی وہ تو اوسکا
گردہ ہی جو صدمہ پر صدمہ سہتی اپنے اوپر لیتی مگر اُف نہین کرتی ہی۔
(راوی) واہ ری بی فتنہ اسم بامسمی ہو رحمت کے اگلے اشتقاق بھی یاد کرلیے
اور رحمت کی تعریف بھی اور صابر کی شکایت بھی کی جو مقصود اصلی تھا۔
(شعلہ) اری بی ٹھبی زبان کی تمھاری باتین مجھ نگوڑی کی سمجھ مین نہین آتین
مجھے بھی کوئی کہہ سکتا ہی کہ اس اجڑے شہر مین پیدا ہوئی بچپن گذرا جوانی ہوئی مگر
چھند فریب کو مین نے نہ جانا نہ جانا اور خدا کرے مین ان سب باتون سے الگ ہی
رہون وہ تو مدتون بعد موا بھیتر ڈلانہ مانا یہی جانا کہ آج رحمت کو دیکھ آؤن کلو اسنڈا دیکر
ڈولی لایا وہی تا ہی پھر اکیا کھانا بھی نہ کھایا پاسیدھی سوار ہو کر آئی تو بی بی رحمت ندارد
اسوقت تخلیے مین شاید ہین میان بی بی مین اپنے کچھ مشورہ ہوتا ہوگا مین تمھارے
پاس بیٹھ گئی بلانا صلاح نہ سمجھی ڈولی بھی دروازے پر لگی ہی اب نہ جلتے بنتا نہ بیٹھتے بنتا
یہان جو بیٹھی تو یہ پہیلیان سُنی خیر۔
(راوی) واہ ری بی پوری شعلہ ہو ایسی باتین بنانے لگین گویا انکو کچھ خبر ہی نہین
اور رحمت کے توفشون کو بالکل علم نہین ہوسکتا اور پھر زیادہ کھود کھود کر پوچھتی جاتی ہی کیا
بھس مین آگ لگا کر جمالو سٹک گئین۔ کی مثل آپہی کے لیے ہی۔
(فتنہ) مین نے تو کوئی پہیلی یا مکری میر خسرو کی نہین کہی دنیا چلتی ایک نمونہ ہی لڑکی

کی بات کہی تھی تم نسمجھو تو میرا کیا گناہ مجھے دُہرانے سے کیا واسطہ۔

(شعلہ) امی بوا نازک مزاج تمنے دیکھا ذراسی بات پر بہن فتنہ تنک گئین ہمکو کچھہ علم ہی

کہ نہین یہ کیسا ماجرا ہی۔

(نازک مزاج) بات کیا ہی کپڑے کا حال تو گھر گھر مشہور ہوگیا وہی کٹرا بی بی رحمت کا

اوسکو صابر زبردستی کل چھینے لیے جاتا تھا نہ معلوم کہ موا کیا کریگا اگر رحمت علیحدہ نہو جاتی

تو بوا سنتین کہ کیا گذرا۔ زمانے کا دستور ہی کہ لڑکے پیدا کرکے لاتے اپنی ماؤن کو

دیتے ہین وہ موا اوسکی قدر کیا جانے رات دن تو وہ اسی فکر مین رہتا ہی کہ جیسے بنے

اور جو کچھہ ملے سے لینا چاہیے ۔

(فتنہ) نازک مزاج تمسے یہ کسنے کہا مجسے تو صابر کی ساس نے کہا تھا کہ بی بی

چوٹی پر خوب دُردسا ہوئی چھٹھی کا بھی دودھ یاد آگیا ہوگا۔

(راوی) مین جانتا ہون تجھے فتنہ واہ ری فتنہ پردازصابر کی بیچاری ساس کو بھی لے مری

کیا ہاتھہ دھو کر کل خاندان کے پیچھے پڑی ہی اور واہ میان مودھو تم بھی اپنے نام کی

سچے مودھو ہو خوب باتین سُن سے ہو اور اپنے دل مین کتیا دون کی باتین یقین

کرتے جاتے ہو یہ نہین ہوتا کہ تحقیق کرو کسی بیگناہ پر الزام نہ لگاؤ۔

(رحمت) آنکھہ ملتی ہوئی ذرا۔ مین تو سوگئی تھی رات کو بدخوابی رہی معاف کرنا۔

بہن فتنہ۔ اور شعلہ تم کہان آج نظر پڑین کیا ہم کو بھی چاند نکلتا ہی تمکو تو آج خوب

درست کرونگی مدتون کے بعد صورت دکھائی۔

(راوی) وہ ری بی رحمت + رات کی صحبت مین کیا شعلہ اور فتنہ شریک تھین
جو بدلون بعد کا فقرہ کہا خوب فقرہ گانٹھا گیا تا کہ میان کو یقین ہوگیا ہی ہو۔

(شعلہ) رات کو نیند کیسے آئی جب تمکو چین بھی ہو مجھسے تو ہی وقت ہوا فتنہ نے
کچھ کہا بس میرا کلیجہ دہل گیا۔ شاباش بڑی برداشت کرنیوالی ہو یہ نہین ہو تا کہ مو ے
دشمن کو ٹھکانے لگوادے کیا چاہو تو بیس ترکیبین ہین۔

(رحمت) نہایت متعجب ہوکر۔ ہین کیا کہتی ہو کنیتی بچپی کیسا دشمن۔ مین تو
ان باتون کو نہین جانتی رات کچھ گرم چیز کھائی تھی بس تبخیر ہوئی نیند نہ آئی۔
آپ جانتی ہین کہ صابر کے ابا مجھسے کیسا کچھ چاہتے اور خاطر کرتے ہین
جو کہون بجالاتے پھر یہ بچپی کیسی۔

(نازک مزاج) ذری اوڑھ وٹنہ مین وہ بشر ہون کہ قبر کے مردے کا مزاج پوچھون
کل شام کو تمیر کیا گذرا جب کیون ہو جواب دو۔ اور جواب کیا دوگی مین ابھی ابھی کہہ
سناؤن صابر کے ابا اللہ رکھو تمھارا پیار چاؤ بہت کچھ کرتے ہین مگر صابر جیسی
تمھاری تعظیم کرتا ہی وہ بھی تو کہو۔

(رحمت) بالکل غلط سر تا سر جھوٹ کیا وہاہیات بکتی ہو وہ تو میری بہن کا بیٹا میری
لطافت اور لیاقت سے بھی مجھے زیادہ پیارا ہی۔

(فتنہ) بس یہ تکلف کی باتین اوپر دل سے نہ کرو سچ سچ کہہ ڈالو ابھی صابر کی ساس
میرے یہان تمھارا کچا چٹھا سُنا آئی ہی ذری اپنا چہرہ تو آئینہ مین دیکھو یہ کیسی ہو رہی ہو

(رحمت) گھر گرہستی مین ایسی باتین سب کے یہان ہوا کرتی ہین تھوڑی دیر بعد میان بی بی مین جو گفتگو ہوئی قابل سُننے کے ہے۔

(ن) ذرا یہان تو آیئے اب وہ پہر ہو گیا اور تم نہین آتی ہو ہمسے کیا خفا ہو۔

(ز) ابھی آتی ہون ذرا ٹھہرو تو سہی ان سب کو رخصت تو کرلون۔

(ن) بہت اچھا مگر میرے انتظار کو نہ بڑھاؤ۔

(رحمت) لیجیے حاضر ہوئی فرمایئے۔

(ن) مین آپکا بہت شکر گزار ہوا خوب ہی انکو ٹالا ایسا ہی چاہیئے اپنے گھر کا بھید کسی سے نہ کہنا چاہیے۔ اور کیا تم سے صابر نے کچھ سختی کی سچ سچ کہو یہہ کیا سب باتین بکتی تھین۔

(ز) اجی کچھہ نہین سب لغو ہے اور سچ ہوا تو تم کیا کر سکتے ذرا اپنی سمجھ سے تو پوچھو۔

(ن) یہ سب اوسی کی کرتوت ہی تم کرتے کا نام مٹاؤ انشاءاﷲ ایسا صابر کو ٹھیک بناؤن کہ وہ اور اوسکی اولاد تک یاد کرے کہان جائیگا مفسد۔

(ز) بس تم انھین باتون کی ہو تمسے ہوتا جاتا کچھہ نہین مگر ڈینگ کی ایسی لیتی ہو کہ گویا ابھی آسمان و زمین کو ہلا دوگے ذرا سے لونڈے صابر کے مارے اجتوس بیٹھے ہوے جاتے ہین سیدھے کوٹھری مین گھس رہتے اب تمسے کچھہ نہین ہونیکا یہی ہونا ہی کہ مین اپنے چچا جان کو بلاتی ہون وہ ٹھیک

بنا دیگا اور یہ بھی نہ سمجھی مین اپنے گانون پر چلی جاؤنگی۔

(ن) ایسا غضب نہ کرنا تم کہین نہ جاؤ آفت ہی برپا ہوجایگی لینے کے دینے پڑ جاینگے پھر کڑے کا معاملہ ادھر گیا مین حساب سمجھا رہا ہون ملازمت کا معاملہ ہی اور میری نوکری کا زمانہ صبح وشام کا ہو رہا ہی دیکھو بڑی احتیاط رکھو ندی کے پار ساب پہونچ جایے بس اطمینان ہی ادھر سرکاری عمل ادھر راجہ شاہی ہی۔ رہا معاملہ صابر کا اوسکی دلجمعی کرتا ہون تم مجھے سچا یاد رکھو مین صابر کا تم سے زیادہ دشمن ہون اوسکو ایسی زک دونگا کہ بچہ تمام عمر روئینگے اور تم خوش ہوگی

(راوی) واہ میان مودھو خوب ہی تمکو بنایا اور لفظ ادعزم تمھاری زبان ودل سے نکلوالیا کہ جو مقصود عورت کا تھا ۵ زنان را کید ہا ہی بس عظیمست زکید زن دل مردان دونیمست ٭

(محمد دلیر) کیا یہ ام کہانی ابھی ختم نہین ہوگی خانصاحب فرماتو فرمایئے

(خان) کیا کہا یہ ام کہانی ہی یہ پوری تفسیر صبر کی ہی جسوقت آخر نتیجہ نکالونگا مین کیا ایسا ویسا آدمی ہون اگر لکچر دون تو یہ سب جتنے لال ٹوپی والے اور عمامہ بند مولوی ملا ہین سب دنگ ہوجایئن انشاءاللہ جلد ختم کرتا ہون مگر میرے صاحب سچ کہنا کتنا عمدہ ذکر ہی۔

(محمد دلیر) اصل تو یہ ہی کہ جیسی یہ داستان عبرت انگیز اور فطنت خیز آپ نے فرمائی تمام عمر بلکہ نواب مین بھی نہ کہی ہوگی۔

(خان) واہ میر صاحب کیا اوپری ہی باتین لغو ہوتی ہین ہرگز نہین آپ کی بنسبت تو کیا کہون بُرا مانیئے گا مگر یہ کہتا ہون کہ جو نہ سمجھے اوسکو فتور دماغ ہے

(حاضرین جلسہ) جناب خانصاحب ابھی تو رنگ تذکرہ کا خوب جما ہی اور خوب ہی فرمایا

(خان بہادر) خان بہادر آپکے مشکور رہوے سنتے جاؤ کیسا عمدہ رنگ جمیگا بلکہ خوب چوکھا کھُلیگا۔

(م) اِنَّ کَیدَکُنَّ عَظِیم کی آپنے تفسیر اس وقت کیا خوب سنائی مگر سچ کٹ صبر کا تھا۔

(خان) سنتے جائیے مولانا صاحب آپ بڑے عالم اور کسکے صاحبزادے ہین کیا خوب بات نکالی ہی مولوی کی بلا دور سچ مثل مشہور ہی اس تذکرے کے آخر مین ایسا نتیجہ نکالونگا کہ جو متعلق صبر کے ہوگا مگر صاحبزادے گھبرا نہین آپ ایسی ہی مین تو افیون کھا چکا کوئی فکر نہین ہی حقہ کی آپ کے والد ماجد نے اجازت دی ہی بس اب اس سقّے کو دیکھئے اور میری سیف زبانی تو آپ کے کل خاندان پر ظاہر ہوچکی ہی۔

(ر) خانصاحب اصل بات شروع فرمائیے سب منتظر ہین مہربانی فرمائیے

(خان) بہت اچھا صاحبزادے لیجیے سنیئے۔

ایک وزراء سچ گانٹھا گیا جسپر میان صابر نے زمین تو دیکھ ہی لی تھی حضرت مگر سنبھل گئے خدا نے ہاتھ پانوں بچا لیے (ن) خلوت خانے مین تشریف

فرماتے تھے اور باہر چہ میگوئیان ہورہی تھین جس سے گویا میان کی سسن کی گانٹھہ پر پانی پڑرہا تھا۔

(فطرت) کیون بوا رحمت تمھاری ساس کا کیا حال ہے اب کچھہ طبیعت سنبھلی گئے نہین

(ز) ہان بہن کچھہ سنبھلی تو ہی مگر بخوبی صحت نہین۔

(فطرت) طبیعت بمشکل سے سنبھلی ہی بیماری آتے تو کچھہ دیر نہین مگر جاتے نہین ہو جاتی ہین اور دوسرے اب سن ادنکا تو دیکھو اونکی ساتھی تو اب کوئی نہین ہی وہ تو کہو خدا سے سنبھلی رہین ورنہ تمنے اونکی خود اختیاری لی نہین تو جب ہی کی بڑھیا بھگت گئی ہوتی۔

(ز) سنین نہین + اونسے برکت بہت بڑی گھرین ہی اور اختیار کیا چیز ہی مجھے تو اوسکا کچھہ خیال نہین۔

(فطرت) بڑی عقل کی بی بی ہو ہی چاہیئے ایک بات تو مجھے بتادو یہ کیا معاملہ ہی کل نائن کہتی تھی کہ صاحب نے بڑی بی بی کا منھہ مل دیا صحیح ہی کہ نہین

(ز) غلط محض ہی لوگونکی بات کی کیا سند ہی مجھی کو مار لے یا مار تو مین کیا کرتی اور کیا کیا اور آئندہ کیا کرون۔ اللہ رکھو جیسی عمر بڑھیگی ویسا بوجھہ پڑیگا اور ان باتون کو جانے دو کیا فائدہ۔ مجھسے زیادہ نہ کہلاؤ کیا تمھارے گھر روزمرہ ایسا نہین ہوتا ہی۔

(راوی) واہ رے چالاک مانتا ہون کیا وار کیا یہ نہین فرماتین کہ آپھی کے

چچا صاحب کی کرتوت بھی شہر سے جلنے کیا لاسے کیا کھلا دیا جس سے اوس
بیچاری کو اختلاج قلب اور دھڑکے کا مرض پیدا ہو گیا اور پھر روز مرہ شکایت
کہ دوا انہین پیستی اور صابر پر تقاضا کہ تو پلا دے وہ جنتی بڑھیا بدگمان تو تھی ہی
باوجود اختلال حواس کے دوا کیسیکے ہاتھہ سے نہ لیتی تھی اور جب صابرہ نے
دیانت کھول کر دوا پلائی اور اوسنے پوتا سمجھکر پی لی تو یہہ الزام لگا دیا کہ منہہ
مل یا دو ایک ہاتھہ مارے - ذرا سوچو کہ دو ہاتھہ مارنے مین بڑھیا زندہ رہ سکتی
تھی مگر (ن) ایسے ابو العقل کہ یقین کرہی لیا ذرا شک نہ لاسے معاذ اللہ ایسیہی
حضرات نے بزعمت تمام من مرید کا لقب قبول کیا ہی -
خیر وہ بڑی بی بی داخل جنت ہوئین اور بی بی زحمت کو بے زحمت بلا تکلف
خود اختیاری ملی جسکا کانٹا مدتون سے کھٹکتا تھا حافظ صاحب کو چپڑا غا اور سکر
بھیجا گیا جنکی ریاضت کے بدولت خاتمہ اوس نیک بی بی کا ہوا -
(خان بہادر) مثل مشہور ہی کہ کرو کہ نیافت اور کردنی خویش آمدنی پیش و ہی ہوا
ان سب باتونکو ایک سال کا بھی عرصہ نہ گذرا تھا کہ کسی مرض سخت مین نہایت درجہ
زحمت اوٹھا کر زحمت اس دنیا سے سدھارین سے دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چندان امان نداد کہ شب را سحر کند + اور (ن) میان لکھنؤ رہ گئے یا لیاقت
اور اوسکا بھائی لطافت - مگر بھائیون صابر نے اف نہ کی اذیت اوٹھائی
اور اس ماتم مین باپ کا ساتھہ دیا ہاتھون ہاتھہ دل رکھا مرتے وقت (ن)

کراونکی زوجہ مکرمہ نے وصیت کی تھی کہ زحمت کا تمیز بڑا حق ہے لیکن تمھاری خاطر
بڑی زحمتین اوٹھائین اب دو کام ضروری کرنا اول اب کوئی عورت نہ کرنا ورنہ کیا وقت
ولطافت کی خرابی ہوگی اونکا ساتھی کوئی صابر کے سبب سے نہوگا مین نے تو
جیسا کیا سارے تمام خاندان بلکہ تمام دنیا جانتی ہے وہی بھر پایا دوئم صابر کے
مزاج کا ٹھکانا نہین ہے یہی اوسکی خبرداری کرنا میرا وہ اپنا ہی ہے۔

(راوی) سچ ہے مرتے وقت حق بات زبان پر آجاتی ہے کہ مین نے جیسا کیا
ویسا بھر پایا دوسری شادی بھی نہ کرنا صابر کی خبرگیری سے غافل نہ رہنا اور اگر
چال کی بات ہے تو یہ فائدہ کہ اگر میان مودھو نے شادی نہ کی تو سب مضم ہوجائیگا
میری ہی اولاد پائیگی اور اگر شادی کی تو برادری کے دکھانیکو صابر کے لیے
بھی کہہ دیا ورنہ حکمت سعدی بگیر۔

(محمد شجاع) جناب خانصاحب اوڑا در آمیز بیان ہے واللہ یہی غیرت ہی پھر آخر
کیا ہوا۔

(خان بہادر) ہوا کیا بس یہی ہوا کہ میان مودھو نے چند روز اپنی زوجہ مشفقہ
کی وصیت پر عمل کیا لیکن رہتے چچا بھائی دادا ماموں نے عقد ثالث
کے لیے سب کچھ کہا ایک کی نہ مانی بالآخر زمانے کا رنگ تو ہمیشہ بدلا ہی
کرتا ہی لوگوں نے جنگل پر چڑھالیا ادھر ادھر ڈھونڈنے پڑنے لگے تو لی
کی بلا دور سب کوئی منتظر مگر جسکی تقدیر مین جو ہوتا ہی ہوتا ہی ذلت ایک غریب کی

لڑکی جسکی تعریف پہلے ہو چکی ہی موجود کی گئی درمیانیون کی بن آئی جیسے چھٹی ہوئی
میان معہ دھوسہ بارہ سبتے میان سبنے صابر نے تو پہلے ہی سے اپنا پیچھا چھڑا
لیا تھا اب رحمت کی اولاد کے ساتھہ ذلت جس طرح پیش آئی کیا کہون جیسی ورحمت کی
اولاد کو ذلت وہی خدا کی قسم اوسپر مجھے بڑا غصہ آتا ہی وہ تو کہیے مین نہ تھا ورنہ یہ سفیا
اور میان معہ دھو ہوسلتے۔ اور رحمت نے جو کیا تھا اوسکا ثمرہ اوسکے بال بچون کے
سامنے آیا سچ ہی کسی عورت نے نہین نہین شاید میری دادی صاحبہ نے فرمایا
تھا سہ نہ کر ساس برائی۔ تیرے بھی آگے جائی۔ کہو بھائیو دنیا مین سزا کچھہ
نہ کچھہ ملتی ہی کہ نہین۔ صبر اسکا نام ہی جیسا صابر نے کرکھایا رنج دکھہ سہے
مگر زبان پر نہ لایا۔ صبر ایوب برا نا ہو گیا کہ نہین۔

(حاضرین جلسہ) واہ خانصاحب خوب ہی فرمایا بڑے تجربہ کے لوگ ہو
چھپے رستم ہو۔

قناعت

(م) ذرا حضرات متوجہ ہوجائیے مجھے تھوڑا ہی عرض کرنا باقی رہا ہی
پارسائی کی شاخ قناعت بھی ہی کیونکہ صبر کی زینت بدون اسکے ہرگز ممکن نہین
وہ کیا ہی کہ فضول کھانے اور کپڑے مین کمی کرنا اور صرف بقدر کافی سمجھہ کر
خرچ مین لانا جو اوسکو بآسانی و بلا مضرت احد سے مل سکے اور اوسپر راضی
و شاکر رہ کر زیادہ طالب و خواہشمند نہو بلکہ زیادہ خواہش کو نہایت حقیر و مستکرہ
تصور کرے اور مال جمع کرنیکی نیت و تمنا سے کبھی ہاتھہ بند نہ کرے اسکو

عقل والے تحمل کہتے ہین شیخ سعدی نے فرمایا ہی سہ ای قناعت توانگرم گردان + کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست۔ کیونکہ قناعت ایسا لازوال خزانہ ہی کہ جو کسی کے خرچ کرنے سے صرف نہین ہوسکتا مگر اسپر عبور نہایت مشکل ہی اور پھر جسنے اختیار کیا اوسکو عزت و آبرو ملی ہان حریص اور غیر قانع ہمیشہ ذلیل و خوار رہا کرتا ہی سہ عز من قنع وذل من طمع مشہور و مقدس قول ہی میری سمجھ مین یہ آتا ہی کہ صابر کے لیے قانع ہونا ضروری امر ہی استعمال قناعت کے لیے ضروری تدبیر یہ ہی کہ انسان جو حلال سے جب کچھ پاے تو یہ سمجھے کہ بطور جائز مجھے جو کچھ ملا ہی اس سے زیادہ مین نہین پا سکتا ہون اور جتنا اوسکے سوای اب امید حصول نہین ہی اوسکو اسطرح تقسیم کرے کہ مثلاً ایک روپیہ مل گیا تو آٹھ آنے علیحدہ کیے جائین کہ جو کسی سرمایے مین شامل ہونے سے کسی حرج و مرج کے رفع کے لیے کام آئین اور وہ اگر سرمایہ کو ئی نفع خیز ہی تو اوس آٹھ آنے مین کسی قدر افزونی ہوگی جو کسی وقت پر عمدہ بھروسہ کا سامان ہوگا رہا آٹھ آنہ اوسکو یہ خیال کرے کہ چھہ آنہ میرے روزمرہ بسر اوقات و صرف کے لیے کافی ہی کچھ ہو جاے مگر چھہ آنے سے زیادہ خرچ کرنے کو حوصلہ نہ بڑھا سے ہان اگر اتفاقیہ کوئی ناگزیر ناگوار واقعہ ہو تو سرمایۂ پس انداز مذکورۂ بالا سے اعانت لے اب رہے دو آنہ اوس مین سے ایک آنہ تعلیم و اصلاح اطفال اور آدھ آنہ قرابتمندون کی ترقیہ اور آدھ آنہ لوجہ اللہ مساکین کی خبرگیری مین دے مگر اس چھہ آنہ کے مصارف مین بہ روزمرہ اعتدال کا لحاظ رہے ہان اگر طمع نے زور کیا اور ناجائز کمائی والونکی حوصلہ مندی

دیکھنے سے دل مین شوق بڑھا تو ایک روپیہ کیا ہزار روپیہ بھی خرچ کیا جائے جب بھی پیدا کرنے کیلئے طمع بڑھ جائیگی اور قناعت خیرباد کہیگی مین نے شروع مین عرض کردیا ہی کہ بقدر صرف ضروریہ اور کفایت مناسب اندازہ پر قناعت کا اصول ہے

(محمد شجاع) اگر مضائقہ نہو تو اسوقت بندہ بھی کچھ عرض کردے کہ جو خالی از لطف نہوگا

(م) بلا تکلف ارشاد کیجیے مین آرام سے لیتا ہون۔

(محمد شجاع) کئی برس ہوئے مین بو علیخان کے کٹرے مین کوئی تقریب کسی جی صاحب کے یہان تھی مین اور محمد دلیر اور خان بہادر صاحب اور محمد فاضل اور حضرت علامہ کے والد ماجد ساتھ گئے تھے یون تو سب لوگ جمع والے زردار جو صلہ والے اکھٹا تھے مگر دو صاحب بھی وہان تشریف لائے ہوے تھے جنکے انداز کی نسبت کیا کہون مین نے ایسے فش کے صاحب کم دیکھے مین نے تقدیم کرکے دونون صاحبون سے مصافحہ و معانقہ کیا سلام علیک کا ہم معمولی تھے بعد مین نے غور کیا تو ایک لمبا ہر تن تنوش کے اچھے عمدہ لباس زیب بدن تمام عطر مین ڈوبے ہوے پاکہ قنوج کا شہرا پہنے ہی لباس فاخرہ مین باندھے ہوے ہین مگر چہرے سے پریشانی اور اضمحلال عیان مگر نہ تو ایسا اضمحلال کہ جس سے خدا نخواستہ علالت کا گمان ہو البتہ کسی باطنی تردد کا قیاس ضرور تھا۔ دوسرے صاحب چھریرے بدن کے مگر قیافے مین نہایت چالاک و چست آثار سے بشاشت ظاہر ہوتی لباس سے ذرا کپڑے بڑھے ہوے تھے خدمتگار باسلیقہ بھی ساتھ تھا مجھے کشادہ پیشانی سے ملے دنیا کی چال کے مطابق تو ہم کے اوبار پر متاسف ہو کر ترقی کے لیے مجھسے

دو مہمانونکا ذکر۔

بدا بہر شایستہ پوچھنے لگے جسکا جواب معقول نہ پا گیا۔ اول الذکر صاحب سے اضمحلال
کا باعث دریافت کیا کیونکہ بڑی مسافت کی وجہ سے خیال نہ پژمردگی سب کو تھا ارشاد ہوا
کہ بفضلہ مزاج درست ہی تنخواہ وافر ملتی ہی میرا طرز حکومت بھی اچھا ہی مطیع رعایا ہی کون
ایسا ہی کہ جو محمد باذل سے سرکشی کرے میرے سامان ظاہری سے جیسا کہ ہی قیاس
ہوسکتا ہی کہ ڈھائی سو روپیہ ماہوار کافی ہو کچھہ ایسی بے ترکیبی ہی کہ بسر نہین ہوسکتی جبتک
فتوحات سے اعانت نہ ملے فکر شب و روز ہی کہ پچاس ہزار روپیہ کہین سے مل جاوے
تو اور اپنا پس انداز ملا کر دو لاکھہ روپیہ کے سرمایہ سے علاقہ خریدون۔ غالباً
منجانب اللہ تائید اوسکے لیے ہوگی ورنہ میری قناعت مین فرق آجاوے اور میرے
کام تمام فتوحات اور وسائل دست غیب اور ابواب دستانہ سے بخوبی ہو جایا کرتے ہین
میری رعایا مین بہت ایسے متمول ہین کہ وہ ہمیشہ ابواب دستانہ سے بلا میری تحریک کے
اعانت کیا کرتے کیونکہ غیبیہ وسائل اور فتوحات کم ہمتی اہل غرض اور اشاعت تہذیب
سے بالکل نیست و نابود ہونیکے قریب ہین اور میرا بھی اپنی دوست رعایا پر بڑا احسان
ہی کہ اون کو کسی معاملے مین پھانس نہین دیتا ہون ورنہ تمام اونکے علاقے ضبط
ہو جاوین ساری صاحبی گرد ہو جاوے میرا دارومدار جملہ امور مین یہی ہی کہ جسطرح بنے روپیہ
پیدا کرے مگر خدا پر بھروسا کیے رہے قناعت ہاتھہ سے نجاوے۔

(راوی) سبحان اللہ۔ واہ وا آپ ہی قناعت کے عامل ہین جیسے بنے روپیہ لینا چاہیے
اور قناعت قائم رہے۔ بیچاری رعایا بنیاز بیش بھی آپ حضرت کا احسان بہت بڑا ہی

کرنا کردہ اونکو نہین پھانس لیتے ہین حالانکہ وہی پچاس ہزار کی رقم دینگے —

دوسرے صاحب نے اپنا نام محمد قانع بتایا فرمانے لگے کہ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار
پاتا ہون شکر ہی کہ مجھہ نالائق کو بلا منت احد سے شام تک بعزت و آبرو کھانیکو خدا دیتا ہی مین
اسکو غنیمت سمجھکر پچھتر روپیہ ماہواری بچاتا ہون جسکو ایسے سرمایے مین شریک کردیا کہ جو
جائز سے سالانہ نفع ملجاتا جسکا مقدار کافی جمع ہو رہا ہی دس روپیہ بندہ زادہ کی تعلیم مین اور
دس روپیہ امداد چچا صاحب مین خرچ ہوتا ہی دو روپیہ ماہوار عقبیٰ کے لیے علیحدہ جمع
ہو رہا ہی اعزاز ثواب کے لیے ایک قومی مدرسے مین ڈھائی روپیہ دیتا ہون پچاس روپیہ
مین میرا خرچ بخوبی ہو جاتا ہی اگر اتفاقیہ کوئی خرچ آگیا تو پس انداز سے اعانت لے لیتا ہون
اور اسکا موقع کم ہوتا ہی بندہ اپنا خرچ ایک انداز سے معمولاً کرتا ہی سستا کھانا اور سستا
پہننا یہ ایک مثل مشہور ہی اور خوب جانتا ہون کہ اگر ماہواری اصل اپنا خرچ کردیا تو قرض لینا
پڑیگا جسکا ادا محال ہی کیونکہ خوب مجھے علم ہی کہ مین روپیہ کہان سے لاسکونگا حضرت
اگر کوئی شخص معمول سے زیادہ صرف کریگا تو وہ مسرف اسوقت اور زیرباری کی حالت مین
احمق نا مآل اندیش کہلائیگا سارا زمانہ اوسوقت یہی کہیگا کہ اپنے انداز مقدور پر کیون خیال
نہ رکھا جو اس حالت زار پر پہنچا اسوقت جو حاضر باش ہین وہ بگڑے پر سلام بھی نہ لینگے
توجہ تو درکنار ہی پس ان خطرات سے بندہ ہمیشہ اپنی چال قدیم کو نہین چھوڑتا ہی ورنہ میرا
عہدہ ایسا ہی کہ ہر شخص کو بلا تعلق میرے منظر نہین ہی مگر اپنے زور قدر سے مین نے کچھ
ایسا ڈھنگ ڈال لیا ہی کہ میرے یہان کوئی اہل علاقہ کسی قسم کی شئی یا بھیجنے کا حوصلہ

نہین کرتا ہی اور یا لفرض بھول چوک سے آ گئے تو اوسوقت بجنسہ آپکی تصویب کے
ساتھہ واپس کردیجاتی تاکہ کسی نفس شریف کو ناگوار نہو کہ جو باعث آیندہ ملال کا ہو طریقہ
میرا ایسا ہی کہ کبھی اس سے مجھے مضرت نہ پہونچیگی ورنہ کسی طرح پر کوئی ماتحت میرا ناخوش
ہوا ہی اور نہ گمان ہی کہ آیندہ ملول ہو — سُنیے حضرت جب میرا گذر بعنایت الٰہی بخوبی چلتا ہی
اور بیجا بھی لیتا ہون تو زیادہ کیون ہاتھہ پھیلاؤن نہ کسی کا دینا نہ کسی سے لینا نہایت
عمدگی سے بسر کیا کرتا ہون —

(راوی) اسکا نام قناعت ہی کہ اپنی معاش کو بقدر ضرورت کافی سمجھہ لیا —

وقار

(م) حضرت — قناعت کے بعد انسان کے لیے وقار کا ہونا بالضرور ہی
جسکے سبب سے برانگیختگی نفس کے وقت انسان بھلا رہے کہ جلدی نہونے پاے
اور نہ ایسا توقف ہو کہ مطلب فوت ہو حکما نے فرمایا ہی کہ جلدی تمام کامون کو خراب
کرتی ہی اور آہستگی سے امور اہمہ باحسن وجوہ درست ہو جاتے ہین غرضکہ نہ ایسی جلدی کہ
جس سے ابتری ہو اور نہ ایسی آہستگی کہ جو حد توقف اور کاہلی تک پہونچکر امور ضروریہ
اور مطالب لابدیہ کو گم کردے کیا خوب یہ مسئلہ اپنی عربی کتاب اخلاق مین سید عبد العزیز
نے حل کیا اور لکھا ہی کہ وقار جلدی اور آہستگی کے اعتدال کو کہتے ہین (تمیز)

اتقا

اور وقار کی رونق بلکہ جملہ امور محمودہ کی پرہیزگاری سے ہوتی ہی اور وہ یہ ہی
کہ انسان نیک اعمال اور ستودہ افعال کی عادت و مداومت کرے جسکے فضائل
یہان بڑا درجہ ہی مین یادہ اس فضیلت کی کیا تفصیل بیان کرون اور نہ کر سکتا ہون کیونکہ

عاقل آباد کے لکچر مین بتوضیح تمام بیان کیا گیا ہی لیکن جسقدر مجھسے ممکن ہی بیان کرتا ہون
ذرا سنیے پرہیزگاری پر انسان کو مجبور نہین ہوتا جبتک انسان کسی ملت و مذہب کا پابند ہو
جسکے لیے ضروری بات ہر مذہب والے کے لیے یہ ہی کہ توحید کو جانے خدا کی
وحدانیت بطور پر پہچانے کہ اللہ تعالی پاک بے نیاز مثل و شریک سے ہی اپنی ذات و
صفات مین یکتا جہان کو وہی پیدا اور پرورش کرتا ہی جسکے نہ مان باپ ہی اور نہ عشائر
و قبائل ہین ہمیشہ زندہ و قائم ہی نہ سوتا ہی نہ اونگتا ہی ایسا محافظ زمین و آسمان ہی کہ حفاظت سے
کبھی نہ تھکا ہی اور نہ تھکتا ہی اور نہ کسی کا محتاج اور نہ کچھ کھاتا پیتا ہی بجز اوسکے کوئی چیز لائق
بندگی کے نہین - اوسکا علم ہر شی پر حاوی ہی ظاہر و پوشیدہ کو برابر جانتا ہی مخفی اور روشن
چیز اور سب کے دلون کے اسرار سے واقف ہی کھلی اور مخفی آواز برابر سنتا ہی بیماری اور
درد و دکھ کا دور کرنا اوسیکا کام ہی محتاج و توانگر اوسیکے حکم سے انسان ہوتا ہی مخلوق کا رنج
و راحت نفع و مضرت حیات و فات اوسی کی جانب سے ہی سبکی حاجتین پوری کرتا ہی
علم غیب خاصکر اوسیکے لیے ہی وہ سب کو دیکھتا ہی مگر اوسکو کوئی نہین دیکھ سکتا ایسا
سننے والا ہی کہ چیونٹی کی آہٹ تک سن لیتا ہی ہر خشک و تر بحر و بر سے آگاہ ہی ہر جگہہ
موجود ہی ہر شی کا حافظ و مددگار ہی نہ کسی چیز مین داخل اور نہ کسی چیز کا جز ہی اوسکے نزدیک
اچھا برا ایک ہی سب کو رزق پہنچاتا ہی قسم قسم کی رد و تبدیلی اشیا اوسی کے حکم سے ہوتی ہین
نیکی سے راضی اور گناہ سے ناراض ہوتا ہی احسان اور اچھی عادتون سے خوش ہوتا ہی
غرض اوسکی ذات و صفات کی باریکیان بشر کی عقل مین نہین آسکتی ہین اور جب انسان

توحید

توحید کو جان لیا تو بیگمان اپنے فرائض کو پہچان لیگا اور اوسی فرائض مین کوتاہی نہ کریگا (چیمبرز)

ای حضرات اسی توحید کے متعلق اور چند باتین ہین جنکا بیان کرنا بھی خالی از نفع نہین ہے میری ناقص سمجھ کے موافق یہ ضروری بات ہے کہ یہ بھی عرض کرون کہ خدا کو ایک سمجھے نہ اوسکے علم اور نہ اوسکے تصرف مین کسی کو شریک کرے اگر ایسا نہ کیا تو گویا خدا کو کچھ نہ سمجھا اور نہایت بے سمجھی کی بات ہے کہ جن صفات کو خدا سے علاقہ ہے اونکو دوسرے سے متعلق سمجھے اور جبکہ انسان نے اپنے پیدا کرنیوالے زندہ رکھنے والے کو پہچان لیا تو سمجھ لیجیے کہ اوسکے برابر دوسرا بندہ عقیل اور خدا کا پیارا نہین ہے اور اوسکا پہچان لینا محض عقل ہی سے نہین ہوتا بلکہ ہدایت سے متعلق ہے جیسا کہ عاقل آباد کے لکچر مین مذکور ہوا ہے کہ ہر چیز کے واسطے سیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور رہنما جسقدر قوم و امت کے مصلح و ہادی گذرے کرچکے ہین تمام کتب ان لطائف و شرائف سے مملو ہین اور سب مین غالباً تھوڑے ایر پھیر سے ایک ہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے (چیمبرز)

اسکے لیے یہ بھی واجب التمیل ہے کہ انسان بڑے بڑے گناہون اور چھوٹی چھوٹی خطاؤن پر اپنے خیال کو رجوع کرے مثلاً خدا کی عبادت بزرگون کی اطاعت کو ایسا طریقہ پسندیدہ تصور کرے اور جب خدا کی عبادت سے خوش نہ ہوا تو ضرور ہے کہ بری خواہشون چوری زنا قتل نفس قماربازی اتلاف حقوق مردم آزاری وغیرہ کیجانب متوجہ ہوگا اور یہ جرائم بلکہ اسکے قریب قریب بہت گناہ ایسے ہین کہ ہر مذہب و ملت مین

مستلزم ہین اوراوسنے بچنے کی عادت شروع عمر سے اگر ڈالی جاے تو تمہاری حیات
تک اوس سے بچ سکتا ہی اسکے لیے آسان ترکیب یہ ہی کہ لڑکے بچے شروع سے
بڈھون کی صحبت مین رہین ایسے نوکرون کے سپرد نہ رکھے جو پہلے سے بری عادت
سے نہ رکین بہت دیکھا ہی کہ نوکرون سے بچون کو چوری کی عادت ڈلوادی جسکو
پہلے اولیای اطفال نے منع نہ کیا تجربے مین آیا ہی کہ اگر کوئی چیز نوکر کو درکار ہے اور
وہ نہین لے سکتا یا مالک نہین دیتا ہی تو اونھون نے ایسے وقت پر بچون سے منگانے
کی فرمایش کی جب کبھی کھیل اور تماشے کیطرف شوق اونکو ہوا اور وہ تنہا نہین جا سکتے
نوکرون نے کہا کہ جایئے اپنے گھر سے وہ چیز لایئے جو طاق پر احتیاط سے رکھی ہے
تو ہم ابھی آپکو تماشا نہایت اچھا دکھلا دیے لاتے ہین ورنہ نجاینگے بچہ تو جانتا نہین
کہ وہ کیسی چیز ہی وہ لے آیا اور چھپا کے لایا کہہ دیا تھا کہ ایسے لاؤ جس مین کوئی دیکھ
نسکے اور نہ نام بتلانا لیجیے جب سن تمیز کو پہونچے اچھی طرح سے اپنی ضرورت کی
اشیا چرانے لگے ایسی ہی سب بری باتون کی عادت ہو جاتی ہی ؀

میرے والدنے ہمیشہ نوکرون کی نگرانی رکھی وقت مقرر کردیے عبادت کرلینے کی
یا جو وقت مقرر ہو اوسکی خاص مقدار اور انداز پر خدا کی اطاعت و پرستش کی عادت ڈلوائی
کچھ احکام مذہب سکھلاے کبائر و صغائر گناہ کی مذمت اور اوسکے عذاب و سزا کے
حالات سُنائے جسکی رفتہ رفتہ ہمسکو عادت ہوگئی ہے اور اَلْعَادَةُ کَالطَّبِیْعَةِ الثَّانِیَۃِ مقولہ
مشہورہ ہے ہی غرض کہ جو صغر سن سے عادت ڈالی جاے اوسکے ترک کو کسی وقت

جی نہ چاہیگا اور اگر بالفرض تمام دن دنیا کے معاملات سے انسان کو فرصت نہین ملتی ہے جس سے وہ پرہیزگاری کی جانب توجہ نہین کرسکتا تو اوسکی یہ خام خیالی ہے کیونکہ دین کی تہذیب سے ہمیشہ دنیا کے کاروبار کو رونق ہوتی ہے اور دین کیا چیز ہے ایک نصیحت ہے جسکی وجہ سے ہر آدمی دنیا مین نیکنامی اور آسایش اور سچی عیش اور دلی مسرت اور قلبی راحت سے بسر کرتا ہے ورنہ دنیا کے برتاؤ مین ہر متنفس کا دم ناک مین آجاے کوئی کسی کو کچھ نہ سمجھے اور کسیکا خیال و لحاظ کسی کو کبھی نہو یہ صرف اوس دینی نصیحت کی برکات و نتایج ہین مجھے ذرا کوئی صاحب بتا دین کہ جو شایستہ اقوام گذرین اونکو پابندی کا دعوی تھا یا نہین اور اونکو کیا فائدے دنیا کے نہ ملے تھے۔

(حاضرین جلسہ) بیشک ملے۔

انتظام

پارسائی کے شعبون مین انتظام بھی داخل ہے وہ کیا ہے کہ ہر ایک کام موافق لیاقت اور مناسبت کے اندازے اور تخمینے انسان کرتا رہے تاکہ بدنظمی اور بے بندوبستی سے زیر بار و بدنام نہ ہو جاے اور انتظام کا دو امور مین ہونا لابدی ہے اول ایسے کام جنمین کوئی خرچ نہین ہوتا ہے صرف حسن تدبیر سے انجام پاتے ہین دوم وہ کام جنمین خرچ کیا جاتا اور انصرام اونکا محض اصراف سے ہوتا ہے۔

یہ دو شق ایسے جامع و مانع ہین جنمین میرے نزدیک سارے کام دنیا کے آگئے اور انھین سے اونکا تعلق بھی ہوتا ہے لہذا مین کہہ سکتا ہون کہ انکو دین و دنیا کے لوازم سے بالضرور ربط ہے اور ربط ایسا جسکا انقطاع ممکن نظاہر نہین۔

اب پہلی شق کی جانب توجہ کرتا اور بیان کرتا ہون کہ وہ ایسے کون کام ہین جن مین کوئی خرچ نہین ہوتا صرف حسن تدبیر سے انجام اونکا ہوا کرتا ہی وہ انسان کے جملہ کام ہین جو صبح سے شام بلکہ انتہای زندگی تک ہوا کرینگے جنمین دینی و دنیوی شق کا استثنا نہین ہی جسکا نام عرف عام مین برتاؤ یا چلن (معاشرت) ہی صرف تامل و غور مصالح امور پر کرنے سے انصرام جملہ کامون پر ہوجاتا ہی ہان حسن کلام یا شیرین بانی ضرور درکار ہوتی ہی مگر انجام و اختتام کے لیے لابدی ہی کہ تعیین وقت ہو اور جب اس سے تجاوز ہوا یا وقت ضائع گیا تو خرابی ہی یا کہ ایسے بے ڈھنگے پن سے کام کیا گیا جسکا نتیجہ اچھا نہوا تو حسن تدبیر یا عمدگی غور نہین ہی کیونکہ حسن تدبیر کا حاصل محض ایسا اجرای کار ہی جسکے نتائج و ثمرات عمدہ اور بہتر ہون نہ یہ کہ جلدی مین بلا اندیشہ مآل کے کرگذرے اور اوسکا فائدہ کچھہ مترتب نہو اور حسن تدبیر کی شکایت کرے یہ محض بے عقلی اور نافہمی کا باعث ہی اور حسن تدبیر کے استعمال کے لیے مناسب مدت و عرصہ کافی بھی ہونا چاہیے اگر کوئی چاہے کہ ہم ایسا کام کرین جو آنیوالی نسلین اوس سے متمتع و برخوردار ہون اور اوسکام کو صرف پانچ ہی منٹ کے خوض و فکر پر شروع کرے فرمائیے کہ ایسا بھاری اور اہم کام ایسی خفیف مدت مین سرسری سوچ سے اچھی طرح انجام پاسکتا ہی اور اوسکے لیے آیندہ کوئی امید ہوسکتی ہی یا اوسکے لیے قیام و ثبات ہوگا۔

(حاضرین) ہرگز نہین ہوسکتا ہی آپ نے نہین سنا التعجیل من الشیطان و التانی

من العاقل مشہور مثل ہے۔

(خان بہادر) یہ کیا عربی مین بھیکھ مانگ رہے ہو جی صاف فرمایئے

کہ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا اپنی دیسی بولی خان بہادر کو پسند ہے ہان صاحب

اب آگے فرمایئے۔

(م) سنئیے حضرات۔

دوسری شق یہ ہے کہ جنمین خرچ سے لحیای کا رہتا ہے یون تو ہر ایک کام مین

صرف ضروری شی ہے مگر اوسکا اندازہ اور تخمینہ کرنا منتظم کے استعمال عقل پر منحصر ہے کون

ایسا شخص ہے کہ جسکو پسند یہ امر نہ ہو گا کہ ہمکو تو فیر کچھہ ہو جاسے اور کام بھی بخوبی ہو

سب اسی فکر مین رہتے اور دعوی کرتے ہین کہ ہم اپنی حسن تدبیر سے صدہا

ایسے کام کر چکے جنمین ہزارون روپیہ کا صرفہ تھا مگر تھوڑے سے خرچ مین نہایت

نمود سے وہی امور کر ڈالے حالانکہ اوسمین حضرت نے محض اسراف اور فضول

صرف کیا اگر حسن تدبیر سے کرتے تو زیر بار نہوتے جیسا کہ زیر بار ہوے ہین

اسکی صدہا مثالین دے سکتا ہون کہ جسمین زیر باری بھی ہوئی اور کام بھی ختم

نہوا بلکہ بامید نیکنامی کے بدنامی حصے مین آئی اگر نا گوار خاطر سامعین نہو تو کہون۔

(حاضرین) نہایت شوق سے فرمایئے ہم سب منتظر ہین۔

فضول خرچ نواب اور صاحب خانہ خراب

(م) بہت مبارک سنئیے۔

ہمارے صدآباد مین ایک نواب کے خاندان مین (ریاست کہ اپنا نسب قائم

کرنے کے اغراض کے واسطے خون لگا کر شہیدون مین داخل ہوے تھے اور نواب کہلانے لگے) حاتم جنگ سے کچھ اثاثہ منقولہ یا متعلقہ جاگیر نہ تھا صرف بی بی کی امداد پر دار و مدار معیشت و عزت آرہا تھا یعنی اونکی بیگم صاحبہ کو پانچہزار روپیہ ماہواری وثیقہ بلاناغہ خزانہ سرکاری سے ملا کرتا تھا بڑے جوڑ توڑ اور ریشہ دوانیان حضرت نے کین اور کرائین درمیان والونکی خوب چلھوتی ہوئی ماما۔ اصیلون۔ مہریون کو خوب چٹا یا نذر و منتین بھی کین تو اللہ اللہ کر کے طرفین سے بیل چڑھی یعنی عقد ہوا پہلے حتو خان نام تھا پھر بعد چندے حاتم خان بعدہ حاتم علیخان کہلانے لگے بیگم سادہ مزاج تھی اور اپنے زعم ناقص مین عورتونکو مدبر او سنے کبھی نہ سمجھا تو خود ہی خانگی معاملات مین اپنے والد کے مرنے کے بعد ذرا بھی دست اندازی نہ کی حاتم علیخان بن بیٹھے اونھین کے سپرد کل امور کر دیے اور کیون نہ کر دیتی جورو اخصم کا نازک ربط مشہور ہی ہے لیجیے اب کیا رہا وثیقہ دار خانصاحب ہوگئے مہر بھی بی بی صاحبہ کی اونکے قبضے مین آگئی مختار نامہ عام کرا لیا حاکم وثیقہ کے یہان آمد و شد کرکے اجازت وصول وثیقہ کی لے لی جب کم ظرف یا ندیدے آدمی کو سامان تمول سے ملے تو وہ کس طرح کھانا ہضم کر سکے لیجیے صاحب و اٹلا بڑے نوابی کے سامان و لوازم جمع کیے سواریان بھی متعدد رکھین ضرورت سے زیادہ نوکر بھی رکھ لیے حشرات الارض (مصاحبین خوشامد طبیعت) بھی آکر چمٹ گئے اب کیا تھا لوہے نے جوہر دکھائے افیون بھی گھلنے لگی شراب بھی

ڈھلنا شروع ہوگئی ذرا ذرا سی بات پر اشرفیان خرچ ہونا آسان سمجھا گیا
حاتم علیخان سے تھے کہ جنکا مزاج عرش پر پونہچا جنکو پھوس کا چھپر ملنا دشوار تھا
اونکو گرمیون مین خسخانہ بھی ناگوار تھا کوٹھی کا کوئی دروازہ ایسا باقی نرہا جسمین
عمدہ ٹٹی خس کی نہ لگائی گئی ہو اور وہ نفاست مزاج جسکا کہنا فضول ہی مفتا جسمین
ایک روز جمع ہوسے تو یہ ذکر شروع ہوا (مرزا عیش) واللہ دل پگھلا جاتا ہی کلیجہ
منھہ کو آرہا ہی گرمی سے فتور عیش مین آگیا (شیخ سرور) حضرت گرمی وہ بلا ہی
کہ توبہ ہی بھلی اب تو کسی چیز مین لطف ہی اور نہ سرور ہی جتنی دیر اپنے جھونپڑے
مین رہتا ہون وہ تکلیف رہتی ہی کہ بیان کیا کرون وہ تو حضور کے دربار مین
جسوقت آتا ہون جان آجاتی ہی۔
(میر لطف) کیا کہنا یہان کا ہم غریبون کو یاکہ تمام شہر والون کی منڈ اسی جگہہ ہی یہ
دروازہ سلامت رہے زندگی کا لطف ہر ایک یہان پاتا ہی۔
(حاتم علیخان ذرا سا چونک کر) کیا کہا بھائی یہ کسکو بنا رہے ہو کسکا ذکر ہی۔
(لطف) کیا ارشاد ہوا آقای نعمت کو نمکخوار روسنے ایسا فرمانا نہایت نازیبا ہی ہم تو
اپنے مالک کو دعا دے رہے ہین اوسکی سخاوت کا ذکر کرکے جی خوش
کرتے اور ناز کرتے ہین کہ واہ رے ہمارے نصیب کہ ایسے دریا دل کی
کی رفاقت ملی جسکا شہرہ شہر مین ہی۔
(عیش) میر صاحب یہ کیا فرمایا کہ تمام شہر مین شہرہ ہی آپکو معلوم نہین کل ایک بات بہت

لمبا کاغذ انگریزی کا بے لیے ہوے گٹ پٹ کر رہا تھا سرکار کا نام جو لیا تو مین کھڑا ہو گیا بابو نے مجھے دیکھا تو کہا ویل مرزا صاحب آپ جانتا یہ اخبار لندن کا ہی آپ کے مالک کا نام دیکھو خبر والا بولتا ہی حاتم علی کھان (حاتم علیخان) وہ بہت اچھا مانش ہی ایک چھوٹا سا کام مین اپنا نوکر لوگ کو دش بیش مُہر دینے مانگتا۔ کیا بہت بڑا امیر لوگ ہی مین نے جواب دیا کہ جناب بابو صاحب ہمارا ایسا مالک ہی جسنے حاتم طائی کی قبر پر لات ماری ہی ایک دو اشرفی کی کوئی حقیقت نہین تمھارے سر کی قسم مُٹھیان بھر بھر کر دیدین کبھی تو ہماری سرکار کا سلام کہ دو انھون نے بہت اچھا کہا۔

(حاتم) میرزا صاحب سچ کہنا کیا اس فقیر کا نام لندن مین پہونچ گیا مین نے تو بھائی ایسا کام نہین کیا جسمین وہانتک نام جاتا۔

(سرور) لندن کیا چیز ہی دور دور پہونچا اور پہونچیگا لیجیے فرمایئے کہ ایسا عمدہ خسخانہ کس امیر کے یہان ہی جان پناہ کا نام ہی نام تھا ایک ٹٹی سے سے تمام گرمی ٹال دیتے تھے۔ یہان جب جانین کہ گرمی کا گذر ہو تو ہرگز نہین اسکی نامورئی کیا کم ہی۔

(حاتم) بھائی اسکو اور بھی رونق دونگا۔

(لطف) اب اسمین کیا باقی ہی۔

(حاتم) کوئی حاضر ہی (آواز کی دیر تھی کہ حاضر کی دس بیس آوازین آگئین)

جاؤ عطر خان داروغہ سے کہو کہ ابھی گلاب بیگ کو قنوج بھیجین شام تک جسقدر عرق گلاب و کیوڑا ملے لے آوین اوسی سے اب ٹٹی چھڑکی جائینگی پہ خبردار محلسرا مین بھی خسخانہ بیگم صاحبہ کے لیے اس سے بڑھکر طیار رہو۔

(لطف) آپ یہ کیا فرماتے ہین بڑا خرچ پڑیگا کچھہ تو سوچیے۔

(سرور) کیا سوچینگے موج ہی گئی حکم ہونا تھا وہ ہوگیا داروغہ صاحب پورا کرو

(حاتم) سنو بھائی حاتم (مراد اپنے سے ہی) بات کا دھنی قول کا پختہ ہی دنیا ادھر کی اودھر ہو جاے مگر زبان نہ بدلیگی یہ تو مجھے میرے استاد نے پڑھایا ہی نہین اب تو ایسا ہی ہوگا حکم نہین پلٹ سکتا۔

(سرور) مین تو عرض کرچکا میر صاحب اونکے یہان نوکر رہے ہین جنکا شام تک نام کوئی بخیل کبھی نہین لیتا بس اونھین کسطرح مزاج سمجھے کہ کہہ دیا مگر وہ کام کیا یہ خیال نہین کہ آپ جیسے مصاحب قیق شہر کے امیر غریب کیا کہینگے مین اونکا نام نہ لونگا کبھی شام تک زبان پر نہ لاونگا۔

(حاتم) یہہ کون سخی داتا ہین جنکے یہان پہلے میر صاحب تھے۔

(عیش) اجی حضور جانے دیجیے کیا آپ کو بھی اصرار ہی کہ مانتے ہی نہین

(لطف) (نہایت اصرار سے) وہی نواب صاحب ہاتی جنکے دروازے پہ بند ھے ہین۔

(حاتم) نام بھی کچھہ ہی یا بے نام کے نواب صاحب ہین۔

(لطف) تلیا والے صاحبزادے۔

یہہ کہنا تھا کہ قہقہے اوڑے کوئی کہتا ہی کہ تلیا کے صاحبزادے نہین مینڈک کہیے کوئی فرماتے تھے کہ برخوردار تالاب کوئی بولا نہین نواسہ دریا سے شور کے کسی نے کہا کہ اجی وہ سمندر کے پوتے ہین ایک ہلڑ مچ گیا کانون کان آواز نہین جاتی بات کیا تھی کہ اونکے دروازے پر تالاب چھوٹا سا تھا اور وہ نواب بڑا مدبر خوش انتظام تھا گھوڑے ہاتی بھی رکھتے تھے ضروری سامانِ امارت سب کچھہ تھا مگر خوشامدیون کا درخور نہ تھا لہذا اوسکو بخیل تجویز کرکے اونکا نام لینا صبح کو چھوڑ دیا صرف تلیا کے صاحبزادے مشہور کردیا وہان سے نکالے گیے تو یہان پونہچے۔

(عیش) ہماری سرکار کی بلند حوصلگی کا کیا ذکر ہی اس شہر پر کیا ہی بڑے بڑے شہرون کے نواب سامنے نہین آتے بلکہ برابر بہی اونکا عقیدہ ہی کہ حضور کے نام سے ہم سب بکتے ہین نہین تو کوئی نہ پوچھے اب نوابی کہان ہی

(لطف) نوابی ہی کیا چیز۔ کچھہ بھی نہین ایک نام ہی نام ہی نواب وہی ہی جو ہماری سرکار کی طرح دریا دل ہو نہین تو ایک تلیا والے کیا کم ہین۔

(سرور) بیشک سچ فرمایا آپ نے۔ دیکھیے کوئی ایسا ہی کہ ساری قنوج کا عطر کیوڑہ مول لیکر ٹٹی بلکہ ہزار ہا لکھو کہا ٹٹیان چھڑکا دے۔ کل حکم دیا شام ہی

سب سامان موجود ہی شہر کے آخر ناکے تک اسی خسخانے کی مہک جاتی ہی
(عیش) ذرا انصاف کرو کیا کہتے ہو اجی ہوا موافق ہو اور ریل کی ڈاک گاڑی
بھی سے چلے تو خدا جھوٹ نہ بلاے کانپور تک اسکی خوشبو پہنچے اور ایسا
اکثر رات کو ہوا ہے۔
(لطف) آپکا فرمانا نہایت صحیح ہی آپکی خوشبو ملکون ملکون پھیلی ہی کیا خسخانہ کی
کانپور تک بھی خوشبو نجاے ضرور جاے اور گئی ہی۔
(راوی) خدا کی مار جھوٹون پر۔
کئی روز بعد داروغہ صاحب سے نے بل پیش کیا نواب سے نے فرمایا کہ ہمکو
ایسی واہیات بات سُننے سے الجھن ہوتی ہی داروغہ سے نے کہا حضور یہی
صفائی کے سبب لیئے حساب پیش کرنا ہر نوکر کو اچھا ہوتا ہی۔
(سرور) کیا فرمایا جناب عالی کو تکلیف نہ دو کیا آپ سے بے اعتبار ہین اور کون ایسا
لمبا چوڑا حساب ہی کہ اس قدر جلد پیش کیا۔
(داروغہ) بہت تھوڑا حساب مگر مالیت کی گٹھڑی ہو گئی صرف چار دین اسوقت
لکھہ لی گئیں متفرقات کو یکجا کر کے علحدہ یکشت لکھہ دیا سُنیئے عطر خس دو من
کیوڑہ گلاب متفرقات عطریات کارخانہ دار نے یکشت قیمت بتائی ہی کہ ہزار
روپیہ بھیج دیجیے آخر مہینے پر حساب ہو جائیگا اور مینے کہدیا ہی کہ اب صرف دس من کیوڑا
روز آوے۔

(عیش) بس اسقدر متعجب ہو کہ صرف ایک سو دو من وزن ہی اور وہ بھی تین وزن اور سات ہزار یہہ کون ایسی بڑی رقم ہی۔

(حاتم) کچھہ پروا نہین سیل چند خزانچی کو حکم دو کہ ہنڈی مداری شاہ صاحب کے نام کرادے اور شاہ صاحب کو دیوانجی سے لکھادو کہ آپ اپنا بڑھیا عطر حنا کیون نہین بھیجتے ایک من ڈیڑھ من تو بھجوادین جسمین روزمرہ کا کام چلے اور یاد رکھو کہ کل سے عطر ملا کر کیوڑا و گلاب ٹٹی پر چھڑکا جائے اور داروغہ جی مجھے بنیا نہ بنایئے مین کون ہون اور کیا نام ہی۔

(سرور) لکھہ لٹ بلکہ کرور و بدم لٹ آپ ہی ہین اور حضور کا اسم عالی نواب حاتم علیخان بہادر حاتم جنگ ہی۔

(راوی) کیا خوب مصاحبین نے خطاب بھی تجویز کر دیا۔

(لطف) پھر بخشش و کرم کیون نہو اجی داروغہ صاحب دعا کرو تسبیح پھیرو کہ خدا کرے لڑکا ہو اللہ کی ذات سے امید ہی کہ دعا قبول ہو۔

(داروغہ) صبح و شام کی کیفیت ہی۔

(عیش) الحمد للہ اب کیا ہی چین ہی چین ہی۔

(حاتم) واہ داروغہ صاحب یہ کیا کہہ رہے ہو محض غلط ہی۔

(داروغہ) بہت معتبر خبر ہی یقین مانیے صبح و شام لگ رہا ہی صاحبزادہ کہلائے بی انارکلی نے مجھسے کہا تھا۔

(حاتم) لیجیے صاحب ہمکو خبر ہی نہین اور غضب تو یہ ہی کہ جناب بیگم صاحب نے
بھی نہ فرمایا۔

(راوی) بالکل عقل کا دشمن اور آنکھ بھی ندارد باہر کے آدمیون کو خبر ہی مگر اوسکو
ذرا بھی نہین۔ غرضکہ وہی ایک ورین لڑکا پیدا ہوا پھر کیا تھا شادیانے بجنے
لگے مبارک سلامت ہونے لگی نواب ہی کہ بشاش انگرکھے کے بند ٹوٹے
جاتے ہین کسی کی فرمایش ہی کہ دہلی کا طائفہ آوے کوئی کہتا ہی کہ کشمیری ابھی
بلوائے جائین کسی نے کہا کہ ابھی کوئی اہلکار لکھنو جائے زہرہ و مشتری کو
لے آئے کوئی صاحب فرما رہے ہین کہ تار جائے توقف نہو ورنہ سبھی یہانکے
جسقدر مشہور طائفے ہین وہ تو آجائین اسی روز کیلیے آسرا لگائے تمام رعایای شہر بھی
آئین کبکے وہ دن آج آیا داروغہ بوڑھا کشمیری ایک خلفشار مین ہی کسکی
سُنے کسکا جواب دے ایک آدمی اور فرمایشونکی انتہا نہین گویا کہ پل ٹوٹ گیا ہے محلسرا
علیحدہ بیٹھی خدمتین مہریان مامائین دوا اصیلین چلی آتی ہین اور برابر یہی فرمایش کہ
جلسے کو کیا دیر ہی سونا چاندی جواہرات نثار کے لیے چاہیئے بڑی بیگم صاحبہ
(خوشنود من حاتم علیخان) ناخوش ہو رہی ہین دیکھو تو عنقریب اور خلل دراسد مین کوئی دیر
نہین ہی کیا کرایا سب اکارت جائیگا۔

نواب کو کچھہ سوجھائی نہین دیتا شادی مرگ کی حالت ہو رہی ہی روپیہ کا پھیکنا
اور خرچ کرنا اسوقت کچھہ وقعت نہ رکھتا تھا آخر شام تک لکھنو کے طائفے چیدہ

اور دہلی کے منتخب ارباب نشاط کشمیریون اور نقالون کا ہجوم ہوگیا مگر سب سے
زیادہ لطف ویدار بخش وغوث بخش تالگرامیون کے ناچ گانے مین تھا اس
طائفے نے سب کو گرد کیا اور خوب لوٹا کئی ہفتے اسی ناچ ورنگ مین گذرے
دنیا وما فیہا سے خبر کسی کو نتھی اسی ملاہی وملاعب مین خاندان نواب غرق رہا صرف
پانچہزار کا وثیقہ اور چند نوٹین اوس ایام کی تھین جبکہ جہان آرا بیگم (زوجہ محتشمہ حاتم علی
نابالغہ تھین وہ کہانتک ٹہرتین اور خرچ ایسے کہ ایک صوبہ کا سالانہ خراج آن واحد
مین خرچ کرنے سے قلق نہ آیے اور پھر سیل چند خزانچی نے ایک کا ہندسہ
لکھہ لیا حساب کرتے وقت دو صفر صحیح کیے پیچھے سو روپیہ کی قم ٹھیک ہوئی
پھر داروغہ مصاحبین کی کتربیونت اور چہارم کا ٹھکانا نہین حساب آخر مین کیا گیا
تو اسی ہزار کی میزان تین ہفتے کے مصارف کی ہوئی متفرقات صرف روزمرہ کا گیا گھنا
پس اگر پہلے سے نواب دشمن عقل اپنے خسخانے کا معمولی انتظام کرتا تو بیس روپیہ
مہینا کافی تھا اور اگر قبل ولادت اپنے فرزند ارجمند کے جشن تولید کا تخمینہ کر لیتا تو
غالباً عمدگی اور خوش انتظامی سے آٹھہ ہزار بھی خرچ نہ ہوتا اور نیکنامی بھی علیحدہ ملتی
مستحق مارے نہ جاتے سچے دعا گویون کا بھی بھلا ہو جاتا اور اسی ہزار کی علت
مین مکان املاک نیلام نہوتا دیوانی کے پیادے نواب مصنوعی کی گرفتاری کی
زحمت نہ اوٹھاتے۔

میرے نزدیک بلکہ تمام عقلا کے نزدیک وہ شخص بڑا بیوقوف ہے جسنے آمد اور

خرچ پر نظر نہ کی اور سب سے زیادہ کو منفرد ہی کہ جیسکے لابدی اور اتفاقی خرچ بھی صرف
قرض کے بھروسے پر چلتے ہون۔ (جیرز)

انسان کو چاہیئے کہ سب سے پہلے سالانہ یا ماہواری آخل و مخارج کی توم کا
تخمینہ کرے اور اوسی مین کل خرچ کا بھگتان کرتا رہے کسی کا دینا اور نہ کبھی کسیسے
لینا اپنا طریقہ رکھے مین نظیر کے طور پر ایک اپنے دوست کے مداخل و مخارج
کی کیفیت سناتا ہون وہ ایک سو چھتر روپیہ ماہواری کے تحصیلدار ہین اور دس
روپیہ ماہواری فیس رجسٹری سے ملتا ہی اور اپنی ملکیت سے جو نفع ملتا ہو اوسکا ذکر
نہین وہ پردیس مین ایک سو پچاسی روپیہ ماہواری کا انتظام رکھتے ہین اور یہہ
ایسا اوجلا خرچ کہ ناجائز طور پر کوئی اوسکا مداخل نہین اوسکی تفصیل یہہ ہی کہ پچاس روپیہ
کو وہ اپنا نہین سمجھتے اوسکا نام ناگزیر خرچ کی مدد رکھا ہی اور پندرہ روپیہ تعلیم
اطفال اور پچیس روپیہ خرچ سواری اور بیس روپیہ اہل قرابت کی خبرگیری و پچھتر روپیہ
اپنے روزمرہ مصارف مین خرچ کرتے ہین اسی مین گرمی و جاڑا اور برسات کے مصارف
مگر سب اعتدال کے ساتھہ کسی مین کمی بیشی نہین جب کبھی کوئی اتفاقیہ کام آیا
اوسی پچاس روپیہ سے کہ چھہ سو روپیہ سال کا پس انداز ہوتا ہی خرچ کر دیا البتہ جب
سے انکم ٹیکس تشخیص ہوئی ہے ۵ ماہواری کے لائق ہر ایک مد سے کفایت
نکال لی ذرا پہلے ناگوار ہوا تھا اب اوسکا بھی خرچ ناگوار نہین سمجھہ لیا کہ ہم سے
باطلاع لیا جاتا ہی اگر اسیقدر تنخواہ کم کر دی جاے تو کیا ہو۔ (جیرز)

تخمینہ خرچ آمدنی

اور شینیے — تمام زمانے کے فضول خرچ بسم اللہ اور ختنہ اور بیاہ کا
کبھی معقول بندوبست ہے کبھی اسکا خیال نہین کہ ہمارے ہمچشم عہدہ دار و برادری والے
کس طور سے رہتے ہین کیسی کیسی فیاضیان کرتے اور نامورین لیتے ہین مگر اونکو اسکا
زیادہ خیال ہے کہ ایسی بیہودہ فیاضی و کسب ناموری سے ہمیشہ علیحدہ رہنا چاہیے
جسکا مآل زیرباری اور قرقی و نیلام جایداد اور گرفتاری ہے بخیل کنجوس کبھی جو بننا
قبول ہے مگر یہہ ذلتین اوٹھانا ہرگز منظور نہین کیا آپ نے نہین سُنا کہ الہ آباد کے
ضلع کے ایک رئیس ہمارے اسی ضلع مین چند روز ہوئے دوسو روپیہ کے تحصیلدار
تھے اونکے باورچیخانہ اور توشک خانے کا خرچ پانسو روپیہ مہینے کا تھا بالآخر
جایداد بھی نیلام ہوئی نوکری بھی گئی قید بھی ہوے اب دو روپیہ کی نوکری بھی
نہین ملتی ہے —

ایسا ہی فتح آباد کے سید محمد کا ذکر ہے کہ اونکو بھی نواب بننے کا شوق ہوا کسی
نواب کے یہان کے خرچ دیکھکر جی للچایا کہ ایسا ہی کرنا چاہیئے تاکہ اوس سے
اپنی بات بڑھی رہے لکھنؤ کے بگڑے خاندان مین قرابت کی لڑکی بیاہی لڑکا
بیاہا شہ خرچی ایسی کی و ایسی فیاضی پہ کمر باندھی کہ میرے شیر نے علاقہ تک نہ رکھا
نوبت باینجا رسید کچھہ معافی کے قطعے تھے وہ بھی نیلام ہوے قید بھی ہوے
اب ایک مہاجن کے دروازے پر بیٹھا رہتا ہے وہ مہربانی سے دو روٹیان اور
ششماہی پہ تیس ۳۰ کا کپڑا بنوا دیتا ہے —

ابھی کی بات ہے ہمارے پڑوس میں دیوان خوشوقت رای بہادر رہتے تھے کیسے کیسے محلات و باغات تھے عمدہ تعلقہ تھا سو دو آتا تھا نوٹ دو آبے دیو انجی مشہور تھے حکام کے نزدیک معزز ہندو مسلمان اپنا سر دار جانتے تھے وہ بھی سب کو اپنا ہی تصور کرتے تھے اونکے سلمنے تک اچھا کارخانہ تھا اونکے صاحبزادے اقبال بہادر نے ایسا چوپٹ کیا کہ توبہ ہی توبہ اونکو اپنے خرچ و آمد پر توجہ نہ تھی تمام کارندے کھا گئے اور رای صاحب صرف رای رہ گئے اب قصیدہ پڑھکر امرا کے یہان سے کچھ لے آتے ہین جسمین گذر چلتا ہے مکان بھی رہا اب ہمارے چچا جان کے باغ مین ایک کچا مکان ہے اوسی مین پڑے رہتے ہین اونکو کھیت والا ماجد نے دیدیا ہے جس سے عیال کی غریبانہ بسر ہوتی ہے اسکے سوا اگر کسی کے ذہن مین بھی یہ امر گذر سکتا تھا کہ رای بہادر کا خاندان ایسا مٹ جائیگا کہ پھر اقبال مند نہو گا۔

اور سنیئے ہماری برادری مین ایک خاندان مشہور تھا اوسنے بھی لڑکیون کے جہیز لڑکون کے مراسم شادی مین اپنے اندازے سے زیادہ خرچ کیا ایسا مٹا ہے کہ اب حال العمند ہونے کی امید نہین۔

استظام کی نظائر بیان کرنے مین زیادہ حرج وقت ہوتا ہے معاف کیجیئگا اب اصل بیان کی طرف رجوع ہے۔

آزادی

عفت کے لیے آزادی بھی ضروری چیز ہے کیونکہ جبتک انسان مین آزادی نہو گی

امور عفت کو وہ ختم عمدہ طرح پر نہین کر سکتا کیا آپ آزادی اسکو سمجھتے ہین کہ کسی
مذہب وملت کی پابندی نہو جو دل مین آیا بے تکلف کر گذرے قیود مذہب کو
ڈھکوسلا اور حلال و حرام کی تفریق کو واہیات جھگڑے سمجھے ہمنے ایک مسلمان دیکھا ہے
کہ اپنے کو علامہ تصور کرتا ہی چھوٹے چھوٹے اخبارون مین کبھی کبھی اردو اخبارون مین
کچھ مضامین درج کراتا تھا اسی پر ناز و فخر تھا روزے کو بھوکون مرنا فاقے سے جان
دینا نماز کو بیہودہ اوٹھنا بیٹھنا کہا کرتا تھا دعا خدا سے مانگنا نہایت مرتبہ خراب تصور کرتا تھا
ایک مرتبہ حضرت وکالت جحی کے امتحان مین شریک ہوے اتفاق وقت کہ ناکام رہے
اب کہتے پھرتے ہین کہ مین نے سزا پائی جو کہا تھا وہ سامنے آیا مین نے کسقدر قانون
یاد کیا قطعی کامیابی کی امید تھی مجھے ایک بھی درجہ نہ ملا اور دیکھو ملا یعقوب تسبیح لیے ہر وقت
گھمایا کرتا تھا قانون کبھی کبھی دیکھ لیتا تھا جب کبھی مین نے کتاب دیکھو تو وہ کہتے کہ اللہ سب
بیڑا پار کریگا وہی ہوا کہ درجہ اول کا سارٹیفکٹ ملا مین خشک رہ گیا۔ آخر وہ حضرت بھی
مذہب کے پابند ہو گئے۔

دوسرے ایک ہمارے دوست کایستھ ہین ہم لوگونکے ساتھ عرصے تک انگریزی
فارسی پڑھی دھی پوجا دھیان گیان کو لغو سمجھتے تھے آخر ایک مصیبت مین پھنسے
تو سب لالہ صاحب بھول گئے پھر خدا ہی یاد آیا۔

ہمارا مقصد یہ نہین ہی کہ پابندی مذہب اس درجہ کرے کہ تعصب کے مارے کہین کا نہ رہے
اگر غیر مذہب والے سے کپڑا چھو گیا گویا ناپاک ہو گئے کسی غیر ملت والے سے ملت و خلت

پیدا کی لیجیے کافر بنگے کہین سے نہ رہے خذ ما صفا و دع ما کدر پر عمل کرے
دل بیار و دست بکار رہا کرے جس مذہب ملت مین ہو اوسکی تحقیق بدرجہ تعمیق کرکے
ایسا پابند رہے کہ پھر کسی جانب توجہ نہو اور دنیا کی معاشرت مین امور مذہبی کی مداخلت
نہونے دے اپنے دل پر قابو رکھے تو پابندی مذہب بھی ہی ورنہ تماشہ ہی اور نرا ڈھکوسلا
سنئیے آزادی کیا چیز ہی وہ یہ ہی کہ انسان اچھے پیشے اور ایک حرفے سے مال پیدا
کرے اور عمدہ محل پر صرف کرے بیجا و خراب مصرف سے محترز اور مجتنب رہے
اور اس کسب معاش مین کسی طرح متعصبانہ اور جاہلانہ قیود روک ٹوک نہو اگر ذرا بھی جہل اور تعصب کا
دخل ہوا تو آزادی نہین ہی اور تجارت و زراعت سے بڑھکر کسی حرفے مین جانتے ہین آزادی
نہین ہی دیکھیے تجارت ہی سے ہر قوم و ملک نے آبرو و ترقی پائی افسوس ہی کہ
اسکو اب ہم سب نگاہ حقیر سے دیکھتے ہین اگر کسی نے جوتا بیچنا شروع کیا تو وہ چمار ہی
کہلائیگا اگر کپڑے کا روزگار کسی نے کیا تو جیسے جولاہہ ہو گیا جب ایسے واہیات
تصورات و بیجا کلمات ہین تو آزادی کہان ہی مجبوراً نوکری کریگا کہ جس سے بڑھکر
مجبوری کسی مین نہین ہی۔

سنئیے آزادی یہ نہین کہ بادشاہ وقت سے بغاوت کرے اوسکے حکمون کو نمانے
یا کہ بیجا و باغت سے مجبور کرکے احکام متمنیہ کو جو بادشاہ سے منسوخ کرائے اور بیجا الفاظ
اور ثقیل کلمات سے بادشاہ یا اوسکے کارکن کی توہین کرے اور چاہے کہ تمام
رعایا کو گمراہ کرے اور بالآخر اوسکے خراب نتیجے سے تمام ملک کو آبادی کی عوض برباد

کرے اسکا نام آزادی نہین ہی بلکہ گمراہی اور بغاوت ہی ہر محکوم کو چاہیے کہ اپنے
حاکم کو اپنی اطاعت اور خوش کرداری سے راضی رکھے کوئی اپنا حق خدمت و اطاعت
نہ ثابت کرنا چاہیے شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہی ؎ منت منہ کہ خدمت سلطان
ہمیکنی ٭ منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت ٭ شکر خدای کن کہ موفق شدی بخیر
ز انعام و فضل خود نہ معطل گذاشتت ۔ بعض شخص یہ بھی کہینگے کہ اپنے حقوق اور
دعاوی کا اپنے بادشاہ سے مانگنا کوئی نازیبا و ناگوار نہین ہی دیکھو ان بھی بچے
کو بے مانگے کبھی دودھ نہین دیتی ہم اسکو ہرگز قبول نہین کرتے بلکہ کہتے ہین کہ بیشک
مان دودھ بے مانگے نہین دیتی مگر اوسکی محبت ایسی ہی کہ بچے کا ہرگز بھوکا رہنا
اوسکو پسند نہین ہوتا ہی وہ بالضرور وقت و محل پر دودھ پلاتی ہی اگر لڑکا قبض و درد
شکم مین ہو دودھ مانگے تو ہرگز اوسکی مان کہانے کو نہ دیگی اور اگر اصرار کریگا تو بیشک
خشم نمائی اور مجبوری کو تنبیہ اور سزا بھی دیگی ایسا ہی اگر کوئی لڑکا اپنے باپ سے
جابرانہ پیش آئیگا اور زبردستی اپنے حقوق مانگیگا جسکے پانے کی قابلیت اوسمین نہین پہنچی
حالانکہ اوسکے مشفق پدر نے اون حقوق کا دینا اور اوسکے منتفع ہونا ایک وقت خاص
کے لیے اوٹھا رکھا ہی اور لڑکا ناآل اندیش اپنی جلدبازی سے اپنے بزرگ کے
ناصحانہ تحمل اور دوراندیشی کے خیال کو جابرانہ دست اندازی تصور کرتا ہی فرض کیا کہ
ایک شخص کے دو لڑکے ہین ایک سن رشد کو پہونچ گیا دوسرا بالغ بھی نہین ہوا
اول الذکر اپنے حقوق سے فوراً متمتع ہوگا اگر اوسکا تمتع دیکھکر چھوٹا بھائی قبل از

وقت اپنا حق باپ سے مانگیگا تو باپ کیون نہ اوسکو سمجھائیگا بیشک سمجھائیگا اور جب بھی باز نہ آیا تو تنبیہ بھی کریگا اگر کسی سے اپنے اندوختے کو بیجا صرف کرنا ایک نا اہل کے ہاتھ سے پسند نہ کریگا ایسی حالت مین اگر وہ ناسمجھ بیٹا دعوی کرے کہ دوسرے بھائی پر پیار ہی اور مجھسے محبت باپ نہین کرتا تو یہ نازیبا امر ہی پس بعینہ یہ حال بادشاہ عادل اور رعایا محکوم کا ہی یہ نہایت غور کی بات نہین ہی بلکہ موٹی بات ہی کہ جب ہم خدمت کسی کی کرینگے تو وہ کیون نہ ہمپر توجہ کریگا بالضرور خیال کریگا ۔ دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاہ * سوم ہر آینہ دروی کند بلطف نگاہ ۔ تو جب ہم اپنے بادشاہ کی اطاعت مین جانفشانی اور جان نثاری اوسپر کرینگے تو وہ ہمپر کیا نگاہ لطف نہ فرمائیگا بلکہ بیمحل مانگنے سے کوئی کسی کو کچھہ نہین دیتا ہی ۔ بیوقت کہین بھی کچھہ ملا ہی * بیتا کہین حکم بن ہلا ہی * یہ بھی جانے دیجیے کہ اس باعث سے کیا نتیجہ مترتب ہوگا بلکہ خفت عقل اور عجلت فراجی ثابت ہوگی ۔

اگر اسکا نام حقوق مانگنا یا آزادی قرار دیا ہی تو یہ آزادی نہین ہی آزادی یہی ہی کہ بلا کسی جبر و ظلم کے ہر محکوم اپنی زندگی اچھی طرح بسر کرے کوئی شخص کسی کی عہدہ معتبر کو ضرر نہ پوہنچا سکے اگر قید ملت و مذہب نہ رہے تو رندو لامذہب کہلائیگا اور اگر منحرف حکم شاہی سے ہوگا تو باغی گمراہ اوسکو سب لوگ کہینگے (چیرز)

ہر انسان کو چاہیئے کہ اپنے مالک و آقا کے اتباع کو اپنا فخر جانے اور ہمیشہ خلوص و ادب کے ساتھہ اوسکے مصاحبین و رفقا و امرا و وزرا کی تعظیم بجالاے

اگر دلی عقیدت و ارادت ہی تو ضرور تمھارے حال پر لطف و توجہ ہوگا کبھی کسی
چیز کی استدعا نہ کرنی پڑیگی خواہ مخواہ اوسکا انصرام ہو جائیگا اور مالک یقیناً تمھارے
حقوق بے التجا و درخواست کے عنایت کریگا۔

سخاوت

آزادی کے بعد سخاوت بھی ایک تعلق خاص عفت سے رکھتا ہی وہ ایک ایسی
چیز ہی کہ جسکے زور سے دولت و زر کے صرف کرنے مین دریغ نہو اور جسقدر کسی کو
ضرورت ہو بے تامل و بے تکلف دیدے ڈالے۔ تجربہ کارون کا قول ہی کہ کوئی
قوم رونق نہین پکڑتی جبتک سخاوت و خوشخوئی اوسکی مصلح و رہبر نہو۔ اور انسان کے
اعمال گرانسنگ نہین ہوتے تا بجائیکہ خوشخلقی و سخاوت نہو کیونکہ ایمان کو بھی قوت
انھین سے ہوتی ہی اور بے ایمانی کو بدخلقی و بخل سے طاقت ہوا کرتی ہی۔ یہ سخاوت
ایسا لفظ معنی خیز ہی کہ معمولی کلمات سے اوسکی تصریح غیر ممکن ہی مگر میری دانست مین

متعلقات سخاوت

متعلقات سخاوت یہ ہین ۱ کرم جس سے مال کا خرچ کرنا نفع عام کے لیے انسان
کو آسان معلوم ہو اور اوسکے فاعل کی قدر و منزلت ہو ۲ ایثار کسی شخص کو ایک
چیز کی احتیاج یا تعلق خاص ہو اور دوسرا شخص مستحق اوسکو مانگے تو فوراً دیدے مثلاً
مسافر و یتیم و بیوہ و طالب العلم وغیرہم کہ جو محتاج ہون ۳ عفو اوسکو کہتے ہین کہ انسان
باوجود قدرت کے مکافات نہ لے بلکہ نیکی و خوشخوئی سے غیر کی خطا و بیجا حرکت
نظر نہ کرے ۴ مروت وہ ہی کہ نفس راغب ہو اور انسان دوسرے شخص کی فائدہ
رسانی اور خرچ لابدی کی بہم رسانی مین سیرچشمی سے کبھی تنگی اٹھانا نہ کرے ۵ نیل

(پایا) نفس ہمیشہ افعال پسندیدہ و سیرت ستودہ کے کرنے سے خوش
و مسرور رہے ۲۔ مواسات ۔ اپنے یارون اور احباب و مستحقین کی اعانت
معیشت اور ضروری امور مین قوت اور مال سے کرنا اور اس مرتبہ معین ہونا کہ اوس سے
حقدار کے انجاح مطالب مین دریغ نہ پایا جاوے ۳۔ سماحت (جوانمردی) آسانی
یعنی بخوشی خرچ کرنا اور بذل اوسکی ضد ہے یعنی ایسی خوشی سے خرچ کرنا کہ جسکا
دینا واجب نہین ہے ۴۔ مسامحت ترک کرنا اون امور کا جنکا ترک غیر واجب ہے
اور یہ واجب التعمیل امر انسان کے لیئے ہے کیونکہ سخاوت کا تکملہ ہرگز نہین ہوتا
جبتک یہ صفات ہشتگانہ نہون سخاوت یہ نہین ہے کہ غیر مستحق کو سیکڑون روپیہ
دیا جاوے اور حقدار محروم رہے مثلاً دروازے پر محتاج سائل بیٹھا ہے کہ ٹکڑا اور جوتا
درکنار شام کو بھی دو آنے تک نہین ملتے جس سے تمام دن کا فاقہ ٹوٹے اوسکی تو
خبر مالک خانہ تک نہو اور اگر ہو تو کہہ دیا جاوے کہ ہمکو خدا سے لڑنا منظور نہین ہے ہمکو
خدا ہی نے نہ دیا تو ہم کس طرح دین اگر دین تو اپنا دشمن خدا کو بنائین اور ارباب نشاط
بے تکلف دیوانخانے مین داخل ہین محفل آراستہ ہے رخصت کیوقت دو ڈھائی سو روپیہ کا
خون ہونا کچھ بات ہی نہین اور عقیدہ یہ کہ اونکو دینا بڑی ناموری ہے دوسرے سخاوت و بخشش کا
چرچا کرینگے اور حاتمی کی تعریف تمام جہان مین پھیلیگی ۔ طالب علم کو ایک چراغ تیل دینا
ناگوار خاطر مگر محفل رقص و سرود مین اگر تیل کے ہزار دو ہزار پیپے خرچ ہون تو کیا پروا ہے
تو اگر ایسی سخاوت ہے اوس سے ہر انسان کو بچنا چاہیے اسکا نام تو بیوقوفی

بیہودہ خرچ کرتا ہی ہر عقیل نے تجویز کیا ہ اور فی الواقع یہ ایسا ہی ہے

(ر) اب اگر کوئی مضائقہ نہو تو عفت و پارسائی کی اضداد بیان فرمایئے

(م) بہت اچھا یہ تو ضروری امر ہی خیر سُنیئے۔

جس انسان میں حیا اور دنائت و حسن سیرت اور آشتی و ضبط نفس و صبر و قناعت و وقار و تقوی و انتظام و آزادی و سخاوت یا سخاوت کے متعلقات کرم ایثار عفو مروت نبل مواسات سماحت مسامحت نہیں ہی اوسکو پارسا کوئی بشر نہیں کہہ سکتا بلکہ وہ بدکار بیحیا و خواہش پرست و طامع و حریص و بدعادت و بیوقر بے تمیز و مسرف بیعقل کہلائیگا۔

انسان میں اگر مندکرہ بالا بارہ صفات اور چار متعلقات سخاوت نہ پائی جائیں وہ ہرگز پارسا یا اہل عفت ہونیکا دعوی نہ کرے کیونکہ زبانی جمع خرچ سے پارسا مشہور نہیں پاسکتا جبتک صفات بالا کا استعمال اوسکی طبیعت نہ کرلے۔

کیا آپ لوگ بدکار کو اوسکے ظاہری سامان دیکھکر پارسا فرمائینگے اور اگر فرمائیں تو دلائل بھی ارشاد ہوں۔

(حاضرین جلسہ) ہرگز نہیں ہم لوگ تو اگر ایک بھی صفت کی کسر پائیں تو بدکار کہینگے اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا اور صدر انجمن کا شکریہ اور مقرر کی تعریف کے نعرے بلند ہوئے۔

رشید التہذیب

جسمین دادگری و انصاف کے متعلق تقریر ہی

دوسرے روز کچھ دن رہے سے گرد نواح اور بستی کے آدمی جمع ہو گئے اور ہر شخص مشتاق تھا کہ دیکھیے انصاف و دادگری کا بیان آج کیسا کیا جاسے اور کیا کیا نکات و باریکیان بیان ہون جب سامعین کا ہجوم ہو گیا اور وقت معمولی بھی آگیا تو صدر انجمن مع گروہ مقررین و علماے اکابر تشریف لاسے حاضرین نے فرط انبساط سے خوشی کے نعرے بلند کیے جس سے تمام راستہ اور کوٹھی گونج گئی۔ اسینے اپنے موقع پر سب بیٹھ گئے معمولی مکالمت کے بعد یہ طے پایا کہ آج جناب رشید التہذیب خلف الرشید علامہ صدر انجمن کے عدالت کے عنوان مین بیان کرین اور انکو تکلیف دیگئی کہ بیان کیجیے۔

(ر) مین اس دشوار گزار مرحلہ سے اگر علیحدہ کھا جاون تو بڑا کرم و نوازش ہی کیونکہ مین اسقدر قابلیت کا مادہ کہان سے لاؤن جس سے مین اپنے بڑے

بھائیون کی طرح تقریر بلیغ وپرفصاحت کرون اور نہ میرے کچھہ ایسا تجربہ ہی جس سے
مدد لے سکون اور نہ مجھہ مین ایسی بلاغت اور معنی آفرینی ہی کہ اس معنی خیز عنوان مین بیان کیے
دو چار فقرے طرآری اور لسانی سے کہون بہتر ہی کہ دوسرا اور کوئی نامزد فرمایا جاے
(خان بہادر) میان صاحبزادے کیون گھبراتے ہو یہ پڑھا لکھا کس دن
کام آئیگا ہمارے حضور (علامہ) نے یہ ہزارون روپیہ تمہارے کسواسطے خرچ کیے بیان
کرو ہمنے تو تمکو برابر ضرب ضربوا فعل فعلوا کرتے سُنا مگر کبھی نہ دیکھا کہ کوئی کام
کیا ہو یا دو ہاتھہ آگے بڑھکر مارے ہون اب وقت آگیا سیفیہ یلوو صف کی صف بچھادیں
(محمد شجاع) کیا آپ نے وہیات بک بک لگادی ہان مولانا یہ تجویز منسوخ
نہین ہوسکتی اب بیان فرمائیے اور ماشاء اللہ آپ کس بات مین کم ہین تحریر مین تقریر مین
بفضلہ آپکو ید طولی ہی اور اس تقریر مین وقت ضائع جاتا ہی۔
(خان) کیون صاحب آپ شجاع کہلاتے ہین اس دھوکے مین نہ رہنا وہی مثل
سچ ہی کہ پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل۔ خان کی نسبت بکبک واہیات کے بیہودہ
کلمات کسطرح آپ نے کہے اس سیف پنج انگشتی کو کیا آپ نہین جانتے یہ شجاعت کا
نام دنیا سے اوٹھا دیتا ہی۔ خبردار اب پھر ایسا نہ کہنا ورنہ تمھارے بوڑھے باپ پر رحم
ہرگز نہ کرونگا وہ میرا مُنہ بولا بھائی ہی۔
(شجاع) چچا صاحب کیا بگڑ گیے بکبک بہت اچھا لفظ ہی الف لیلہ اور مثنوی وغیرہ
مین یہ الفاظ ہین اور تمام لغات واہیات کے معانی سے پُر ہین آپ بُرا نہ مانیے

(خان) اگر ایسی ہماری کتابون مین ایسے کلمات ثقیل ہین تو دل ناشاد و چشم نا روشن شوق سے کہئے تاکہ لغت یاد ہو جاوے۔

(م) رشید التہذیب کیون نہین بیان کرتے بیفایدہ تقریر مین اضاعت وقت ہوتا اور زیادہ خیال بیکار وقت جانیکا ہی بیان بھی کر و سب کہتے ہین کیون حکم بجا نہین لاتے

(ر) الامر فوق الادب تعمیل کرتا ہون ذرا متوجہ ہو جایئے داد گری جسکا بامحاورہ ترجمہ عدالت یا انصاف ہی۔

وہ انسان مین ہرگز نہین ہوتی اور نہ انسان اوسپر عبور کرسکتا جبتک انسان مین صداقت نہو اور وہ ایک ایسی سچی دوستی ہی کہ جس سے شرعاً و عقلاً بیگانگی کا پردہ نہ رہے اور دو شخص نہایت اتحاد و یگانگی سے ایسے ایکدل ہو جائین کہ جو اپنے کو مکروہ و ناگوار ہو وہ دوسرے کے لیے بھی پسند نہ کیا جاوے اسی محل کے لیے پرانا فقرہ ہر چہ بخود پسندی بر دیگران میپسند موضوع ہوا تھا۔

اور جو بہبود کہ اپنے لیے مطلوب ہو وہ اپنے دوست کے لیے بھی چاہا جاے اور یہ انتہائی مرتبہ ایمان کا ہی کیونکہ ہرگز ایماندار قرار نہین پاسکتا جبتک کہ وہ اپنے دوسرے کی بہبود نہ چاہے مگر آجکل اسکے خلاف ہی دوستی کے پردے مین خونخواری اور دوست آزاری کا بازار گرم ہی صداقت تو اب یہ رہ گئی ہی کہ فریب و دغا سے ایک اپنے ہم معاہدہ کو خراب کرے اور اوسکو لوٹ کر اپنا گھر بھرے اور ایسی مکاری کی باتین کرے جس سے وہ بیچارہ اپنے انجام پر نظر نہ کرسکے کیا آپ نے

محمدؐ و احمدؐ کا قصہ نہین سُنا۔

(حاضرین جلسہ) فرمایئے ہمنے نہین سُنا۔

احمد و محمد بھائیونکا ذ

(ر) صمد آباد مین دو بھائی احمدؐ و محمدؐ کسی زمانے مین تھے اتفاق وقت کہ تنازعہ ہوا خوشامدیون نے بیچ پر رکھہ لیا کسی الّتی قانون پیشہ سے بھڑوادیا اب ذرا سُنیئے۔ (ق) قانونی (د) محمدؐ (الف) احمدؐ (ہ) ہدایت قانونی کا بھائی اُنکے باہم باتین کیا ہوئین۔

(ق) (د) سے مین آپکا صادق دوست ہون جو ارشاد ہو بجالاؤن۔

(د) مین کچھہ نہین چاہتا صرف باہمی مصالحت درکار ہے۔

(ق) لاحول و لا کیا خوف کچھہ ہے کہ آپ صلاح چاہتے اور آپ کیا تنہا ہین

(د) بیشک اکیلا ہون۔

(ق) اور مین کہان گیا بس ہاتھہ لایئے قول مردان جان دارد انشاء اللہ احمدؐ کو درست کیے دیتا ہون * دو دل یک شود بشکند کوہ را + اگر کہیے ابھی اونکا سر اوڑا دون۔

(د) نہ بھائی صاحب ایسا نہین وہ بھائی چھوٹا ہی عورتون کے بہکانے سے گرگذرا اصلاح کرا دیجیئے۔

(ق) آپ نرے گول آدمی ہین دیکھیے ٹھیک بناتا ہون۔

(د) بہت اچھا۔

(ہ) اپنے بھائی قانونی سے - احمد کو اپنے داؤن پرلاؤن کچھ جرپدم

خورندم کی جس مین ٹھہرے -

(ق) بیشک ضرور - اور مین نے کیون محمد کو پیچ پر لگایا ہی بات تو یہی ہے -

(ہ) الف سے اے بھائی تمکو کہانتک ڈھونڈھون میرے حواس ٹھکانے

نہین ذرا ٹھنڈا ؤن تو کہون -

برف آیا شربت گھلا کیوڑہ ڈال کر زہر مار کیا تو فرمایا کہ اے بیوقوف تو کہان

رہتا ہے تجھے کچھ دنیا کی خبر بھی ہے ہم تیری فکر مین آدھ موے ہو گئے بلکہ زندہ

شمار نہ کرو اور تجھے کوئی پروا نہین -

(الف) فرمایئے فرمایئے بھائی صاحب اور آپکو فکر نہو تو کسکو ہوگی -

(ہ) بس مجھے پر ڈال دیا مین اکیلا کیا کر سکون اکیلا ہنسنا یا رونا برابر ہی -

(الف) وہ بات کیا ہی تنہائی کرون تو فرمایئے -

(ہ) بیشک ضروری بات ہی جسکے لیے علیحدگی لازمی امر ہی -

(الف) نے تنہائی کر لیے تو (ہ) نے یون کہا کہ بھائی زمانہ نازک ہی دیکھ

چلنا چاہیے جبتک گروہ نہو - کیا تم نے واہیات باہم فساد کر رکھا ہی ذرا غور کرو کہنے

کہنے پر نہ آؤ ورنہ کہین کے نہ رہو گے اب تو نام خدا جوان ہوے بال بچے کے

دن آگئے نوکر ہو گئے ترقی کی امیدین ہین تمکو نامناسب ہی کہ اپنے بڑے بھائی

کو ستاؤ وہ معزز با علم شخص ہی تمام اشخاص کو اوسطرف رجوع ہی تم یا تمہاری بی بی

یا تمھارے باپ کی یہ خو لہ بڑھیا یا کہ خسر جان تمھارے آگے خیر صلاح — ذرا ہوش
مین آجاؤ تم سب روپیہ کے نشے مین جو یہ ہو گئے ہو بابا کا مال رشوت و سود خوری کا
جمع ہو گیا ہی وہ کے دن چلیگا —

(الف) متعجب ہو کر یار مین کیا کرون بڑھیا نہین مانتی کہو تو ابھی معافی مانگون

(ہ) ذرا سنو جلدی نہ کرو اسی مین خراب ہو گئے اور تباہ ہو جاؤ گے تمھارے
بھائی اب فکر مین ہین کہ سب جہیز مین ترکہ لین اور بڑھیا کو نکال دین اور ذرا چین چیز
کر دو تو ہر بھی مرمت ہو مجھے اپنی بیماری ہی مین یہ فقرے ایسے برے معلوم ہوئے
کہ معاذ اللہ — مجھے تو ایک مہینے سے بخار آتا ہی بھائی — طاقت بالکل نہین رہی

(الف) گھبرا کے اندر گیا اور کہا سنو بڑی بی بی ہدایت اللہ صاحب یہ کہہ رہے تھے

(ب) اندر بولا لو کیا اونسے کچھ پردہ ہی وہ تو اپنے لڑکے ہین —

جب اندر آئے تو کہا کہ حضرت اپنے بڑے سپوت کے حال سنئیے —

(ب) سب سن لیے اب کچھ بندوبست کرو —

(ہ) ذرا ٹہرو یہی کہ میرے بھائی صاحب اوس جانب ہین اور سب لوگ انکو مانتے ہین

(ب) تو ٹہرو — بھوٹ ڈالدو بھائی صاحب کو بھی ملا لو —

(ہ) خرچ درکار ہی —

(راوی) اسی کے لیے تو یہ سب کچھ ترکیب نکالی گئی ہی —

(ب) مجھسے بندوبست نہین ہو سکتا مگر بہنوئی سے لونگی —

(ہ) میری رای یہ ہے کہ محمد سے ملون اور زمین و آسمان کی کہاؤن اور ادھر اونکو جھکاؤن پھر دیکھہ لیا جائیگا۔

(ب) بھیا خوب سوجھی مگر خیال رکھنا کہ سسر وسالا اوسکا نہ جاننے پاسے ورنہ پھر بھنڈا ہو جائیگا وہ کسی طرح صلاح ہونے دینگے مین چاہتی ہون کہ ادھر اودھر روپیہ چاہے ہوجا سے مگر اوسکو کچھہ نہ دون تمھارا مجھے بھروسا ہے۔

(ہ) آپ اطمینان سے تشریف رکھیے مین جاتا ہون کھانے کا وقت بھی آگیا

(ب) اور یہان احمد نے زردہ قورما پولاؤ تمھارے لیے پکوایا وہ کہان جائیگا۔

(ہ) اس تکلیف کی کیا ضرورت تھی مین تو بھائی صاحب کے ساتھہ کھانا کھاتا ہون اور آج مولوی محمد کی دعوت بھی ہے وہان انتظار ہوگا۔

(ب) وہان خوان چلا جائیگا آج خوب موقع ہے جو کیسے گا نہین۔

(ہ) اسکی کیا ضرورت وہان بھی تو طیار ہے خیر بھجوا دیجیے۔

(راوی) اسی کی تو خواہش تھی وہ پوری ہوئی۔

ہدایت اللہ صاحب تشریف لائے تو اپنے بھائی سے کہا کہ معاملہ چوکس ہے

(قانونی) شاد باش برادر زندہ باش۔

دس بجے رات کو دونون بھائی اور چند مصاحب ہمراز جمع ہوے حسب وعدہ محمد بھی آپہنچے تو بعد تناول طعام ذکر ہوا۔

(ہ) مولوی صاحب آپ سازش کی فساد کرے تو تعجب ہے سب بھائیون سے ملجایئے

فیصلہ آپ بھی کماتے ہین کیا پروا آپ کو ہی آپکے والد نے رشوت سے مال پیدا کیا آپ متقی آدمی ہین آپ کے کس کام کا ہی صدقہ دیجئے رد بلا۔

(د) واقعی مجھے مال ناجائز نہین چاہیئے مگر جسمین میرا روپیہ لگا ہی وہ کیسے چھوڑون

(ق) ہرگز نہین۔

(ہ) کیا ثبوت ہی کہ ئی آپ کا ساتھی ہوگا آپ یا یہہ ہمارے بھائی صاحب بس ترکہ کی تمام سند اوس جانب سب کوئی پھیر روپیہ خرچ کرنیوالے کے ساتھی + آپ نے یا نکا مال بیدریغ خرچ نہ کرینگے وہان مال مفت دل بیرحم

(د) آپ صاحبزادے ہین مانا کہ قانون جانتے مین نے بھی تمام عمر اسی مین بسر کی ہزارہا فیصلے کرڈالے اور رات دن یہی کیا کرتا ہون۔ میرا ثبوت وہی ہی کہ جو قانون قبول کرے ذرا مجھے سمجھے آپ نہ سمجھائین مین شاکر بندہ ہون الٰہی تقدیر مین ہی تو تو لیلونگا ورنہ کچھہ پروا نہین ہی۔

(ہ) قانونی بات سمجھکر۔ مولانا صاحب مین بڑے جی سے نہین کہتا آپ کا خیر خواہ ہون اس مناقشہ کا مآل خراب ہی آپ پر صدمہ خدانخواستہ آیا تو پھر آپ سے چھوٹے چھوٹے بچے ہین۔

(ق) مولویصاحب اس ناتجربہ کار کی بات کا کیون جواب دیتے ہین اور علیحدہ جا کر کہا کہ حضرت خلیاپی اور تقسیم کا دعوی کردون خرچ کا خیال نہ کیجئے مین مختار نہ لونگا صرف اوپر کا خرچ ہوگا جسمین دس بارہ ہزار روپیہ نہایت کفایت سے صرف ہوگا۔

(راوی) شاد باش صداقت اسیکو کہتے ہین ایک بھائی اس جانب قم کاٹنے لگا دوسرے سے فریق ثانی کے یہان ڈورا ڈالا تیجیے پھر کیا تھا۔

قصہ مختصر دونون کی بربادی ہوئی اور درمیانی خوب لطف مین رہے اچھے مزے اوڑائے بس ایسی صداقت پر تین حرف (ل ع ن)

الفت

اور صداقت کو استحکام ہرگز نہین ہوسکتا جبکہ الفت نہو اور اوسکا اطلاق اوسوقت ہوسکتا ہی جب متفق الرای ہوکر ایک دوسرے کی مدد و معاونت ایسی کی جاوے جس سے مخالف کا زور گھٹے عام اس سے کہ وہ اتفاق تدبیر معیشت کے لیئے یا اوسکے سوا اور چیز کے لیے ہو اسیکا نام ہمدردی ہی اور ہمدردی ایک ایسا جوہر انسان مین ہی کہ جسکی بدولت جمہور مین اوسکا اعزاز و وقار ہوتا ہی اور اوسکے دل مین ایسی محو الفت ہوتی ہی کہ وہ کسی اپنے ابناے جنس کی اعانت و دستگیری مین دریغ کرنا اہلی خلاف انسانیت جانتا ہی اور یہ تصور بالکل یقینی امر ہی غور کیجیے کہ جب کسی قوم نے عروج پایا اوسے الفت ہمدردی ہی سے اوسکو رتبہ ملا تمام اقوام فاتح اسکے طفیل سے اکثر سلف پر قابض و غالب ہوئے ہین اور جب اوسی اُلفت و ہمدردی نے کنارہ کشی قوم کے طبیعتون سے کی تو ادبار و شامت نصیب ہوئی اور ایک دیگر قوم کے غلام و مفتوح بنے۔ اور کچھ اسیپر حصر نہین ہی تمام دنیا کے امور اسی الفت و مہر کے وابستہ ہین اغیار جنسے کبھی اگلی شناسائی نہین ہوتی پھر وہی اس مہر و الفت کی وجہ سے ایسے گرویدہ ہوجاتے ہین کہ یگانون سے بڑھکر ہیچ مہچ مین شریک ہوتے اور نیا سلسلہ ربط کا ایسا شروع ہوجاتا ہی کہ آخر مین قرابت

اور رشتہ قائم ہوتا ہی۔ اور جب اسی مہر و الفت کا زوال ہو جاتا ہی تو ماں باپ اپنے
لڑکوں کے جانی دشمن ہو جاتے غرضکہ صداقت و الفت کا ساتھ ضروری چیز ہی
وفا
اور اگر صداقت بلا الفت ہی تو عدالت کا استعمال نہین ہوسکتا ہی۔ بعد الفت کے وفا بھی
تکمیل صداقت کے لیے درکار ہی وہ کیا ہی کہ جائزداوری اور اعانت سے تجاوز نکیا جائے
مگر عرف مین یہ ہی کہ جو کسی سے وعدہ کیا جائے اوسے پورا کرے اور حقدار کے حق کو
ادا کرے مگر فی زمانا بڑے بڑے لوگ وعدہ کرتے اور بجا آوری کے لیے قسم
شرعی بھی کہاتے ہین لیکن ہرگز اوسکو ختم و وفا نہین کرتے یہانتک کہ مدد خواہندہ
مجبور ہوکر مضرت بھی اوٹھاتا ہی اور یہ صاحب قسم کھاکر فرما دیتے ہین کہ یاد نہ رہا ورنہ
ممکن تھا کہ ایفای وعدہ نہ ہوتا بالفرض کچھ ہی ہوتا مگر ایفاے وعدہ ضرور کرتا لیجیے وہ صاحب
قسم کھاکر علحدہ ہوگئے اور ستیاناس دوسریکا ہوا۔ اسکے بعد شفقت بھی چاہیے
شفقت
گو کہ شفقت عام مشہور لفظ ہی مگر اس معنی خیز کلمے کے مطالب جہانتک مین سمجھتا ہوں
یہ ہین کہ ایسی مہربانی اور رحمدلی انسان مین ہو جو [illegible] دوسرے کے رنج و تکلیف
دیکھنے سے بامحہ وسہا [illegible] ن ٹوٹے اور بے اختیار اوسکے دفع کرنے پر
صرف ہمت کرنے اور مبتلای مصیبت کو رہائی دلائے اور بمقتضای اپنی فطرتی
نرمی کے کسیکے کام مین کوتاہی اور غفلت اپنے امکان بھر روا نہ رکھے اہل کمال کا
قول ہی کہ انسان کا رشتہ اتحاد باہم جسقدر استوار و محکم ہی دوسرے کو ایسی مضبوطی
نصیب نہین ہی پھر کیا سبب ہی کہ اپنے ہمجنس کی مصائب و تکلیفات کو دیکھکر ہمدرد

توضیح

نمو+ ماں باپ کی اشفاق تو مشہور ہی ہین اونکی شفقت کی تفسیر کے لیے کوئی
الفاظ ہی نہین ملتے اور جب کبھی کسیکو تشبیہ کی ضرورت ہوتی تو والدین ہی کی شفقت سے
مثال دیجاتی ہی اسکے بعد حاکم و بادشاہ کی شفقت کے درجے ہین اور بعض اوقات
بلکہ اکثر اوس سے بھی بڑھجاتے ہین اگر بادشاہ حکمران کے قلب مین شفقت نہو کبھی
عدالت نہو سکے اور نہ رعایای محکوم فراغت سے اپنی زندگی بسر کرے اسی شفقت
کے اثر سے بادشاہ کے یہ منظور نظر ہمیشہ رہتا کہ کوئی میری رعیت دل شکستہ و مظلوم نہو
اور کسی قسم کا آزار قوی سے ضعیف کو نہ پہنچے اور اگر کوئی ظالم ستائے اوسکا انصاف
میرے ہاتھ سے ہو مردم آزاری اور جفا شعاری کی بیخ و بن نہ رہے اگر شفقت نہو
تو اوسکو کسی کے رفاہ سے واسطہ نہ رہے اور جب کسی بادشاہ یا حاکم کے قلب سے
شفقت زائل ہوئی ادبار سلطنت مین آیا رعیت پریشان و خوار ہوئی روی زمین کے
تواریخ اور وقائع سے تصدیق جسکی ہوئی ہی اعلی شخص کو اپنے ادنی پر اور عام کو اپنے
برابر والے پر شفقت اگر نہوا کرتی نظام کائنات درہم برہم ہوجاتا اسکے بعد انسان

صلۂ رحم

کو چاہیے کہ صلہ رحم کی جانب توجہ کرے یعنی جب انسان کو تنعم ذاتی اور تمول صفاتی
حاصل ہو تو اوس مین اپنے اقربا و رشتہ دارون کو عام اس سے کہ اونکو کیسا ہی بُعد ہو
شریک کرے اور اونکی خبرگیری سے دریغ ہمت نہ کرے اور قرابت باطنی و
ظاہری کا بھی خیال رکھے اور اونکے ادا ے حقوق کو واجب سمجھے صوفیہ کا
قول ہی کہ قرابت دو قسم کی ہوا کرتی ہی ا گوشت اور خون کی ۲ جان و دل کی —

اول الذکر تو مشہور عام ہی البتہ آخر الذکر کا بڑا درجہ ہی کہ جسکو نسبت وحی حاصل ہوتی ہی اور اوسیکو قرابت الٰہی بھی کہتے ہین اہل کمال نے ہمیشہ اسی کے لیے کوشش کی جسمین وہ کامیاب ہوے چونکہ مجھے اسوقت اول الذکر کی نسبت بیان کرنا منظور ہی لہذا اسطرف توجہ بالفعل نہین کرسکتا ہون۔

کیا بشیر و نذیر کی آپ نے کہانی نہین سُنی صلہ رحم اگر سیکھا چاہے تو اوسی سے سیکھے جان نثاری کا انداز خویشی و قرابت کا طریقہ سب اوسی سے اخذ ہو سکتا ہی۔

(حاضرین جلسہ) ہمنے نہین سُنی وہ کیسا تذکرہ ہی۔

بشیر و نذیر کا قصہ

(ر) حیات پور مین ایک رئیس محمد یحییٰ تھے اونکے دو صاحبزادے تھے ایک بشیر جنکا نام آیندہ حرف ب سے پکارا جائیگا یہ بڑا سیر چشم نیک مزاج مدبر تھا۔ نذیر جنکے نام کی علامت ن ہی وہ فراخ مزاجی کے ساتھ فضول خرچ و ناعاقبت اندیش بھی تھا دونون نے اپنے باپ کے بعد لاکھون کا سرمایہ پایا اغیار خانہ برانداز کی سعایت سے میل جول نرہا تو یہ خلفشار کی بات چیت ہوئی۔

(ن) بھائی صاحب آپکی حسن تدبیر و خیر خواہی نے تو ہمکو کہین کا نہ رکھا نہایت تکلیف سے بسر کرتا ہون کیا بالکل مال آپہی اپنے قبضے مین رکھیگا ہمارے باپ کا کچھہ نہ تھا کیا میری ماں نے مجھے پیدا نہین کیا۔

(ب) بھائی کیا کہہ رہے ہو باپ کی چیز کا کیا مذکور ہی میری جان بھی نذر تمہارے ہی اور اب ایسے الفاظ ثقیل زبان پر ہرگز نہ لاؤ زمانہ کیا کہیگا جو ضرورت جسوقت ہو

کوٹھی سے لیا کیجئیگا۔

(ن) یہ آخر کے کلمے یا اوراسی قسم کے الفاظ ہمیشہ مجھے وحشی تکلیف دیا کرتے ہین مجھے عندالضرورت اجازت لینے کی ہو اور آپ کا نہ تصرف کہین یہی انصاف ہے

(ب) مین نے کبھی کوٹھی سے جسمین شرکت آپکی ہی ایک پائی بھی نہین لی اپنے سرمایے سے کہ جو باپ کے عہد سے علیحدہ ہی بسر کرتا ہون۔

(ن) ایسی دیانت پر بندہ اعتقاد ہی نہین رکھتا میرا جو کچھہ ہو حصہ شرعی کے مطابق تقسیم کر دیجیے۔

(ب) ایسے الفاظ نہ کہو جسقدر ضرورت ہو سے لیجیے۔

(ن) ہمکو اس تکلف کی ضرورت نہین جسقدر ہمارا ہو دیجیے اپنا لے لیجیے ورنہ مآل اچھا نہوگا۔

(ب) بہت اچھا جو تمھاری مرضی ہی میری۔ بہن اور آپ والدہ یا مین چار ہی حصہ دار ہین۔

(ن) کچھہ نہین مین اور تم نصفا نصف بانٹ لون عورت کو کبھی ہندوستان مین ملا ہے کہ آپ ہی دینگے کیا آپ عرب مین تشریف رکھتے ہین۔

(ب) ہم اور آپ کون قوم ہین مسلمان کہ ہندو اگر اسلام سے تعلق ہے تو دینہی پاو رکھیے ورنہ جو دل مین آیے۔

(ن) ہم بہن و والدہ کو سمجھا لینگے آپ عدالت کا خیال نہ کرین۔

(ب) بھائی ایمان اور صلۂ رحم بھی کوئی چیز ہی انکا شرعی حصہ بھی نہ دو اور انکی وجہ کفاف کے لیے بھی مقرر نہ کرو کیا یہ شرط انصاف ہی۔

بالآخر رد و قدح کے بعد مال کے دو حصے ہوے ایک نسیم نے لیا اور نصف میں اوسکی بہن و والدہ نے بانٹ لیا بشیر نے کچھ نہ لیا اور کہا کہ مین زور بازو سے پیدا کرونگا مال مشکوک سے تمتع نہ لینا چاہیے۔ نذیر نے سال ہی کے اندر لٹا کے برابر کر دیا والدہ مری اوسکا بھی ترکہ لیا وہ بھی چوپٹ کیا بشیر کی کمائی اور حسن تدبیر نے ایسی ترقی کی کہ اوسنے بہت کچھ پیدا کیا نذیر بحال تباہ اپنے بھائی کے ایک دوست سے ملے اور یہ کہا کہ ہماری سفارش بھائیصاحب سے کرو۔

(دوست بشیر سے) نذیر کا حال سُنا اب تو دو والے نے بھی اوسکو نہین ملتے قرضے کی ڈگریان جاری ہین وہ روپوش ہوگا ہی تمام اثاثہ خانگی و دکانداری نیلام ہو گیا لڑکی لڑکے محتاج خانہ سے پرورش پاتے ہین بی بی اپنے بھائی کے پاس چلی گئی آج رات کو دوسری دن نذیر نے میرے ساتھ کھانا کھایا۔

(ب) مین اسی دن کے لیے اثاثہ مشترک رکھنا چاہتا تھا افسوس کہ خوشامدیون کے فقرے مین آگیا اب کہان ہی چلیے ابھی لے آؤن۔

(دوست) اب بہت رات گئی کہان تلاش کرون صبح لاؤنگا۔

غرضکہ رات بہت بیقراری سے بشیر نے کاٹی علی الصباح اپنے دوست کے دروازے پر جا پہونچا کہ پتہ لگاؤ جب پتہ لگا کے وہ لے آیا تو چھاتی سے لگا لیا اور اوسکی تدبیری

اور بیعقلی کا شکوہ نہ کیا اور اوسکو صدمہ سے بچاؤ اور اپنے گھر مین کہہ دیا کہ خبردار کوئی
ایسا انداز اختیار نہ کرے کہ جو نذیر کو تکلیف پہنچاوے اور چند روز بعد اپنے پاس سے
کچھ روپیہ دیکر علیحدہ کارخانہ کرا دیا اور اوسکا نگران رہا جس سے اچھی معیشت ہوگئی
صاحبون نذیر کے انداز اور بشیر کے طریقے مین فرق نکالیے نذیر نے کن الفاظ سے
سقیم سے تقسیم املاک کی ماں بہن کو کچھ نہ دیا پھر بشیر سے بےتعلقی کی بالکل صلہ رحم
واسطہ ہی نہ تھا بشیر نے شرعاً سب کا حصہ دینا چاہا جب دیکھا کہ نذیر نہین دیتا اور فساد
مین تباہی ہوگی تو خود نہ لیا مگر ماں بہن اہل حقوق کو اپنا حصہ دیدیا اور جب تکلیف نذیر کی
سُنی تو شفقت برادرانہ کے جوش اور الفت مین تمام رات بیقرار رہا اور نذیر کو گھر پر لا کر بتقاضائے
صلہ رحم اپنے پاس سے دیکر خبرگیری کی اسکا نام صلہ رحم ہی یہ نہین کہ اپنا قدح بھر کے
غیر کو ایک قطرہ بھی نہ دے اسی قسم کے بہت تذکرے ہین جس سے انسان کا اختیار نے
دل چاہتا ہی کہ صلہ رحم کا مسلک ہاتھ سے نہ دے —

(خان بہادر) میان صاحبزادے جیسا آپنے فرمایا یہ پرانا قصہ کسی کتاب کا ہی اب تو
زمانے نے رنگ بدل دیا ہی اسکے خلاف عمل ہوتا ہی اگر کہو تو دو بھائیون کے تذکرے
اپنے چشمدید سناؤن —

(حاضرین جلسہ) بالضرور ارشاد کیجیے آپ کے جملہ معترضہ سے لطف تقریر جاتا رہا ہی
فرمائیے (خان) چالیس برس ہوے کہ پورب مین سالونتھال کی جب لڑائی سرکار سے
ہوئی تو دوآبہ سے ایک رسالہ کالے آدمیون کا گیا اوسمین ایک منشی کلو خان تھا جنھی

منشی کلو خان کی زبانی ... سرگذشت دو بھائیون کی

سپاہیون کی طرف سے لکھا کرتا تھا یا جسکو جو ضرورت ہوتی خط لکھا تا تھا اوسکا
دوسرا بھائی چچازاد للّو خان جسکا باپ بھورے خان تھا یہ بھی دونون اوسی منشی
کے ساتھ رہا کرتے تھے جو پیدا کرتے تھے ایک اندازسے خرچ کرتے شاملات مین بہت مدد
مل جاتی تھی جب ملک فتح ہوا اور فوج سرکار واپس آئی تو بہت تکلیف سے
یہ خاندان بھی آیا اول سفر دور دراز دوم ضیق معیشت - پھر کلّو خان بیمار ہوئے
گاڑی کے بیل مرے - گاڑی ٹوٹی وہ چھوڑی للّو خان و بھورے خان نے
ڈولی بنائی منشی کلّو خان کو سوار کرکے اپنے کاندھون پر لائے ایسے وقت کی
تمنائین اور کلّو خان کے وعدے جیسے تھے قابل سماعت ہین -

(کلّو) چچا بیماری سے نجات ملی اور جی گیا تو بینک کرنیل صاحب مجھے
معقول عہدہ دلائین گے مین آپ کے اور للّو کے حسن سلوک کو کبھی نہین
بھولون گا اور جو احسان آپ نے اس وقت کیے وہ کسی طرح مین ادا نہین کرسکتا ہون

(للّو خان) کیا آپ کے ان موعید کی امید مین ہم خدمت کررہے ہین ہرگز
ہرگز اسکا خیال نہ کیجیے ہم نے صرف جوش خون سے ایسا کیا ورنہ ہم بھی آگے
بڑھجاتے کوئی آپ کو نہ پوچھتا اور جو مصیبت ہوتی وہ دیکھتے ان وعدون کو تہ
کر رکھیے -

(بھورے خان کلّو خان سے) صاحبزادہ کلّو خان صاحب یہ کیا کہہ رہے ہو
مجھے تمھاری تندرستی چاہیے عزت کی ترقی ہو دل ماشاء چشم ما روشن بھلا صاحب

مرحوم کی یادگار ہو اگر خدا نے تمکو تمول دیا تو ہم بھی دیکھکر خوش ہونگے مجھے کچھ درکار نہوگا مین سپاہی آدمی زور بازو کا کھانیوالا ہون۔

(ک) اب کیا مجھ سے آپ لیتے ہین بلکہ مِل جُل کر کھانے پینے مین مجھے بھی مدد ملجاتی ہی مگر میرا حوصلہ آپ کی خدمت کا جسقدر ہی وہ دل جانتا ہی اور خدا سے امید پورا کرنیکی ہر وقت مجھے ہی۔

(بھورے خان) اگر تمہاری ایسی نیت ہی تو خدا پوری کرے اور زندہ رکھے للو خان بھیا اِن باتون کو جانے دو جب عروج ہوگا تو پوچھو گے بھی نہین۔

(ک) کیا واہیات بکتے ہو دیکھا جائیگا انشاء اللہ۔

(راوی) بیشک خوب دیکھو گے اس وقت تو مفت کے کھارون پر سوار ہو لیجیے آیندہ چچا کو خوب بناؤ گے اسکی تو امید مجھے بہت کچھ ہی۔

(خان) بعد چندے فوج مقام پر آئی تو کرنیل صاحب کی سفارش سے منشی جی نے مال کے صیغے مین عمدہ جگہہ پائی ظاہری سامان سواری شکاری پالکی بگھی کا درست کیا چار سو روپیہ ماہوار ملنے لگا سُسرالیونکا دور دورہ ہوا چچا جب کبھی آیا تو توجہ بھی نہ کی بھائی آیا تو خبر بھی نہ لی کہ کس حالت مین گذران ہوتا ہی یہ لوگ کبھی بے وقت پر کام بھی آئے تھے یا چشم آشنا تھے اگر دروازہ پر آجاتے تو دربان کے خوف سے اندر تک رسائی نہو سکتی تھی ہان سُسرالی جو چاہتے وہ کرتے اتفاقیہ جو ایک تنازع پیش آیا تو للو خان فوجداری مین پھنسے منشی صاحب کو عار کہ مین چار سو کا نوکر

حامد ومحمود دو حقیقی بھائیون کا تذکرہ حامد کی جانثاری اور محمود کی بیوفائی -

کیا کہون کیا کرون بہتر ہی کہ چپ رہیے چچا صاحب آئے تو کہدیا کہ آرام سے منشی جی
ہین لیجیے چھٹی ہوئی چونکہ بیگناہ کی مدد پر خدا ہمیشہ ہوتا ہی فوجداری سے رہائی
ہوئی اب سب خاندان سسرالی کہہ رہا ہی کہ منشی جی نے رہا کرایا حالانکہ منشی جی کو
نفرت تھی - بس صاحبو زمانے کا انداز دیکھا - ہاے مین نہو اور نہ سیفہ سے کام لیتا
اور سنیے میری چشم دیدہ ہی کہ دو آپ کے ملک کے رہنے والے حامد - محمود -
حقیقی بھائی تھے اور اون کا چچا زاد بھائی حفیظ تھا جنمین مثل موالید ثلثہ باہمی ربط
تھا جسکا شہرہ گرد نواح مین بہت تھا ایک دوسرے پر پروانہ دوسرا تیسرے پر شیدا
وفدا مبالغہ نہ سمجھیے گا اگر محمود کو درد سر ہوتا تو اس صدمہ سے حامد جان بلب ہو جاتا
تھا جب ایسی محبت ہو تو پھر کون گمان کر سکے کہ آیندہ کبھی ان مین صورت جدائی کی
بھی ہوگی - اتفاق وقت سے کسی زمانہ مین افواج قیصریہ نے نمکحرامی کی اور بغاوت
کمر باندھی تمام ملک مین بلوہ وفساد ہو گیا دار وگیر وقتل وغارت اس کثرت سے ہوا
کہ ہزارون تو کیا لاکھون بیوہ ہو گئین صدہا یتیم ہوے نمکحرامون نے شیرخوار بچون کو
اس ظلم وشدت سے قتل کیا جسکا تذکرہ زبان پر لاتے جسم کانپا جاتا اور کلیجا
منہہ کو آتا ہی اور کچھ بات نہ تھی صرف گمان ہی گمان پر ایسی حالت پہونچی محمود نے
بگڑی ہوئی پلٹن سے ساز کیا اور نمکحرام سردارون مین جا ملا مگر خدا نے کبھی اونکو
فتح نہین دی اور شریک بغاوت کو بھی کبھی برکت ونصرت ملی نہین ہی محمود خشک ہی
رہا افسری نہ ملی حامد نے ہرچند سمجھایا مگر نہ مانا اور ایک باغی کے کارندے سے

موافقت پیدا کرکے مصاحبت اختیار کی بالآخر پادشاہ کو فتح ہوئی اور باغی سعد
اپنی فوج کے گھر گیا تو یہ بچہ بھی گھرے اور اپنے آقا کے ساتھ بامید ملنے خدم وحشم
آیندہ کے ساتھ رہے حامد نے اپنے بھائی کے محصور ہونے اور باغیون کے
منہزم ومغلوب ہونے کی حالت سنی تو افسوس کیا اور سب سے کہا کہ مین اسی روز
کے لیے سمجھاتا تھا مگر کیا کرون محمود کو دنیا کی لالچ اور طمع نے کہین کا نرکھا وہ بیشک
مارا جائیگا۔ حامد بحال پریشان فقیرانہ لباس مین محمود کے پاس جا پہنچا محمود اپنے
معین کے ساتھ ہاتی پر سوار ہوا چاہتا تھا کہ حامد نے پیچھے سے جا کر اوس کے
گلے مین ہاتھ ڈال دیے اور کہا کہ مین ہرگز سوار ہونے نہ دونگا اور بہزار دشواری
ومنت وسماجت فقیرانہ بہیس مین اوسکو محاصرے سے نکال لایا حاضرین ایسے وقت
مین جو شداید حامد پر ہوے ہون گے اونکا لکھنا یا کہنا ہرگز ہو نہین سکتا حامد نے
اپنی جان پر کھیل کے یہ کار نمایان کیا تھا جب بلوہ فرو ہوا اور محمود نے اپنے کسی
قدیمی یوروپین دوست سے ملاقات کی اوس نے وعدہ پرورش فرماکے کہدیا کہ
بیس روز بعد حاضر ہو اچھی صورت پیدا کیجائیگی اوس بلوے مین محمود کے برتاو سے
یا کسی اگلی پچھلی خراب گذران سے لوگ ناراض تھے یا کہ نیش عقرب نہ از پے کین ست
مقتضای طبیعتش این ست ۔ کے مطابق اپنے ہم جنس کا ہمجنس عروج وارج نہ
دیکھ سکتے تھے مفصل حالات حاکم تک پہونچا دیے اور وہ عرضی محمود سے پہلے
پہونچی حاکم بر آشفتہ ہو رہا تھا کیونکہ اوسکے باپ اور بہن کے ساتھ ایام بلوہ مین

محمود اچھی طرح سے پیش نہ آیا تھا جسکا مشرح مذکور اوس عرضی مین تھا جب
محمود نامحمود پہونچا وہ کاغذات دکھائے اور محکمہ تحقیقات بغاوت کے سپرد اوسکو
کیا اس حالت نظربندی مین جب سل رسائل نہوا تو حامد اور حفیظ اور اوس کے
ایک بزرگ میر نعمت کا جی گھبرایا ۔ یا رو حالت افلاس اور اضطراب مین جو بیسر و سامانی
ہوتی ہی کیا اوسکا ذکر کرون کچھ کرتے دھرتے بن نہین پڑتا ہی مگر واہ ری شفقت
و الفت اور صلہ رحم کا جوش کہ حفیظ اور نعمت نمانی پاپیادہ بہزار سختی و مصیبت بیس
روز کے راستہ طے کرکے پہونچے اور جو یان حالت و کیفیت کے ہوے بڑی مشکل سے
محمود کا نوکر مکرم ملا جس نے اوس کی نظربندی اور اسباب کی ضبطی اور اپنی حالت
زاریان کی اور تینون شخص متفق ہوکر خواہان ہوے کہ کسی طرح اوس نامحمود کی
صورت دیکھین اور حال بھی دریافت کرین مکرم نے اپنے سابقہ تعارف سے
جیلخانہ کے دروازہ پر اون کو پہونچا دیا جب کچہری کو حوالات چلی تو محمود بھی پانچ چھ
اوس مین تھا حفیظ و نعمت اوس کو دیکھکر روئے اور اوس کی یہ خراب حالت
اور سپاہیون کا ناجائز تشدد اور بدزبانی نہ دیکھ سکے مجبور تھے کہ ایسے بھاری
مجرم کی شفاعت کس سے کراتے مگر اس زارنالی سے سپاہیون کے افسر کا
دل بھر آیا اور اوس نے ترس کھا کر محمود سے بات چیت کی اجازت دی جس سے
پوست کندہ حال معلوم ہوا تب حفیظ و نعمت حاکم تک پہونچے اور ظاہر کیا کہ اس
مجرم پر قتل و سفک یوروپین یا کسی معاون یوروپین کا ثابت نہین ہوا صرف

گمنام عرضی بندہ خدا پر ایک مظلوم کو اذیت پونہچائی گئی انصاف کیا جائے کہ
اشتہار قیصری مین صرف قاتلین مجرم قرار پائے ہین باقی بری ہوئے پھر کیا
وجہ ہے کہ اوس اشتہار سے فائدہ اس بیگناہ قیدی کو نہ ملے یہ عدالت سے بعید
ہی حاکم مہربان منصف تھا کہ قیدی کو ضمانت پر چھوڑنے اور حراست پر اوسکے
گھر تک پونہچانے کا حکم دیا نعمت سے اگلا سابقہ کسی حکیم سے تھا اوس سے
ضمانت کرائی کہ قیدی کو حراست والون کے ساتھ حفیظ اور نعمت سے آئے اور
حامد بھی جا پونہچا جس روز یہ لوگ روانہ ہونیکو تھے اور حاکم کی اجازت سے ایک
یابو پر محمود کو سوار کرایا خود اور حفیظ و نعمت پیدل چلے ایک مہینے کے بعد گھر کو پونہچے
تھے سرسے پھر ضمانت کرائی کوئی رشتہ دار سسرالی حالانکہ تعلقہ دار بھی تھے ضمانت
کو راضی و آمادہ نہوتا تھا تو خانگی طور پر ان لوگون نے اپنا باغ زمیندار کو دیدیا اور
ضمانت لکھا کے داخل کرادی کہ رہائی ہوئی بعد چندے اوسی یورپین کو کچھ شبہہ
کے طور پر ثبوت ملنے کی امید ہوئی تو محمود پھر گرفتار کر کے بھیجا گیا پھر یہ سب لوگ پونہچے
اور رہا کرایا۔

کئی برس بعد محمود نوکری کے لیے باہر نکلا تو کفالت زاد راہ کی حامد نے کی
اور جبتک نوکر ہوا اپنے پاس سے صرف برابر دیا چند روز مین بڑے عہدے پر
ترقی ہوئی اور اپنی شادی بھی کرلی تو حفیظ و نعمت سے کنارہ کشی کی حامد کو عدو
جانی تصور کیا اوسکی اولاد و ذرّیات پر زہر آئندہ دینے کا گمان کر کے باہر نکالدیا

عورت کی سرگوشی سے یہ نوبت پہنچی کہ کل اقربا خاصکر اون محبون سے بگاڑ کیا
اور اپنی حالت بمول مین کبھی توجہ نہ کی اور اپنی اتفاقیہ علالت یا مرض الموت کو اپنی
زوجہ کوتاہ اندیش کی غمازی سے محض حامد کے جادو کرلنے پر گمان کیا اور مرتے
وقت اپنی اولاد کو حکم دیا کہ خبردار حامد یا اوس کے متوسلین سے میل نکرنا اور اونسے
ہمارا خون لینا۔

صاحبو آپ نے یہ عبرت انگیز حکایت سُنی حامد کی جانفشانیان اور حفیظا و نعمت کی
جان نثاریان اور محمود نا محمود کی مخالفت او محسن کشیان ملاحظہ کین ایسا آدمی
کُشتنی تھا و اللہ کہ مین توسیفہ لیکر پہونچ گیا تھا کیا کرون آخر وقت مین حامد نمانے
اور مجھے خوشامد کرکے پھیر لائے ورنہ اوس نا معقول عورت او راوس بیوقوف
زن مرید کو ساری محسن کشیون کا مزہ چکھا دیتا صاحبو ذرا میری تعریف کرکے کیسا قصہ سُنایا
(حاضرین) واہ واہ آپ کے کہنے کی ضرورت نہین واقعی محسن کُشی او رصلہ رحم کا
بیان خوب ہی کیا۔

مکافات

(۴) عدالت کی تکمیل کے لیے انسان مین مکافات بھی ہونا چاہیئے وہ کیا چیز ہے
کہ جسقدر غیر نے اپنے ساتھ نیکی کی ہو اوسی قدر اوسکے ساتھ احسان کرے بلکہ
زیادہ کرے اور اگر کسی نے بدی کی اوسکا عوض کم لے یا بالکل نہ لے ور یہ مرتبہ دشوار
ہی اگر اسپر انسان قادر ہو تو وہی عادل ہی۔

حسن شرکت

اسکے بعد حسن شرکت بھی چاہیے وہ یہ ہی کہ دین لین اور معاملات کا برتاؤ ہس

معتدل انداز سے ہو کہ دوسرے شریک کو تنفر یا بدگمانی نہو تا امکان اپنے حفظ عدالت کا
خیال و لحاظ رکھے - یہ امور کب حاصل ہوتے ہین جب صفائی حساب و دیانت
اور انتظام بھی ہو دیکھو یورپ مین متفقہ جماعتین (کمپنی) کیسے کیسے کار نمایان کرتی ہین
اور بدمعاملگی یا بددیانتی کا شائبہ بھی نہین ہوتا جس سے بہت بڑا سرمایہ و دولت
جمع ہو کر شریکون کو حسن شرکت کا نتیجہ ملتا ہی نہ یہ کہ شریکون سے مال حاصل کیا جائے اور
اعتدال انداز معاملات و ادوستد مین مطلق نہو تو شرکا کو کیون نہ بدگمانی اور سوء ظن ہوگا
بیشک ہوگا اسکا نتیجہ یہ ہی کہ ہندوستانیون مین کوئی بالاتفاق کارخانہ حسن اختتام کو
نہین پہونچتا ہی اسکے بعد حسن قضا کی ضرورت ہی یعنی غیر کے ادائے حقوق مین اپنے آپکو
مذمت و ملامت سے محفوظ رکھے مگر یہ ایسا سخت امر ہی کہ باوجود حقوق ادا کرنے اور اعتدال
طریقہ کے انسان مذمت و طعن و تشنیع سے اپنے کو بچا نہین سکتا انسان کیسا ہی اہتمام
کرے مگر وہ چاہے کہ مجھے ادائے حقوق مین نیکنامی یا منت گذاری نصیب ہوگی یہ امر
اسکا توقع رکھنا خلاف تجربہ ہی صرف یہ لحاظ رکھنے کے قابل ہی کہ جس طرح ممکن ہو حسن قضا کا
خیال کیا جائے اس خیال سے کہ مذمت و ملامت تو ضرور ہی ہوگی بس کیا حاجت
اسکی ہی حسن قضا سے در گذر نکرے کیونکہ عدالت کی صفت پر انسان کسیطرح قادر نہین
ہوسکتا جبتک حسن قضا نہو -

(حسن قضا)

(تودد)

پھر تودد پر دسترس پیدا کرنا چاہیے وہ یہ ہی کہ اپنے معاصرین سے دوستی اخلاص
کرے اور اہل فضل و کمال سے بنہایت خوش کلامی و شگفتہ پیشانی و کشادہ دلی کے ساتھ پیش آئے

اور ایسے امور اختیار کرے کہ جو باعث کشش محبت ہو تاکہ وہ شخص اپنا خالص خیر خواہ ہو جائے اور صداقت کا دم بھرے۔

تسلیم

پھر تسلیم اختیار کرے وہ کیا ہی کہ خدا کے احکام پر راضی و شاکر رہے اور نہایت خوش منشی و شگفتہ روئی سے اونکو قبول کرے گو کہ موافق طبیعت و مزاج کے نہون اور یہ امر نہایت سخت ہی بڑے بڑے اہل کمال کتابون مین لکھ گئے ہین مگر تجربہ بہت کچھ ہے (خان بہادر ذرا سیفہ تھام کر) اگر آپکو اس معاملے مین تجربہ نہو تو مجھے ارشاد کیجیے اور آپ سُستا لیجیے۔ سُنیے۔

میر شجاعت کا بیان

ولاور گنج مین شجاعت حسین ایک سید رہتے تھے بڑے شگفتہ رو خندہ پیشانی ہر ایک سے بتواضع پیش آتے تھے جسکا کچھ کام ہوتا نہایت دلسوزی سے کرتے کسیکو ضرورت زیادہ ہوتی اپنے صرف ذاتی سے اوسکے کفیل ہو جاتے اور جو احسان کسی پر کرتے زبان پر کبھی نہ ذکور فرماتے تھے بجز خان بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ اخر من ستہام و مسکین کے کون ایسا بشر تھا کہ اونکا ممنون نہو اونکا ایک صاحبزادہ نہایت خوبصورت و جیہہ تکیل تھا نام خدا شروع شباب ایسا کہ جوانی کا جوبن پھٹا پڑتا تھا جو کوئی دیکھتا تھا یہی تمنا کرتا تھا کہ اوس سے دو گھڑی بات کرے وہ حسن ملیح تھا جسکی تعریف کیا کرون ماں باپ مسرور ہمسایہ خوش اوسکے دیدار سے ہوا کرتے تھے اب سے دو برس جس سال ہمارے شہر مین بُری ہوا آئی تھی ولاور گنج مین بھی زیادہ زور رہا اوسی خراب بیماری مین (ہیضہ) اونے داغ مفارقت ابدی دیا اپنے ماں باپ کی کمر توڑ دی خاندان ننھیالی کو صدمہ پہنچایا اس

جوانمرگ سے جو کیفیت وہان ہوئی بیان کرنا میرے امکان سے باہر ہی ایسے تھے ؎
ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید + شراب آیہ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَان مشہور ہی اور ہوتا اور ہوگا مگر اوسکے باپ یعنی میر شجاعت حسین کے ضبط و تسلیم کا ذکر کیا کرون اُدس اُداس اور مکدر خاطر یون ہی سا معلوم ہوتا تھا مگر چُپ یہی سکو سمجھاتا کہ بھائیون ؎
عرفی اگر بگریہ تواند شدن وصال + صد سال میتوان بہ تمنا گریستن - سوا صبر کے کوئی چارہ نہین - مین بھی تعزیت کے لیے گیا اور کلمات مسنون ادا کیے تو یہ الفاظ فرمائے کہ جناب خانصاحب بہادر دام حشمتہٗ بالتفاخر آپکی بندہ نوازی و ماتم پرسی کا شکر گذار ہون مگر یہ فرمایئے کہ اس جزع و فزع کا نتیجہ کیا ہوگا اور جیسے کیا اوس سے کیا پایا مین نے کہا کہ بھائی عجیب قسم کی طبیعت تمھاری ہی تمکو کچھ درد نہین ہی اچھا یہ تو کہو کہ تمھارا کیا حال ہی تو فرمایا ع دل ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم - اور حضرت موت تو کسیکو لینا جانکر رحم نہین کرتی اور نہ اوسکو ترس آتا ہی کہ کیسی بکلی و بیچینی انسان کو ہوتی ہی پھر اگر مین زار نالی کرون تو کیا حاصل ہی بیشک یہ موت ناگہانی ہوئی اور خاندان کو روحی صدمہ پونہچا تو اس سے کیا آیندہ موت کا ہمارے یہان آنا بند ہوگا ہرگز نہین ہوگی تو ضرور ہی آئیگی مگر اس سانحہ کا بعینہ یہ حال ہی ع پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے + حسرت اون غنچون پہ ہی جو بے کھلے مرجھا چلے - حضرت یہ شعر زبان پر آنا تھا کہ جماعۂ حاضرین مین کوئی ایسا باقی نہ رہا جو اشکبار نہوا ہو اور پھر میر صاحب مثل تصویر ساکت ہوگئے - جناب تسلیم اسکا نام ہی زبانی جمع خرچ سے کام نہین چلتا ہی زیادہ تفصیل دیکھا چاہیے

تو عزیز الصابرین المعروف بہ اسرار غم سید عبد العزیز صمدانی کا رسالہ دیکھ لیجیے۔

بس آپ لکچر شروع فرمائیے۔

توکل

(ر) تسلیم کے بعد توکل ہے اور وہ ایسی چیز ہے جسپر عبور کوئی مشکل نہین ہے وہ
یہ ہے کہ اقتدار انسانی و اختیار بشری سے جو خارج و زائد ہو اور جسپر انسان کا اندیشہ
بھی گذر نکر سکے اوسکو خدا کے بھروسے پر چھوڑ دے اور اوسکا احمال اوسی سے چاہے
کمی و بیشی اور جلدی و توقف نکرے بلکہ خیالات واہی و پریشان ترک کرے چنانچہ بہت
درویش ایسے گذرے اور موجود ہین کہ رزق کو ذات خدا پر محول کرکے کسب معاش
کی جانب التفات نہین کی اور نہ کرتے ہین اور خانقاہ و معابد مین گوشہ نشین ہوکے
اور یاد خدا مین ایسے مستغرق ہوے کہ کبھی دنیا کی طرف توجہ نکی جنکے حق مین اہل دنیا کا
یہ کہنا بیجا نہوگا کہ انہین سے دنیا قائم ہے اور لطف یہ کہ باوجود عدم تلاش معاش کے
وجہ حلال سے لقمہ خدا اون کو بالضرور پہونچتا ہے۔

(خان) یہ باتین اگلے زمانہ کی ہونگی اب تو اسکے خلاف ہے اونیسوین صدی کے
تجربے اگر ارشاد ہو تو یہ تجربہ کار بیان کرے۔

(حاضرین) بیشک بالضرور بہت جلد فرمائیے آپ کے بیان سے بڑا مزا
آجاتا ہے۔

(خان) کیون نہین مین کس بلے کا آدمی ہون اور پھر سینہ (زبان شش انگشتی کیسا کاٹ
کرتا ہے سُنیے اب یہ دستور ہو رہا ہے کہ نوکری چھوڑ دی یا جاتی رہی یا خود نکی سوچی

کہ بلا محنت کچھ وصول ہوئیں گرویا پیر بن گئے پیری و مریدی و چیلگی کا سلسلہ جاری کردیا
اور کسب معاش بالکل چھوڑا گویا آزاد ہوگئے جس معتقد یا مرید کے دروازے پر جا پہنچے
پیران نی پرند مریدان ہمی پرانند کی فکر ہونے لگی پھندیت پھانسکر شکار لانے لگے۔
فرمایئے کہ یہی تلقین و ارشاد ہی اگر کسی نے پوچھا کہ حضور کا یہ اخراج کیسے چلتا ارشاد ہوتا
کہ خدا رزاق ہی اس بندہ کے رزق کا وہی کفیل ہی چونکہ بھروسا مجھے ہی ضرور پونہچا تا ہی
بس حضرات اسی سے بندہ نفور ہی۔

(ر) جناب خانصاحب طیب النفس بزرگوارون کو جن سے ارشاد و تلقین قائم ہی تم
اس سے مستثنیٰ فرمایئے۔

(خان) بھائی میان پہلے بندہ کہہ چکا کہ یہ تلقین و ارشاد نہین ہی بلکہ گدا اسی پر ہی
ہان جو لوگ تلقین فرماتے ہدایت کرتے وہ اس مزخرف سے بری ہین۔ توکل کو روش
عبادت وحیلا ہرگز نہین ہوتی جبتک عبادت[۱۲] کی عادت آدمی کو نہو وہ یہ ہی کہ اپنے پروردگار کی
بندگی و شکر کرے جسنے انسان کو بنایا بلا منت غیرے و بغیر کسی حق کے وجہ حلال سے
روزی اسکو پردیتا ہی کہ کسی قسم کے اجر و مزد کا خواہان نہین محض اپنے فضل سے تمام
اوسکے حوائج ضروری روا کرتا ہی اور عبادت ایسی ہو کہ جسمین نمایش نہو سے
بر زبان تسبیح و در دل گاو خر + اینچنین تسبیح کے دار د اثر۔ اس کی تفصیل کی اب
کوئی حاجت نہین ہی جبکہ بضمن تقوی اسکا ذکر آچکا ہی۔

دیانت عدالت کی تکمیل دیانت[۱۳] سے ہوتی ہی کیونکہ عدالت کی آبرو اوسی سے قائم ہی ورنہ

ظلم ہی دیانت کیا چیز ہی اپنے ذہن مین ایما نا اپنے سب کامون کا حساب بخوبی رکھنا
جسمین افراط و تفریط نہو جو بذریعہ انسانی فرائض اون کو راست بازی و سچی کارروائی
سے ادا کرے دیانت یہی کچھ نہین ہی کہ کسی سے بیجا طور پر کچھ حاصل نکرے جسکے صلہ مین
بیجا کارروائی ہو یا بطور خفیہ کچھ لے اور باظہار دیانت تعلی کرے اور شیخی کی لے
(جیسا بعض کا طریقہ فی زمانا ہو رہا ہی) ہان اگر سچے طور پر کچھ لیگا عند اللہ و عند الناس نیکنامی ہوگی
مگر یہ ایسی ناگوار چیز ہی جسکی تلخی ابتدا ً ایسی ہوتی کہ جسکی جانب توجہ کرنا گواری خاطر
ہوتا بلکہ ذکر کرنا بھی ناپسند ہوتا ہی البتہ آخر مین جو فائدے ہوتے یا جو ذائقہ ملتا اون کے
بیان کے لیے مجھے کوئی الفاظ مناسب اس وقت نہین ملتے اور نہ مآل کی آسایش قید
تحریر مین آسکتی ہی ۔ یہ ایسی لازوال دولت ہی کہ خرچ کرنے سے بھی خرچ نہین ہوتی بلکہ
روزبروز ترقی ہوا کرتی ہی یہ ایسا دریا ہی کہ جس سے ہزار ہا موتی چن لیجیے مگر موتی دن
دونے رات سولے ہو جایا کرتے ہین یہ ایسا گنج شایگان ہی کہ جسکے لیے ہر ایک بری
نظر لگائے ہوا اور یہی چاہتا ہی کہ اسپر متصرف ہو مگر گنجور کی نیک نیتی اور غیر نمایشی کردار
ایسی محافظت کرتے کہ اوس کے نقد و جنس پر دست برد سارقین نہین ہو سکتا
حالانکہ اوس کی گھات مین ہین یہ ایسا مشک ہی کہ رتی مین سارا زمانہ معطر ہو جاتا ہی
جسکی مہک دور دور پہونچکر مشام انسان کو قوت پونہچاتی ہی یہ ایسا در یتیم ہی کہ تمام عمر اگر
کیچڑ مین پڑا رہے تب بھی اوسکی آب و تاب مین ہرگز فرق آتے نہین سُنا ہی جسکے پاس
نعمت ہوتی ہی اوسکو کچھ پروا کسیکی نہین ہوتی اور نہ وہ کسی سے دبکر رہ سکتا ہی

اور نہ کوئی اوسکو دبا سکتا ہی۔ اہل دیانت کا جو اعزاز ہوتا ہی وہ کسی دولتمند کو دیکھنا
بھی نصیب نہین ہوسکتا۔ اور متدین کا کیون اعزاز نہو جبکہ اوسکے پاس ایسے بیش قیمت
جواہر ہین۔ متدین کی دنیا و عقبیٰ مین آبروہی دیانت دار کو کچھہ بھی خوف نہین ہوتا ہی
بڑے بڑے قابل اشخاص کا قول ہی کہ اس معنی خیز لفظ (دیانت) کی تفسیر کچھہ بیان
نہین ہوسکتی ہی بیشک یہ امر مسلم ہی کہ دیانت دار کی حیثیت ظاہری یا کر و فر بالکل نہین
ہوتا ہی مگر ایمانداری و راستبازی اوسکی ہرگز نمایشی نہین ہوتی ہر شخص نمایشی امور
اوسی حد تک کرسکتا ہی جسمین نقصان نہو اور دیانت مین دنیاوی منافع کم ہین
اشخاص کی نظر مین نقصان ہی گو کہ اوسکے فوائد بہت ہین۔

انسان کو چاہیئے کہ محض دنیا کے مطالب کے لیئے دیانت اختیار نکرے بلکہ محض
اپنی راستبازی اور دینی تہذیب کے نتائج پر نظر کرے مانا کہ کسی وقت نتیجہ نہ ملے
مگر کیا ضرور ہی کہ دنیا کے جزوی نفع کے لیئے اپنے ہمجنس کو حصول امر ناجائز کے لیئے دکھہ
دے اور جب دیانت پر عبور ہو جائے تو اوسکو محض خدا کا انعام اور اوسکی توفیق تصور
کرے اور اگر دیانت دار کسیکا نوکر ہی تو اپنے آقا یا حکام متعلق کی نیک نیتی پر خیال کرے
کہ اونہین کی خاص نیکی کی وجہ سے یہ امر خاص مجھے ملا ہی اور اگر وہ قدردانی کرین
تو اونکا انصاف ہی کیونکہ سچی دیانت کی قدرشناسی محض حکام کے انصاف پر محمول ہی
اور قدردانی حکام سے دیانت کو رونق آجاتی ہی اوسکا متوقع رہنا متدین کے عمدہ عقیدہ کو
فاسد کرنیوالا ہی جبکہ نمایشی فعل نہین ہی۔

قدردانی حکام سے دیانت کو رونق آجاتی ہی

کچھ عہدے سے نہیں ہوتی

متدین سے آبروے قوم اور وقعت عہدہ ہوتی ہی بلکہ عہدے سے عزت نہیں۔ ایک
ایماندار کا قول ہی کہ مجھے کچھ عہدے سے عزت نہیں ہوتی بلکہ میری وجہ سے وقعت اوسکو
ہوئی۔ اور یہ بھی صحیح ہی کہ جب متدین دیکھتا ہی کہ میرا علم و فضل میری احتیاط میرا حزم
قابل اعتراض نہیں ہی اور میرا ہمسر و ہمرتبہ کوئی کمال نہیں رکھتا ہی مگر وہ اول درجہ کا

دیانتدار بددل ہوجاتا ہی

متدین قرار پاکر ترقی حاصل کر رہا ہی تو اس حالت مین دیانتدار بددل و افسردہ ہوجاتا ہی
مگر حاضرین سمجھ لین کہ یہ اوس کی دیانت دکھانے کے لیے نہیں ہی بلکہ افسردگی کی حالت مین
ایمانداری پر ثابت قدم رہنا فرض ایمانی ہی اور جبکہ یہ نیک کردار حسبۃً للّٰہ ہی تو بلا سے
اگر دنیوی حکام کی اوس جانب توجہ نہیں ہوئی قوم کی نظر مین تو آبرو ہی۔

دیانت اگر دنیا مین نہوتی تو کبھی کسی غریب کے حق مین انصاف نہوتا ہمیشہ
روپے والا زبردست رہتا۔ چونکہ متدین عادل اور سچا خدا ترس ہوتا اور اپنی
نیک نیتی سے ہر ایک کام کرتا ہی لہذا اوسکی خوش طینتی ایمانی نور سے معمور رہتی ہی
اور اوسکے منصفانہ طریقے اور مآل اندیشی کے وسیلے کبھی اوسکو مضرت نہیں پہونچنے
دیتے گو کہ مخالفین دیانت پیہم وار کرتے جاتے ہین کیونکہ اوسکے پاک جسم کیلیے دیانت جوشن
و مغفر کا کام دیتی ہی اور جب اوسکو چشم زخم اعدا نہ پونہچا تو بددل ہرگز نہونا چاہیے۔

بد دیانت کا مآل ہمیشہ برا دیکھا اور سنا گیا ہی گو کہ ابتدا اگر گندم نمائی و جو فروشی
رونق بازار ہوجاتا اور اپنی من مانتی کچھ پیدا بھی کرلیتا ہی پھر آخر کو فروغ نہیں ہوتا
بلکہ جو خمیازہ اوٹھاتا ہی وہ ناگفتہ بہ ہی ضرور ہی کہ بد دیانت اشخاص نے متدین کی

وقعت گھٹانے کے لیے تدبیرین کین اور وہ کامیابی پر فائز ہوئے مگر پھر کیا سبب بے ایمانی کے کردار بالآخر اونہین کو نتائج نافرجام دیتے ہین اس لحاظ سے کہ متدین کا لازمۂ انسانیت نیکی کرنا اور رفاہ رسانی ہی اور جبکہ عوام کو فائدہ پہونچا اُنکی جانین متدین کے لیے سپر ہین - ایک تذکرہ سُنیے کہ ممالک متوسط کے کسی ضلع مین ایک ہندوستانی افسر دیانتدار تھا اوسکا طریقہ پسندیدہ یہی تھا کہ انصاف ہو اور بددیانتی کا استیصال ہو جاے چنانچہ اکثر اوسکے ماتحت دیانتدار ہوگئے ایک محرر نے اپنا طریقہ نہ چھوڑا سرکاری معاملات مین کچھ بے عنوانی کرائی اوس افسر کو خبر ہوئی تحقیقات سے پایا گیا کہ بیشک محرر کے عنایت سے اشخاص متعلق کو کارروائی کا موقع ملا اگر اوس کی اعانت نہوتی تو اوس کو کس طرح موقع ملتا زیادہ تفتیش سے فاعل بھی ظاہر ہوگیا جس نے اقبال بھی کر دیا جب مقدمہ افسر بالادست کے حضور مین گیا تو اوس محرر کے کسی عزیز نے جو کسوقت مین رفیق حاکم اعلی تھا تخلیہ کہدیا کہ عدالت ماتحت نے میری آبروریزی کے واسطے میرے عزیز کو پھنسا دیا اور حضور کی آوردگی کا خیال نکیا لیجیے اوس نے اپنا کام کیا اور افسر ماتحت کو اپنی جان چھڑانا مشکل ہوا بعد مدت جب توسایا ایماندار نے سچی کارروائی کا اظہار حاکم موصوف سے کیا تب ماتحت افسر کی صفائی ہوئی ملاحظہ کی جگہہ ہی کہ بددیانت نے متدین پر کیسا حملہ کیا مگر عام کی رضامندی اور دیانت کے عمدہ نتیجے نے آخر کو متدین افسر کی صفائی کرائی اگر یہ افسر بادیانت نہوتا تو کبھی حاکم اعلی کی نارضامندی وفع نہوتی اور نہ سچا حال تمام روسا گوشگذار حکام کرتے پس حاصل کلام یہ ہے

کہ ہمیشہ اسی عام طریقہ دیانت کو کسی خوف و دباغت کے اندیشے سے نہ چھوڑے گو کہ ظاہری کچھ نقصان بھی ہوجاے ۔ اگر کسی کو زیادہ دیانت کے مباحث دریافت کرنا ہو تو وہ رسالہ خزینۂ دیانت مؤلفہ عبد العزیز کی طرف رجوع کرے ۔

غور

استعمال عدالت کے لیے غور و تامل بھی لازمی ہے وہ یہ ہے کہ نہایت سوچ سمجھ سے انتہائی معاملات پر توجہ کرے اور اوس بلیغ توجہ سے خود فائدہ حاصل کرے اور غیر کو فیض و نفع پہونچاے ۔ کوئی انسان کسی کو نفع نہیں پہونچا سکتا جبتک بغور قلب و خالص پر نظر نہ کرے اور میان و غلام اور فریب و لاغرا و رسچے جھوٹے مین تمیز کرے کیونکہ ہمیشہ اہل غرض اور منافق حاسد ایک مستحق ایماندار کے نقصان پہونچانے کے لیے اعلی کو دھوکا دیکر اذیت بے گناہ کو پہونچا کے اپنی کامیابی حاصل کرتے ہین گو کہ اوس کامیابی مین استحکام نہو اور انتقام اوسکا خدا دے لیکن پہلے اونکے نمایشی کامون کو بیشک رونق ہوتی ہے ۔

جماعت متفقہ کے غلبہ
ایک متدین خراب ہوا

ایک قصہ مناسب وقت مجھے یاد آیا ہے جسکا بیان کرنا خالی از نفع نہیں ہے وہ یہ ہے کہ سندھ کے علاقہ مین کسی زمانہ مین بد دیانت اشخاص کو بہت عروج تھا۔ اون کے گروہ مین ایک کریم النفس رئیس زادہ متدین کسی عہدہ پر متعین ہوا او اپنے ماتحت افسرون کو نرمی و اخلاق سے سمجھایا کہ کیسکا نقصان کرنا مناسب نہین اگر تمکو فائدہ پہونچا تو وہ چند روزہ ہے جسکو ثبات نہین ہے لیکن اثر اونکو نہوا بلکہ بخلاف اسکے اپنے گروہ کی مدد سے حکام تک خلاف واقع شکایت پہونچائین جسکے

سبب سے اوس بیچارہ متدین کے روزگار پر صدمہ کچھ آیا تو کہ برخاست نہوا مگر اون کو بھی فلاح نہ رہا خدای منتقم حقیقی نے اسکو جزای افعال ذمیمہ دیا بعد چندے حکام پر بیقصوری ثابت ہوئی تو اوسکا درجہ بدستور قائم کیا گیا اور بر محل غور نکرنے سے آخر کو تاسف ہوا۔

بر محل غور و تامل نکرنیسے تاسف ہوتا ہے

پس جبکہ غور و تامل استعمال عدالت مین انسان نکریگا اوسپر عدل و ثقہ ہونیکا اطلاق نہوگا۔

اس لکچر کے بعد سب حاضرین شکر گذار لائق و فصیح مقرر کے ہوے اور جلسہ برخاست ہوا۔

حصہ ششم

عزیز المعاشرت

جسمین انسان کی عمدہ زندگی بسر کرنے کی تدبیر بیان کی گئی ہین

دوسرے دن دوپہر سے ہجوم سامعین شائق کا ہو چلا تھا کیونکہ اوس روز مشہور تھا کہ آج جناب علامہ بنفس نفیس معاشرت کے عنوان مین بیان فرمائینگے بس ہر شخص مشتاق تھا کہ قریب مقام پر بیٹھکر سنے چنانچہ معمولی وقت پر سب اصحاب اپنے اپنے مقام پر رونق افروز ہوے اور صدر انجمن کی سواری آئی اونکے ساتھ ہی نعرہاے مسرت اور صداے مرحبا بلند ہوئی جب معمولی مراسم تعظیم و تکریم ادا ہو گئے تو ممدوح الیہ کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوے منتظر تھے کہ کوئی صاحب کچھ بیان فرمائینگے جس سے قوم کو نفع پہنچے۔

بخلاف اسکے مولوی محمد عالم اور شیخ محمد فاضل اور سید محمد کامل نے جملہ حضار مجلس کی جانب سے باادب عرض کیا کہ آج جناب والا کچھ ارشاد فرمائین۔

(ع) مین تو پہلے دن بیان کرچکا اب آپ نوجوان ذیعلم وفضل بیان فرمائینگے وہ میری بوڑھی تقریرمین لطف کہان ہی اور نہ نوجوانون کو مزا ملیگا بالآخر سب کے اصرار سے فرمایا۔

حضرت۔ جبکہ انسان نے فضائل پسندیدہ اور لطائف برگزیدہ کو بخوبی پہچان لیا اور اسکو تحقیق بھی ہوگیا کہ مین کس مصرف کے لیے پیدا کیا گیا اور کن اعمال و افعال سے اس قابل ہوسکتا ہون کہ مجھے سب اہل کمال انسان بااخلاق کہہ سکتے ہین اور مجھ مین حکمت و شجاعت و عفت و عدالت کے صفات موجود ہین اور اونکے مقابل و ضد کی اجناس پر مجھے کامل تکمیل ہی اور اونکا صرف کن مواقع پر چاہیے تاکہ محمود خلائق اور مقبول انام کا درجہ بھی ملجاییے۔ مگر میرے نزدیک وہ اعلی درجہ حاصل نہین ہوسکتا ہی جبتک فضائل چارگانہ کا استعمال موقع مناسب پر نہو اگر استعمال ہی تو عمدہ برتاؤ ہی جسکے واسطے معاشرت کا لفظ زیادہ موزون ہی پس اگر کسی کی معاشرت قابل تحسین ہی تو اوسکو لطف زندگی ملیگا اور اوسکی حیات بھی مفید اور فیاض اور نفع رسان عالم کہلائیگی۔

تعریف معاشرت

اور جبکہ مسلم یہ امر ہی کہ انسان کو بے طعام و شراب (خورد و نوش) کے چارہ نہین اور وہ بغیر کسی دستکاری و صنعت کے ممکن نہین اس وجہ سے کہ بہائم کو ایسی غذا کی ضرورت نہین کیونکہ اونکے تقاضائے طبعیت سے ہی کہ جیسا ملا کھالیا اور پانی پی لیا وہ بغیر صنعت کے

غذا کی دستیابی اور موجودگی غیر ممکن ہی اور اشیای غذائیہ بلا زراعت کے نہین ملسکتی ہین اور اگر ملینگی تو کس کام کی جبتک صاف نہ کی جائین بس اسکے لیے ضروری ہی کہ کوئی مکان بنایا جاوے جسمین اپنی زندگی بسر ہو اور تمام اسباب کھانے پینے کے بفراغ خاطر حسب استعداد و کافی موجود کیے جائین پس حکما نے تجویز کیا ہی کہ اس تدبیر کے انجام پذیر ہونیکے لیے لابدی ہی کہ مکان اچھے بنا دیے جائین جنکی بنیاد مضبوط اور دروازہ بلند و وسیع صحن ہوپر فضا بھی ہون اور اونکی چھت اونچی و مستحکم ہون ۔ مکانات کا گنجان اور زیادہ ملا ہونا ہوا کو روکتا ہی اور ہوا کا صاف رہنا صحت کے لیے ضروری چیز ہی اور قطعات مکان ہر فصل و موسم کے لیئے عمدہ اور علیحدہ زیبا مناسبت کے ساتھ ہون جس سے نقب اور آتش زدگی اور طوفان و طغیانی کا صدمہ نہ پہونچے آرایش مکان مکین کی استعداد و قابلیت پر موقوف ہی علاوہ اسکے ہمسایہ بھی اچھا ہو تاکہ باہمی انکدار سے معاشرت مین دراندازی نہو ۔

مکان

رزق کے پیدا کرنے کی ہر آدمی کو احتیاج ہی کیونکہ بے رزق و کفاف کے انسان کی زندگی ہو نہین سکتی اور اسکے جمع کرنیکے لیے اضطرار و فکر لابدی ہی اور اگر انسان کو اسکی احتیاج نہوتی تو کوئی کسیکا درماندہ نہوتا و سعدی من قال ۔ آنکہ شیران را کند روبہ مزاج ۔ احتیاجست احتیاجست احتیاج ۔ کیسا ہی غیور و بہادر شخص ہو بھلا ممکن ہی کہ روزی کیجانب اوسکی توجہ نہو اور پھر اوسکے حصول و ادخار مین شیر مزاجی و دلیر طبعی رہے کیونکہ ادنی سے ادنی اور ہر ہیچمیرس سے اسکو رجوع کرنا پڑتا ہی جس حالت مین پیدا کرنیکی

مال و وجہ کفاف

یہ صورت قرار پائی تو ضرور ہوا کہ ذخیرہ اوسکا جمع کیا جاوے اور ذخیرہ مین کئی اجناس ہون
تاکہ کسی جنس کے ضائع ہونیکی حالت مین دوسری چیز سے کاربراری ہوسکے لہذا ضرورت
معاملات اور دین لین کی وجہ سے روپیہ کا جمع کرنا پڑیگا تاکہ ہر ایک معاملہ سکیم و کاست قرار پاکر
حفظ مساوات رہے اور بہشتاہی سے ایسی ر تو خدانہ ولیکن بخدا و ستار عیوب و قاضی
الحاجات کے معاذ اللہ ناموس اصغر بعض اہل الرای نے کہا ہی کیونکہ تمام آبرو و عزت
دنیاوی وابستہ و امن و دولت اسیکی ہی یعنی انھین حضرت کی پابندی اور اسی سے تسخیر کا و جمیع
نظام ملکی کا ہوا کرتا ہی اگر روپیہ نہوتا تو اور شہرون سے اشیای ضروری کے لادنے اور اٹھانے
کی ضروریات کا متحمل ہونا پڑتا لہذا غلے و اناج کی بلاد بعیدہ سے ادو بدل کرنیکی محنت و مشقت سے
مخلصی اسی سے ہوتی ہی۔ ہر شخص اپنی ضروری چیزین روپیہ بھیجکر ہر مقام سے منگا
سکتا ہی اس سبب سے زر کی حفاظت لابدی ہوئی تاکہ آمد و خرچ کے لحاظ سے
موجودہ اور آیندہ حالات کے پس و پیش کے لیے کچھہ پس انداز ہو اور اسکی دو نوعین ہین
۱ اختیاری جو کسی شخص کی حسن تدبیر پر منحصر و موقوف ہی مثل پیشیہ و حرفہ ۲ غیر اختیاری
جسکو تدبیر سے کوئی واسطہ و تعلق پایا گیا نہین جیسے ارث آبائیہ یا عطا و بخشش +
ہر پیشے کے لیے تین باتونکا لحاظ چاہیے تاکہ زوال و نقصان عارض نہو۔
۱ ظلم اختیار نہ کرے یعنی سرقہ و تصرف بیجا یا دغابازی کا عامل نہو وزن و پیمانے کو
ٹھیک رکھے اور راستی و صلح جوئی و نرمی سے اپنے پیشے کے منصب کو بجا لاوے
۲ عزت و شرم کا ایسا خیال رہے کہ بدیا کی و تمسخر سے کچھہ حاصل نہ کیا جاوے۔

سے کمینہ پن سے احتراز کرے تاکہ خسیس و رذیل وسائل سے روپیہ پیدا نہ کرے
بلکہ عمدہ و شریف حرفے و پیشے سے بوجہ حلال بلا دغل و فصل روپیہ جمع کرے۔
زراعت و سوداگری اعلیٰ و اشرف مکاسب ہین جنسے ہر فرد بشر کو ضرورت آپڑتی ہی اور اسی سے
قیام سلطنت ہی جب اسباب غذا و مکانات کے موجود ہووے تو اوسکے لیئے معین ہونا بھی
ضروری بات ہی جسکی اعانت سے کھانے پینے رہنے سہنے کا مناسب بند و بست ہو سکے
اور اوس پیدا کرنیوالے کی موجودگی مین ہاتھ بٹاوے اور غیبت مین تمام مصالح خانگی
کی حفاظت کرے اور اوسکا سر انجام بلا مناکحت و ازدواج کے غیر ممکن سمجھا جاتا ہی اسی نظر سے
حکمای شریعت نے مناکحت کے لیئے زیادہ تاکید فرمائی کیونکہ توالد و تناسل کو اس سے
ترقی ہوتی ہی جس سے سامان ضروری کے مہیا کرنے مین بہت بڑی مدد ملتی ہی اور قاعدہ ہی
کہ جس قدر زیادہ جماعت ہوگی اوسی قدر کم وقت صرف ہونے سے بہت بڑے کام جلد
و آسانی سے بلا محنت شدید و ریاضت شاقہ طی ہونگے اور باہمی اتفاق و مشارکت سے
انتظام معاش بخوبی ہوگا اور باہمی اتفاق حاصل نہین ہو سکتا ہی جبتک ہرج و مرج مین ایک
دوسرے کا ساتھی نہو اور جب یکجہتی و شرکت ہی تو حسن تدبیر بھی بخوبی وقوع پذیر ہوگا اور اسی
محبت دلی سے ہر شخص بگاڑ و فساد سے محفوظ رہ سکیگا اور یہ اصل اصول تدبیر منزل کا ہی
کافہ انام کو حاجت و خواہش ہی۔ ازدواج سے دو مقصود اہم حاصل ہوتے ہین ۱ انسان کا
افعال بد و مکارہ دینی سے بچنا تاکہ نفس کی خواہش بکرہ و بردہ سترس نہو ۲ نسل کا سلسلہ بڑھے
اور تدبیر منازل مین اعانت کامل ملے اور مزاوجت سے خواہش پرستی و آزادی نفس کا

زراعت و تجارت اعلیٰ مکاسب ہین

اہل خانہ

استیصال بخوبی ہوتا ہی جس سے نسب آبائی کا حفظ کما حقہ ہی حسن مناکحت (گوکہ
وہ کسی دین و ملت کے مطابق ہو) وہی ہی کہ زوجہ نیک طینت اور عقلمند اور خوش سیرت
و دیانتدار ہو رضاجوئی شوہر و متعلقین شوہر و رحم دلی و رافت قلبی و انکسار مزاج اوسکا طریقہ
مرضیہ ہو اور رونق ان سب خصال محمودہ کو شرم و حیا اور ادب و علم سے ہوتی ہی اور اگر حسین و
جمیل ہو اور عفیفہ و ذی عقل نہو یا ایسے خاندان کی ہو جس مین عفیفہ عورتین نہین ہوتی ہین تو
کیا کہنا۔ اور اگر زشت خو اور جاہل و بیدین و بیعقل ہی یا کیہ اپنی شرافت نسب یا خوبصورتی
و دولتمندی پر اوسکو ناز ہی تو شوہر کی قدر و منزلت ہرگز اوسکی نظر مین ذرہ برابر نہوگی اور
اگر اپنے خاوند پر کریہ المنظر ہونیکا الزام قائم کرکے کراہت و تنفر کرتی ہی تو خوب تصور کرنا
چاہیے کہ آبرو ریزی خاندان شوہر کی ہوگی اور عصمت و عفت اوس گھر سے خیر باد کہنیوالی ہی
شوہر کو تین امور پر لحاظ ضروری ہی ۱ ضبط و ہیبت اپنا اس مرتبہ رکھے کہ عورت اوسکی
فرمانبرداری مین دریغ و قصر نہ کرے اور ہر وقت رضاجوئی مین رہے اور یہ اعلی تدبیر ہی مگر نہ اسقدر
خشونت باطنی بڑھائے کہ جس سے بد دلی و بیمزگی بڑھے ۲ کرامت و لینت طبیعت شوہر کا
اس اعتدال پر ہو کہ زوجہ کے پیار و محبت کو ترقی خود بخود ہوتی جاوے اور اسکو اسکا
ہمیشہ خیال رہے کہ اگر کوئی کام خلاف رائے شوہر ہوگا تو بے شک محبت
مین کمی ہوگی اور یہ خوف عورات کے لیے عمدہ خیال اطاعت زوج ہی اور اسی سے غیر محرم
کی دستبرد سے اپنے آپکو بچائیگی اور شوہر کی مناسب گفتگو و معتدل انداز سے عورت کو
اوسکی انقیاد کی طمع ہوگی ۳ زوجہ کے خویش و بیگانون سے احترام و تعظیم کا طریقہ مرعی

رکھے جس سے عورت کو نہایت مرتبہ حسن خدمت کی رغبت ہوگی۔

اور جس گھر مین عورت اچھی نہین ہوتی ہی اوسکے نیک شوہر کی عافیت
تنگ ہوتی وللشد من قال سعدی زن بد در سرای مرد نکو + ہم درین عالمست
دوزخ او۔ اور جسکو یہ منظور ہی کہ میرے گھر مین روزمرہ فساد و رنج کی افزایش ہو تو
دوسری عورت کی خواہش کرے پھر دیکھیے کہ کسقدر رشک و حسد سے عناد و فساد
پیدا ہوتا ہی اور زیادہ دولتمند و خوبصورت عورت کو ہمیشہ غرور و گھمنڈ اپنی دولت
و حسن و جمال کا ہوتا ہی جبکہ مرد اوسکا مفلس و بدشکل ہو لہذا مناسب ہی کہ عورت خلیق
و پارسا و باحلم و شریف النسب کیجانب مرد رجوع کرے اور جب ان صفات سے عورت
ملجائے تو پھر ایسے مرد کی خوش قسمتی کا کیا کہنا ہی تمام عمر اوسکو چین ہی۔

بہتر ہی کہ عورت امور خانہ داری و پرورش و تربیت عیال و خبرگیری قبائل
شوہر مین مصروف رہے تاکہ اغیار خانہ برانداز و دغاباز کی مجالست کی اوسکو فرصت
بھی نملے جس سے اس کی ناموس و حیا کو دھبہ نہ لگے اور نہ اوسکے شوہر کے پیار
محبت مین فرق پڑے اور جب بری صحبت (عام اس سے کہ عورات ہون یا مرد)
ہوگی تو بالضرور دنیا بھر کی خراب عادتین پیدا ہونگی۔

بیشک زیادہ محبت کرنا مردکا عورات کو ایک جبلی و فطرتی سیرت ہی اور وہ
مستحسن و پسندیدہ امر بھی ہی مگر نہ ایسا کہ عورت خیرہ چشم و خودسر ہوکر مرد کی وقعت غلام
یا نوکر سے زیادہ نہ سمجھے اور سب کام خلاف عقل و تقوی کرتی جائے اور مرد میان مجنون

بیٹے ہوسے بیٹھے رہین یا کہ سہ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند + ہرچہ اوستاد ازل
گفت ہمان میگویم — کے مصداق ہوکر پنجرے مین گھر کے میان مٹھو بن جائین
اور بی بی جو کہین اوسیکو رٹا کرین حتیّٰ کہ بی بی مقدسہ نہایت آزادی اور
کھلے بندون بسر کرین اور اپنی زوج پوچ کو نہایت چاؤ پیار سے زن مرید کا لقب
عنایت فرمائین — اور زن پرستی یا کوتاہی عقل یا فرط محبت و عشق سے اسی
خطاب کو میان مائیہ فخر و ناز تصور کرین — مرد کی اپنے گھر مین بعینہ ایک بادشاہ کی
تمثیل ہی پس جو پادشاہ کو اپنے ایک مملکت کے انتظام مین قوت دماغی و سامان
عقلی صرف کرنا چاہیے ویسا ہی اوس کو اپنے خانہ داری امور کے بند و بست مین
فراست و خرد کا استعمال کرنا ہوگا — پس راز کو حتی الوسع اپنی عورت سے
نہ کہے جبتک پورا اعتماد اوس کے حزم و انقیاد پر نہو جس طرح پادشاہ اپنے وزیر کو
بعد تجربہ کامل و وثوق اعتبار کے ہمراز کرتا ہی —

بالفرض اگر زوج اپنی زوجہ کی محبت مین والہ و شیفتہ ہی تو مقتضاے عقل
و فطنت یہ ہی کہ اپنے افراط محبت کو ظاہر نہونے دے ورنہ مفاسد عقل سے اوسکو
پیچھا چھڑانا مشکل ہوجائیگا اور مفاسد و مکارہ عقل بیشک عورات آوارہ اور
بد عقل اور غیر مہذب مرد آبرو باختہ کی نشست و برخاست سے پیدا ہوجاتے
ہین یا کہ ناول و قصص خلاف تہذیب کے سننے سے اس مادہ کو ہیجان ہوتا ہی اسکا انتظام
ہر دو پر لازمی و ضروری ہی ورنہ آخر ش بجز افسوس و ندامت کے کچھ حاصل نہین ہوتا

لہذا روزاول گربہ کشتن پر عمل کرے کیونکہ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست توسب
صاحب جانتے ہین عورات کو لازم ہی کہ پارسائی و تقوی و طہارت اختیار کرین۔
شوہر کی فرمانبرداری اپنا ذریعہ حرمت و آبرو تصور کرین کیونکہ اگر مرد کی عدول حکمی
کرینگی بیشک اوس کی نظر سے گر جائینگی اور جب مرد ہی کے سامنے عزت نہوئی تو
اوس کی برابر والی عورتین نگاہ حقارت سے دیکھین گی اور ایسی حقارت عقلمند
عورات کے نزدیک ایسی بُری ہی کہ زندہ درگور ہونا اوس کو ہزار ہا مرتبہ قبول ہی اور
جب خاوند کی اطاعت عورت کریگی تو اوس کو ہر قسم کے سامان آرایش و آسایش
موجود ہونگے اور وہ اپنے ہمسرون مین ہر قسم کے الفاظ تفاخر کہہ سکے گی۔ حکماے
دین کا قول ہی کہ بعد عبادت خالق کردگار کے عورت کے ذمہ فرض اپنے مرد کے
احکام کی بجا آوری ہی اور اوس کی خدمت کرنا اوس کے لیے فخر دارین سمجھے
جس سے دین و دنیا کی بہتری اور رستگاری از عقوبت اُخروی ہی اور جس نے
اوسکے خلاف کیا گویا اوس نے زندگی ہی مین جہنم کے عقوبت کو لپنے سرلیا اور
روسیاہی اوس کو ملی۔

تعلیم نسوان ضروری ہی

اور یہ سوچ سمجھ عورتونکو اچھی طرح آسکتی ہی جب اونکو عمدہ تعلیم دیجاے دینی
کتب کا درس دیا جائے اور سن بلوغ تک اون کی اخلاقی نگرانی رہے عمدہ نصایح کیے جاتین
اسی لحاظ سے عقلاے قوم نے تعلیم نسوان ضروری امر تجویز فرمایا ہی۔
جب زوجۂ اولی کیسیکی مرجاتی اور اوس کی کوئی اولاد ہوتی ہی تو اوس کمبخت اولاد کی

شامت یا موت آجاتی ہی جسوقت باپ مناکحت ثانی و ثالث و رابع کرتا ہی وہی
باپ جس نے اون بچون کو نہایت ناز و نعم سے مردہ زوجہ کی حیات مین اپنی ولی
خواہش یا اوسکے خوش کرنیکے لیے پالا ہی پھر اون بچون کا روادار نہین ہوتا ہی اور
جہان زوجہ ثانیہ کی اولاد ہوئی تو اوس عورت سے بڑھکر دشمن ہوجاتا ہی اور سمجھتا ہی
کہ میرے یہ بچے ہین اور اوسکی مان سے کوئی تعلق مجھے کسیوقت رہا تھا یا اوسکی مان کے ساتھ
میری کیا کیفیت تھی اور ان بچون سے کوئی روحی تعلق مجھے ہی یا نہین ۔

اگر عورت ثانی نہایت نیک طینت و نہین کمبختون کی تقدیر سے ہی تو وہ نہایت
فیاضی سے اسقدر سلوک ضرور کریگی کہ پس خوردہ اپنے پیارے لڑکو نکا اگر بچگیا تو شام یا
صبح کو عنایت فرمائیگی جسکا بار احسان اپنے میان پر کر و رہا من کا رکھے گی ورنہ ایک
حالت زار و خوار مین وہ اپنے نانا ماموں یا خدا نے اگر ترس و رحم دیا تو اپنے باپ کے
خاندان کے کسی عالی ہمت کے یہان جاکر دریوزہ گری کرکے پیٹ بھرینگے اگر بڑا اسلوک
اوس نے کیا تو کسی خیراتی مدرسہ یا کسی مسجد کے ملا کے سپرد کردیگا اگر عمر نے وفا کیا
(اور ضرور عمر طبعی کو یہ بچے اپنی گرانجانی سے پہونچتے ہین) لکھ پڑھ گئے اور دو چار روپیہ
پیدا کرنیکی لیاقت آگئی یا پیدا کرنے لگے یا تقدیر سے اپنی تکلیف ماضیہ کی تلافی مین اچھا
رتبہ خدا کی جناب سے پاگئے پھر کیا کہنا ہی سوتیلی مان اور وہ پدر مشفق کن کن استحقاق
سے اوپر دباغت ڈالتے ہین اور ہمیشہ یہی درخواست ہوتی ہی کہ چاہے وہ محتاج ہوجاوین
مگر ہماری چہیتی اولاد کو سب سرمایہ اوسکا ملجائے اور اگر کسیوجہ سے حضرت پدر مشفق کی کسی

خفیف فرمایش یا مادر مہربان (سوتیلی) کے کسی حکم کی بجاآوری نہوئی تواس رنجش کا کوئی پایان نہیں ہر ایک سے یہی شکایت کہ ہزار ون روپیہ لڑکا ہمارا پیدا کرتا مگر کچھہ ہمکو نہیں دیتا ہی سب اپنے خرچ مین لاتا ہمنے اس لائق کردیا مگر وہ کچھہ نہین سمجھتا ہی ماں سوتیلی فرما رہی ہین ہمنے اوس کمبخت (مادر حقیقی) کی موت کے بعد کیسی پرورش کی اتنا بڑا کردیا اگر نہ پالتے تو جب ہی کا مُوا درگور ہوجاتا (حالانکہ ان مشفقہ نے اس بارے مین کچھہ اُٹھا نہ رکھا تھا صرف اپنی گرانجانی سے لڑکا بچ گیا تھا) بس صلاح یہی کہ بالکل متروکات پدری سے محروم کردیا جاے پدر زن مرید بجز ہان مین ہان ملانیکے کچھہ اپنی مقدسہ کے حضور مین عرض نہین کرسکتے ہین لیجیے چھٹی ہوئی + ماں کو خدا نے لیا متروکات پدریہ او حقوق فرزندی اس طرح گئے اوس وقت پدر مشفق کو مطلق خیال نہین ہوتا کہ ہمارے ذمہ جولازمی امور تھے ان سے فائدہ اپنے لڑکے کو بھی پہونچا یا کہ نہین آیا اوسکی پابندی کسی شرع وملت سے ہمپر واجب تھی کہ نہین یا کہ صرف اولاد ہی پر جبر کرنا جانتے ہو بیشک والدین کے حق اولاد پر واجب لاداہین کہ اون کی اطاعت کرے اور خدمت سے انحراف نکرے اپنے اوپر تکلیف گوارا کرے مگر اونکا تصدیعہ دل نہ رکھے سخت لفظ زبان سے اون کے حق مین نہ نکالے ادب کے کلمات عرض کرے جب کبھی وہ فرمایش کرین جلد اوس کو بجالائے اگر انصرام غیر ممکن ہو تو جواب نا ملائم نہ دے ادب سے وجوہات معذوری عرض کرے اونکی دلشکنی سے خدا کی پناہ مانگے اور یہ خیال کرے کہ خدا نے مجھے اس لائق کیا کہ ایک ایسا کریم شخص میرا دست نگر ہی جسنے کسوقت مین

حقوق والدین اولاد پر

تیم مضغۂ گوشت تصور نکرکے نفرت نہ کی بلکہ نور دیدہ او رجگر گوشہ سمجھکر پالا اور اس قابل
کیا کہ مین انکی فرمایش بجا لاؤن اگر وہ رحم نہ فرماتے تو مین آجکے دن کس طرح دیکھہ پاتا
بڑا کفران نعمت ہی کہ ان سے بے پرواہی کیجائے اس وجہ سے کہ خدا نے اپنی عبادت
کے بعد ماں باپ کے ساتھہ نیکی و احسان کرنیکی تاکید فرمائی ہی اور تمام مصلحان امت نے
ہمیشہ یہی نصیحت کی کہ ماں باپ کی ناراضی خدا کی ناراضی ہی کیونکہ اللہ تعالی نے
اونکی خدمت کرنیکے لیے قطعی حکم دیا ہی کہ اگر خدمت نہ کی تو خدا کے حکم سے انحراف کیا
جسکی عدم تعمیل سے روسیاہی دارین ہی ۔ یہ بھی جانے دیجیے دنیا مین چلتا ہوا ریہ ہی
کہ اگر کوئی کسیکے اوپر سے ایک پرخس (تنکا) اتار دیتا ہی اوسکے احسان کی تلافی کا خیال
رہتا اور موقعہ پر اوس سے زیادہ مکافات و عوض دیا جاتا ہی پھر بڑی ناشکری ہی
کہ اپنے سچے محسن و مربی کے احسانات پر توجہ نکرے ۔

حقوق اولاد والدین پر جس سے اصلاح اولاد ہوتی

ہاں والدین کے بھی ذمہ اولاد کے حقوق ہین پس کریم النفس والدین کو چاہیے
کہ اوس سے فایدہ اولاد کو وین اور محروم نفرماوین ۔ ا جب بچہ پیدا ہو تو اوسکا ماں دودھ پلاوے
اوسکا دودھ پلانا حقوق مادری کو ترقی دیتا ہی جسکی یہ حکمت ہی کہ والدین خاصکر والدہ کا
اثر مولود مین آئے ۔ ۲ اچھا نام تجویز کرے تاکہ عند الرشد اپنے تسمیہ پر لحاظ کرکے اسم
بامسمی ہونیکی نیت پیدا کرے ۳ اپنی قوم و ملت کے دستور کے مطابق مقررہ ایام پر کوئی
رسم شرعی ادا کرے مثلاً عقیقہ یا مونڈن یا ختنہ وغیرہ جیسے جس قوم کی رسم و رواج ہو
۴ عمدہ دائی کھلائی ہو جسکی نیک صحبت و پرورش سے آیندہ عادات حسنہ مولود سیکھے اور اگر

ماں دودھ کسی وجہ سے نہ پلا سکے تو مرضعہ شریف قوم کی تلاش کیجائے ۵ صحبت بگرو
سے ہمیشہ بچائے خلاف شرع امور کے عمل سے تنبیہ دے ۶ جب بچہ کھانے پینے لگے
تو وجہ ناجائز سے اسکو لقمہ بھی نہ دے تاکہ لڑکائی سے حرام و حلال کی تمیز اوسکو پیدا ہوتی جاے
۷ عمدہ آداب کی تعلیم دے ضدی اور خراب عادت لڑکون کے ساتھ کھیلنے نہ دے
۸ بچے کی صحت جسمانی کیطرف توجہ کرے اور ہر روز ایک وقت مقرر پر ورزش بھی
کرائے ورزش اور کھیل کود سے بچون مین چستی آتی ہی ورنہ ذہن و ذکاوت مین
کمی ہوگی ۹ بعض ناتجربہ کار شبانہ روز مشقت لیتے ہین اور زیادہ پڑھانیکو جلد
تعلیم کا آجانا سمجھتے ہین اور تمنی جلد حصول کمالات کے ہوتے حالانکہ یہ بات ہرگز
نہین ہوتی بلکہ طلب الکل فوت الکل مشہور ہی ۱۰ پابندی اوقات کی عادت لڑکائی
سے سکھائیے ۱۱ متقی معمر صلحائے قوم کی خدمت مین حاضر کرے اور ادب سے بیٹھنے
اور اون کی اطاعت کرنیکو سمجھاوے ایسی صحبت عمدہ نتائج پیدا کرتی ہی ۱۲ لڑکونکے
سامنے ہمیشہ نیک کامونکی تعریف اور پابندی مذہب کا فائدہ بیان کرے اور خراب صحبت کی حقارت
و توہین عرض کرے تاکہ اولاد مین خراب و بد چیزون سے نفرت کرنیکا مادہ پیدا ہوجائے
۱۳ عمدہ تعلیم کا سامان مہیا کردے وہ کیا ہی کہ اُستاد دیندار و پابند ملت کے سپرد کرے
جو اخلاق و معاشرت اور مذہب و ملت کی تعلیم دے شروع مین عشق و سوز و گداز کی
کتابین دیکھنے کو بھی نہ دے جب آئین پکا ہو تو دنیا کے پیدا کرنے اور وجہ جاننے سے جو
حاصل ہونیکے علم کی کتابین پڑھائے علوم معقول بیشک بالضرور پڑھاوے کیونکہ کافی

پختگی انسان مین بغیر ان علوم کے نہین آتی ہی یہ بارہ حقوق ایسے ہین کہ جنکے معاوضہ مین
باپ اپنی اولاد سے خدمت لینے کا دعوی کرتا ہی باپ پر لازم نہین ہی کہ ختنہ و بسم اللہ و شادی
مین ہزار ہا روپیہ خرچ کردے بلکہ اچھی تعلیم دلانا اوسپر فرض ہی اور اس حق کو ترجیح دیتا ہی کہ اگر اولاد
کسی وقت نافرمان ہو جاوے تو اوسکو عاق کردے یا جو چاہے سزا دے عاق کا خوف اولاد
کو اسقدر ہی کہ شاید توپ کا بھی نہو ہمنے دیکھا ہی کہ بسم اللہ مین ہزارون روپیہ صرف
لوگون نے کیے مگر دو روپیہ کے معلم کے بھی سپرد اپنے بچے نہ کیے۔ بھلا نالائق معلم کیا
تعلیم دیسکتا ہی بجز اوقات ضائع ہونیکے کوئی فائدہ مترتب نہین۔

ایک نہایت عالیقدر ادیب کا قول ہی کہ اولاد کی تعلیمگاہ والدہ کی گود سے بڑھکر نہین ہی
یہ قول آب زر سے لکھا جاوے تب بھی کچھ قدر نہین ہوئی۔ ظاہر ہی کہ جب مان تعلیم یافتہ ہی
اور اوسکی گود مین اگر کوئی بچہ ہوگا تو وہ اپنے بچے کو خود عمدہ ہی عادت سکھائیگی اور اوس وقت
کی تعلیم اور اوس مشفقہ کی تربیت جو اثر پیدا کریگی وہ آیندہ کیسا ہی علامہ تعلیم دے مؤثر
نہوگی کیونکہ والدین سے بڑھکر کوئی غمخوار اولاد کا نہین ہوتا ہی اور اس سے بڑھکر خیر خواہی
کیا ہوگی کہ ہر شخص اپنی ترقی کا خواہان ہوتا یا دعای ازدیاد کسی کو دیتا ہی مگر اپنے سے
بڑھکر کسی کی کوئی ترقی نہین چاہتا ہی ہان والدین ہمیشہ اسکے طالب و مستدعی
ہوتے ہین کہ ہمارے لڑکے ہم سے بڑھکر ہون اور فراوان جاہ و حشمت پیدا کرین
پس جبکہ اچھی تعلیم دیجائیگی تو ادای حقوق کو فرض اپنے ذمے اولاد سمجھیگی۔
بیشک اولاد کے دل مین چند بے اعتنائیان پدر مہربان کی آخر حیات تک رہتی ہین

وہ یہ ہین کہ جب اونکی ماں مرجاتی ہی اور باپ نئی زوجہ کے عشق مین والہ وشیدا ہوجاتا ہی
تو اس اولاد کے حال پر جو مصائب گذرتے اوسکی ترفیہ اور رفع مین ہرگز باپ کوشش
نہین کرتا اور نئی عورت کے تعمیل احکام مین ایسا مصروف ہوتا کہ اوسکی بیجا و خلاف واقع
شکایت پر زجر و توبیخ درکنار کھانا کپڑا بند کرتا - اور اونکی تربیت و تعلیم کیطرف مطلق توجہ
نہین کرتا ہی پس جب ایسی سوہان روح حالتین اولاد پر گذرین تو وہ آیندہ کبھی ادای حقوق
(گو کہ وہ کیسے ہی ہون) پچھلے مصائب و واقعات جانفرسا یاد کرکے مستعد نہین
ہوتے ہین اور یہ مسئلہ کسی قدر غور طلب اور لائق تصفیہ ہی - اسکی نسبت میری رائے ہی
کہ اولاد یہ نہ سمجھے کہ بلا سے کوئی اور حقوق نہ سہی - حق تولید کیا کم ہی اوسی کے لائق
ادا کرے اور عمدہ سمجھوتا تو یہ ہی کہ اگر غیر کو کچھہ دیا جاے تو اس سے والدین کا دیا جانا
غیر مناسب نہین ہی اور اگر باپ چاہے کہ مجھے ایسی اولاد کے تموّل سے تمتع حاصل کرنا
ضرور ہی تو انصاف کے طریقے کو برتے تازہ وارد عورت کے خلاف واقع شکایت پر سزا دینے
پر آمادہ نہ ہو جاے اور یہ بھی قبل ازدواج ثانی اپنے ذمے فرض کرلے کہ مجھے اولاد
سابق کی پرورش تعلیم دلانا واجب العمل امر ہی جسکے لیے ایک کافی سرمایہ اپنی حیثیت و استعداد
کے لائق جمع کردے جس سے یہ تمام مفاسد آیندہ پیدا نہونگے - انسان جس درخت کو
لگاے اور جسکے سایے کے نیچے بیٹھے یا پھل کھانے کی تمنا رکھے تو اسکی نگہداشت
بخوبی کرے آبپاشی اور اوسکی درستی کو اپنا فرض سمجھے اور اگر ایسا نہ کریگا تو خیال خام ہی
کہ اوس سے متمتع ہو -

پس جب انصاف وعدل نہ زیر نظر ہی تو کہنا یہ بجا (شعر)

از سوی کینہ کینہ وز سوی مہر مہر + دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر۔ نہو گا

میرا یہ بیان کرنا کسی شخصی شکایت پر محمول نہو عام طور کے مطابق عرض کیا ہی جس سے

خاص خاص اہل انصاف واشفاق مستثنیٰ ہین اور میری کوئی غرض کیسیکے قبائح بیان

کرنے سے نہین ہی کہ جو حاضرین کو ناپسند ہو بلکہ بموجب الدین نصیحتہ کے حسبۃ للہ

عرض کیا ہی۔ ازواج واولاد ووالدین کے معاملے مین بہت کتب طیار

ہوئی ہونگی اور ہین مگر مین نے روزمرہ کے چلن کے مطابق میری سمجھ مین جیسا آیا

گذارش کردیا۔

جائز چشم پوشی وعلیحدگی کی نصیحت

جائز چشم پوشی اور علیحدہ کی نصیحت جو اثر پیدا کرتی ہی وہ ہرگز جابرانہ سختی نہین

کرسکتی وہ کیا ہی کہ اگر مان باپ یا اوستاد لڑکے کی خطائے خفیف پائین تو آنکھہ بچا جائین

تھوڑی بات پر ہرگز سزا دینے کو آمادہ نہ ہوجائین ورنہ بیدلی وخاطر شکنی سے

خیرہ چشمی پیدا ہوجائیگی اور اگر کوئی بڑی خطا سرزد ہوئی تو بلحاظ سن وسال کے فہمایش

کرین بہتر تو یہ ہی کہ علیحدہ لیجا کر پہلے اوس کی لیاقت وغیرہ کی تعریف کرکے اوس کو

آگاہ کرین کہ تمنے جو خطا کی ہی اوس کی ہمکو اطلاع ہی مگر تمھارے لحاظ سے اوسکا افشا

سرعام مناسب نہ سمجھکر تمکو سمجھا دیا جاتا ہی غالباً ایسی نصائح بہت اثرپذیر ہونگے اور

خدام کی درستی

ہوئے ہین اسی طرح نوکر وخدام کی کیفیت ہی کہ آقا اپنے نوکر کو مثل اولاد کے سمجھے اور انکو

درست کرے ان کی درستی سے آیندہ آقا کو آسایش ملیگی ورنہ ان کی بیدلی سے نقصانات

جو پیدا ہون گے دور ہوے وہ ظاہر ہین سو بیدل نوکر بیری سے بڑھکر۔

بھائیونکے ساتھ بڑا احسان

بھائی کو خون کا تعلق اپنے دوسرے بھائی سے ہوتا ہی لہذا انکے درجات کے مطابق اوسکے ساتھ بڑا احسان کرے درجے کیا ہین چھوٹون کو مثل اپنی اولاد کے اور بڑون کو مثل بزرگ باپ کے خیال کرے کیونکہ اگر اون کے ساتھ ہمدردی ہی تو بیشک کسی سخت وقت مین وہ تمھارے کام آئین گے اور تمھاری تکلیف وہ ہرگز نہ دیکھ سکینگے اس کی وجہ یہ ہی کہ روحی تعلق اون سے ہی اور بہت افسوس کی بات ہی کہ اگر اون سے ہمدردی نہین ہی تو کس سے ہوگی عموماً یہ معلوم ہی کہ اگر انسانی اعضا مین سے کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہی ضرور ہی کہ تمام اعضا مین اذیت کا اثر ہوگا بیشک آبائی متروکے پر بھائی سے جھگڑا ہوجاتا ہی یہ شاذ امر نہین ہی پس وہ کیون نہ انتظام کیا جائے جس سے تنازعہ پیدا نہو باہمی مصالحت سے سب امور طے ہوسکتے ہین اور اسکا سمجھوتا کامل ہو سکتا ہی اگر چھوٹا بھائی کسی متروکہ کی چیز پر اپنا میلان زیادہ ظاہر کرے اوسکو چھوڑ دیا جائے اور معاوضہ دوسرے سے کرے یا اوسکو احساناً ہبہ کردے ایسا ہی بڑا بھائی کسی چیز پر اپنی زیادہ خواہش ظاہر کرے ممکن ہی کہ اوسکی عوض کوئی اور چیز خود پسند کرے اور نذرانہ کے طور پر بڑے بھائی صاحب کے حضور مین اوسکو پیش کرے اس مین تمام اخوت و فتوت کے درجات کو ترقی ہوگی مگر یہ سمجھوتا کب ہو سکتا ہی جب درمیان مین اغیار رخنہ انداز نہ ہون اور غیر تعلیم یافتہ عورات (عام اس سے کہ وہ قرابت ہی کیون نرکھتی ہون) کا تعلق نہو اور اپنا نفس بھی مغلوب کرلیا جائے ورنہ آج کل عام دستور ہو رہا ہی کہ درمیان مین آ

مصالحت برادران کی تحریب کرتے ہین۔

کے ساتھہ
سلوک

قرابت دار بعید ہون یا نزدیک علی قدر مراتب اپنے قرابت دار پر حق سلوک رکھتے
ہین یہ کوئی ضروری امر نہین ہی کہ بلا تمول کے سلوک نہو سکے حسب حیثیت ہر کوئی سلوک
کر سکتا ہی اگر اپنے قرابت دار کے پاؤن سے کانٹا نکال دے تو اسکا درجہ ایک رقم معتدبہ
کے رتبہ سے زیادہ ہی کوئی کتاب آسمانی ایسی نہین ہی کہ جسمین سلوک اقربا کی تاکید نہو بیشک
بعض نافہم متمول دوسرے کا دیکھکر یہی چاہتے ہین کہ جس طرح بنے سب اوس سے
لے لین تو ایسا سلوک دنیا مین بیوقوف ہی کریگا کہ اہل قرابت کو دیکھکر سب دے اور
خود اون سے زیادہ کنگال ہو جائے ہان اعتدال شرط ہی۔

یہ واحباب
رعایت

ہمسایون اور احباب کے ساتھہ رعایت اور محبت سے پیش آنا لازمہ ایمانی تہذیب کا
ہی کیونکہ اونکو کوئی حق بجہتی اپنے ہمجنس پر نہین ہی وہ صرف للہی اتحاد کے فوائد سے مستفید
ہوتے ہین حکما نے فرمایا ہی کہ دوست تیرا وہ شخص ہی کہ باطن مین تو اور وہ ایک ہو اور ظاہر
مین صرف کالبد جدا جدا ہو میرے نزدیک یہ کبریت احمر بلکہ اوس سے بھی زیادہ نایاب ہی
بوعلی سینا نے اپنی بعض تالیفات مین اس قسم کی دوستی کے کمیاب ہونیکا مبالغہ
حد مرتبہ کیا ہی کیونکہ اکثر آدمی کو حقیقت غیر سے اطلاع نہین او محبت انکی لذت یا کسی منفعت پر مبنی ہی
حضرت یعسوب المسلمین امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ بھائی اور
دوست بہت ہین مگر امید وفا معدوم ہی اور اگر انسے وفاے عہد کی تمنا کی جاے
تو اس سے بڑھکر بیعقلی نہوگی کیونکہ ایسا دوست نظر نہین آتا جسکی دوستی صاف اغراض

ونقائص سے ہوا ور اگر وہ نقض عہد کو برا تصور نہین کرتے تو ایسے دوست سے
عاقل کو چاہیے کہ کنارہ کر جاے ۔

یتامی مساکین و مسافرین کے ساتھہ نیکی کرنا لازمہ انسانیت ہی

سب مستحقین کے حقوق کے ادا کے بعد مسکین و یتیم و مسافر کا حق ہر آدمی پر ہی
کیونکہ خداوند تعالی نے احسان والدین اور اقربا کے سلوک کے بعد انھین کے ساتھہ
نیکی کرنے کو تاکید مزید کی ہی کیونکہ انکا کوئی حق صلہ رحم نہین ہی صرف اللہ کے اتباع حکم
اور اوسکی خوشنودی کے لیے ہی پس اونکے ساتھہ نیکی کرنا انسانیت کا لازمہ ہی ۔
میرا یہ مقصد نہین ہی کہ ایسے شخصونکی مدد کرے جن کا پیشہ گدائی ہو رہا ہی اور اونھون نے
اپنی معاش اسیکو قرار دیا ہی بلکہ معذور تہیدست اور مجبور مساکین اور بے زر مسافرین
اور یتیم محتاج کی پرورش مین اعانت اور کوشش کرے اور یہ ضرور نہین کہ خود سرمایہ کافی
دے جہان تک ہو سکے خود دے اور اہل ہمت سے مدد لے کیونکہ زمانے کی
حالت دیکھکر کوئی ایسا بشر نہین ہی جسکو اپنی حاجات سے استغنا ہو لہذا ایک آدمی
کی قوت سے نہین سنا گیا کہ پہاڑ کھدا ہو اسکے لیے مناسب ہی کہ روزمرہ مصارف سے
قلیل سرمایہ پس انداز کرتا جاے جسکی رقم آخر مین کافی ہوگی اور کسی کی مدد کے وقت گرانی نہوگی

طالبعلم زیادہ مستحق ہی

اور ان سب سے زمانے کی حالت دیکھکر طالبعلم زیادہ مستحق ہی اس لحاظ سے کہ تنگی معاش
کی وجہ سے کسی کو ایسا فراغ نہین ہی کہ بذات خود عمدہ وسائل تعلیم مہیا کر سکے اور تعلیم ایسی
ضروری شی ہی کہ بغیر اوسکے معاشرت انسانی ہو نہین سکتی کیونکہ جسقدر پیشے و حرفے
دنیا مین ہین سب کو احتیاج علم و فن کی ہی اور ہر علم و فن کی بنیاد محض سرمایہ معاش پر ہی

گو کہ آخر مین علم ہی سے اسکو افزونی و ترقی ہو تو لابدی ہی کہ محتاج و مسافر طالب العلم کی قوت لایموت کے لیے بندوبست کرے اگر یہ بھی ممکن نہو تو کتاب یا قلم دوات آلاتِ اکتسابِ علوم کے حاصل کرنے مین مدد دے اور یہ مدد بذاتہ ایک شخص نہین کر سکتا ہی ورنہ یہ تجربے مین آیا ہی کہ بغیر اعانت جماعت کے انصرام اس امر اہم کا ناممکن ہی لہذا سب ملکی تعلیمگاہ کے مقرر کرنے مین سعی و کوشش کرین اور سرمایہ کافی کے جمع کرنے سے یہ بڑا بار انسان ذرا سی تحریک سے اوٹھا سکتا ہی اگر ایسے سرمایے مین کوئی شریک ہی تو سمجھے کہ ہر ایک مستحق کے حق کو ادا کر چکا۔

فخر و ناز بیجا ہی

مگر انسان کو مناسب نہین کہ ان حقوق کے ادا کر دینے پر فخر و ناز کرے اس لحاظ سے کہ اگر کسی شخص نے دین یا قرض کے ادا کرنے مین کوشش کی تو وہ خود اپنے بوجھ سے ہلکا ہو گیا کسی پر احسان نہین اور بالفرض وہ لوگ شکرگزار ہوے تو خیال کرے کہ مجھے اپنی محنت کی داد مل گئی اور یہ حد مرتبۂ انکسار کا ہی۔

ادای حقوق مین سختی و غصہ بری بات ہی

اگر کوئی مستحق کچھ چاہے تو اوسکے دینے مین درشتی اور غصہ نہ کرے اس وجہ سے کہ ہر شخص اپنی چیز امانتدار سے مانگتا ہی اگر تو لائق امانتداری کے نہوتا تو ہرگز تیرے پاس اپنی امانت کوئی نہ رکھتا پس اسی پر قیاس کر لیا چاہیے کہ خدا نے تمکو اس لائق کیا کہ مستحقوں کے حقوق تمھارے پاس بطور امانت رکھا دیے اب مالک جب چاہے لے لے الا امین امانت مین خیانت ہرگز نہ کرے ورنہ ابدی رسیاہی اسکے نصیب ہوگی۔

افتخار نسب نازیبا ہی

اور نہ کسی کو نگاہِ حقارت سے دیکھے مانا کہ تمھارے آبا و اجداد کسی قبیلے کے پیشوا

سے اور تمہارے علو نسب مین کچھ شک نہین اور تمام دنیا مین تم سے بڑھکر شرافت کسی خاندان مین نہین پھر اسکا کیا نتیجہ - اپنی کیفیت دیکھو کہ کس حال مین ہو نان شبینہ کو محتاج پیوند دار جامہ بھی پاس نہین اور دعوی یہ کہ پدرم سلطان بود مگر ندانستی کہ تو چہ حالت داری - ہان اگر علم و فضل ہے تو کوئی مضائقہ نہین یہ بڑی لازوال دولت ہے ورنہ مین کہونگا سہ آنانکہ فخر خویش با جداد میکنند * چون سگ باستخوان دل خود شاد میکنند اپنے ذاتی جوہر سے کوئی ترجیح پیدا کی جاے وہ تو قابل افتخار ہے ورنہ جہالت و بزدلی کی حالت مین نسب پر افتخار نازیبا ہے اور سب سے بڑھکر دوستون مین جدائی ڈالنے والی چیز کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک کی ملت و قوم کو ذلیل و خوار سمجھے مذہب غیر کو محض لاشی اور فضول خیال کرے اور اپنے مذہب و مشرب کو زیادہ سمجھے مانا کہ مذہب آپ کا صافی اور پختہ ہی سہی اس سے تو آپ ہی کو ذاتی نفع پہونچیگا جس مین کوئی شریک نہین ہوسکتا ہے اور یہ مسلم ہے کہ آپ کہین کے جابر و غالب حاکم نہین ہین کہ خواہ مخواہ آپکی پیروی لازمی امر ہو اور جابر بھی ہو تو کیا -

ملاحظہ کیجیے کہ ماضیہ سلطنتین کیسی گذرین جنھون نے بزور شمشیر مذاہب غیر مٹانا چاہے گو کہ کمی ہوئی مگر دنیا سے بالکل معدوم نہوسکے اور بالفرض جاتے بھی رہین تو تمکو کیا فائدہ ہے بیشک مذہب کی ترقی سے اُخروی ثواب کی اُمید ہے مگر سمجھو کیا تم اپنی زندگی عمدگی سے ایسی مجبوری کی حالت مین بسر کرسکتے ہو کہ اگر کوئی غیر قوم آگئی اپنا فرش ہٹا دیا مصافحہ کے بعد ہاتھ دھو ڈالا یہ سب امور کیا تکلیف رسا چیز نہین ہین

بیشک وہ امور کرنا چاہیئے کہ جو پیشوای مذہب نے ارشاد کیے ہین بہتر ہی کہ نرمی وعدالت
سے اوسکی دعوت کرو اور اپنے اطفال کو ہمیشہ یہی تلقین کرو کہ ایسے فضولیات سے
وہ محترز رہین اور انھین فضولیات ایذا رسان کا نام تعصب ہی اور تعصب بُری بلا ہی دیکھو
قومین اور سلطنتین اسکی بدولت تباہ ہوگئین صدہا خاندان بیچراغ ہوگئے اور جنمین یہ نامعقول
چیز ہی وہ کبھی فراغ و اطمینان مین بسر نہین کرتے ہین اور نہ انکی معاشرت اچھی ہی اور نہ وہ
کسی قوم مین مرجع و مآب ہین ہر شخص بہ نگاہ حقارت اونکو دیکھتا ہی کیونکہ قوم کے پیشواؤن
نے تعصب سے احتراز کرنیکی نصیحت فرمائی ہی۔

اور اصل اوسکی تکبر و عجب سے ہی کہ جو عند اللہ و عند الناس خراب ہی تکبر و عجب کیا ہی
اپنے سے ہر ایک کو کمتر تصور کرنا گو کہ وہ اعلی ہو اور اس تعصب کو حسد سے جلا زیادہ جاتی ہی
ہی کہ جو اچھی چیز ہرگز نہین ہی وہ یہ کہ ہمیشہ جب کسی کو دیکھے تو اوسکے مدارج و ترقی کیطرف
بدنگاہ کرے اور یہ کہے کہ مین ایسا لائق فائق افسوس کہ محروم کیا جاؤن اور یہ نالائق
اس عمدہ دولت سے فائدہ اوٹھاوے اس سے محسود کو کوئی نقصان نہین پہونچتا ہی
حاسد ہی کو کوفت ہوا کرتی ہی۔

عجب و تکبر جیسا ہی
حسد بھی چیز بری ہی

میرے نزدیک یہ رذائل انسان کے قلب مین جگہ نہین پا سکتی اگر اوسکو علم اخلاق
سے (جسکو علم دین سے کامل تعلق ہی) ذرا بھی بہرہ ہو اور اگر علم دین سے کسیکو بہرہ نہین تو اوسکو
اپنا دشمن عقل و فراست تلاش کرنیکی ضرورت نہین اوسیکی دماغ مین خود اوسکے مخالف
اور عدوی جانی موجود ہین — مین نے علم دین کا نام اس وجہ سے لیا ہی کہ علم اخلاق

اوسی کا شعبہ ہی اور جس کی اصل اعلی ہی اوسی سے خطاب کرنا لازمی بات ہی۔

اطاعت بادشاہ فرض ہی

انسان کو بعد اطاعت خدا و رسول کے اپنے بادشاہ کی اطاعت و اتباع حکم کرنا فرض عین بلکہ نص قطعی ہی اس لحاظ سے کہ بادشاہ کا درجہ خدا کی بے انتہا نعمتون کا ایک حصہ ہی کیونکہ محض الطاف و انعام ایزدی سے ایک شخص لکھو کہا افراد انسانی پر حکمران ہوتا ہی اور اوسی کے حکم و اوسی کے اوپر کافۂ انام کے حقوق وابستہ ہوتے ہین حتی کہ سب کی اوسی کے آستانے پر نظر ہوتی ہی اور منتظر صدا اوسکی اشفاق و عنایت کے رہا کرتے ہین اور اوسکو جماعت عقلائے خدا کے سایے سے تعبیر کیا ہی اور یہ حق بجانب بھی ہی کیونکہ وہ بظاہر اسباب اپنے محکوم کو ہر قسم کے حوادث و نوازل سے محفوظ رکھنے کی فکر و سبیل کرتا ہی انکی رفاہ اور آسایش کیطرف توجہ کرتا ہی پس جسنے خدا کے سایے سے گریز کیا وہ کہان مفر پاسکتا اور جسنے خدا کے حکم سے انحراف کیا معاذ اللہ وہ کیسے نجات پائیگا صرف یہہ کہہ دینا کہ بادشاہ بھی ہمارا ہمجنس ہی اور اوس مین جو باتین ہین ہم مین بھی ہین پس کیا ضرورت ہی کہ اوسکے ہر فعل و عمل کو واجب العمل سمجھنا چاہیے بلکہ اوسکے غیر واجب احکام کو ہرگز نہ ماننا چاہیے مین اوسکی نسبت زیادہ کہنا نہین چاہتا ہون بضمن تعریف آزادی کے اسکا بیان ہوچکا ہی مگر اسقدر ضرور کہونگا کہ ؎ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ۔ نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند ۔ آپ نے ضرور سنا ہوگا ۔ لقمان حکیم مین بندرون کی کہانی مین ہی کہ ایک جگادری نے مشورہ سب بندرون سے کیا اور بالاتفاق یہ رای قرار پائی کہ جو اعضا ہم مین ہین وہی انسان مین بلکہ ایک دم زیادہ

تو کیا وجہ ہی کہ ہم اس اضافے کے ہوتے ہوے ایسی حالت مین ہین جنگلون جنگلون پھرین سب ملکر ایک مرتبہ حملہ کرکے انسانکو مغلوب کرین اور اونپر اپنا تسلط جمائین اور سب میمون نہایت میمونی سے حکمرانی کا مزہ چکھین اسبات پر اتفاق سب نے کیا اور اوس بندر جگادری کے ہاتھہ پر بیعت کرکے سرگروہ (پریسیڈنٹ) مقرر کیا اور پتھر اور ڈھیلے لیکر فوج کشی آدمیون پر کی جو سامنے آتا اوسپر کھون کھون کرکے دوڑتے اور کھسین نکال دیتے کسی کا کپڑا نوچ ڈالتے اور کسیکی کھپریل توڑتے جند منٹ کے بعد ایک پرانا مداری (بندر نچانیوالا) آگیا اوسنے یہ شورش دیکھکر سوچا کہ اب اس فوج کشی سے کسیطرح آدمیون کا مفر نہوگا کیونکہ دانے اور روٹی کے ٹکڑے ڈالنے سے بھی باز نہین آتے ہین خیر ؁ کلوخ انداز را پاداش سنگست

سعاً ایک ڈنڈا چھوٹے سے اور ایک رسی لے آیا اور اون جگادری کی جانب رسی پھینک کر پکڑ کیا بیچیے تر کی تمام شد پریسیڈنٹ صاحب گرفتار ہوے اور مداری نے مارے ڈنڈون کے انکی جان عذاب مین ڈالی سب فوج رفوچکر ہوئی پس بعینہٖ ان خیالات کے مطابق یہ کہانی ہی ماناکہ تم مین بہت سے اضافات ہین کہ جو بادشاہ مین نہین مگر فضل ایزدی اوسپر ایسا ہی کہ تمھارے کسی اضافے مناصب کے درجے کو اوس سے نسبت نہین ہی وہ خاص اسواسطے مخلوق ہوا ہی کہ بندگان خدا کی حفاظت و رعایت کرے قوی ضعیف پر متسلط نہو جسکو آزار کسی سے پونہچا ہو وسکی دادرسی کرے فریاد سُنے نگاہ لطف غربا پر اور نظر قہر جابرین پر ہمیشہ رکھے ـــ

اب ہم بقیہ بحث خدام کی تربیت کی پھر شروع کرتے ہین جس کا محل اسوقت ہی

ہمارے دوستون مین ایک صاحب ممتاز عہدے پر تھے یون تو بڑے
لائق وفائق شخص تھے مگر انسان ہی تھے مزاج مین حکمرانی اور سخت گیری زیادہ تھی
اور اوسکے ساتھ سخت زبانی کہ جو شان جباری ہی حد سے بڑھی ہوئی تھی کوئی ایسا
شخص نہوگا کہ جو انکی زبان سے بچا ہو مین نے تنہائی مین کئی مرتبہ عرض کیا کہ
جناب شیخصاحب آپ اپنے علم و عہدے و رسن کے مطابق متانت اور تحمل صرف
فرمایا کیجیے بات بات پر جرمانہ اور تنخواہ کا ضبط کرنا یا درجے کا انحطاط کر دینا خلاف
انسانیت ہی کیونکہ آپ بھی انسان ہین اور خطا لازمۂ بشریت ہی خیر میرے عرض کرنیکا
اس قدر اثر تو ضرور ہوا کہ جبر مین خفت کی مگر سخت زبانی اور الفاظ فحش کا استعمال
کسی طرح نہ چھوڑا۔ آخر الامر اوسی کی بدولت انکی جان جاتی رہی۔
وہ کسی بات پر اپنے نوکر کو گالیان دینے لگے اوسکو ضبط نہوا اوسنے پیچھے آکے
اونھین کا طپنچہ پشت پر سر کیا کہ جسکی گولیان اونکے پیٹ مین پیوست ہو گئین۔
انا للہ دیکھا حضرات۔ نوکر کی بددلی و افسردگی سے شیخصاحب نے یہ روز بد دیکھا
خدام و ماتحت اشخاص کو لازم ہی کہ اپنے افسر کی اطاعت اپنا فخر جانین اور خیال
کرین کہ حاکم دنیا کی اطاعت سے اپنے معبود حقیقی کی عبادت کا طرز سیکھتے ہین کیونکہ

یا ناشکری یا کوتہ اندیشی کو ہرگز اپنی طبیعتون مین دخل ندین اور اپنے افسر کی
چشم پوشی کو ایک نعمت تصور کرین یہ نہ سمجھین کہ ہمارا آقا نہایت کم سمجھ آدمی ہی وہ
ہماری خطاؤن کو نہین جان سکتا ہی بلکہ اس چشم پوشی کے عوض مین خیرخواہی
اور نیک اندیشی اختیار کرین مین ایک نمک حرام نوکر کی اپنی چشمدیدہ کہانی سُناتا ہون
وہ یہ ہی کہ ہماری برادری مین ایک سید نیک طینت ہین اونہون نے نہایت کمسنی سے
ایک غریب کا لڑکا نوکر رکھا یہانتک کہ وہ جوان ہوگیا میر صاحب کو اوسپر زیادہ بھروسا
تھا بالآخر ایک روز سید صاحب نے تجویز کی کہ اوسکو سرکاری نوکری دلائی جائے
اتفاق وقت کہ اوسکا نوکر رکھانا نہو سکا دوسرا آدمی اونہین کی سفارش سے
نوکری پا گیا اس کور نمک کو زیادہ گران معلوم ہوا یہانتک کہ میر صاحب کے اعدا
ومخالفین سے سازش کی اور خود چند آبروباختون کی صلاح سے ان کے گھر سے
چوری کی گو کہ مال کم ملا کیونکہ مال طیب ومزکی دستبرد سارقین کم ہوتا ہی جب یہ
واقعہ ہوا تو اس کی گرفتاری ہوئی یہانتک کہ اوس نے بلا کسی جبر و تظلم کے اقرار
کیا اور جب پولس نے دار وگیر ضابطہ کرنا چاہی تو اوس نے ایسے خلاف واقعہ
امور بیان کیئے کہ جن کے اعادہ سے مجھے قلق ہوتا ہی اور درپی اس امر کا ہوا کہ
میر صاحب کو قانونی تدارک ہوجائے۔ مین اسی طرح کے نوکر سے پناہ مانگتا ہون
اور سنیئے میرا ایک محرر تھا جب مجھے کسیقدر اعتبار اوسپر ہوگیا تھا وہ میرے خوش
کرنیکے لیئے ایک نہ ایک خبر ادھر اودھر کی تراش کر کہا کرتا تھا جس سے میری

طبیعت کو یہ آشفتگی ہوتی تھی جب مین نے اوس کی صحبت چاہی تو اوس نے
یہ طریقہ چھوڑ دیا پھر ایک نیا طریقہ اوس نے نکالا کہ میری شکایت کی عرضیان
بمضامین خلاف واقع اپنا خط بدلکر حکام اعلیٰ کی خدمت مین بھیجا کرتا تھا اور
پھر مجھسے کہدیتا کہ مین نے یہ واقعہ معتبر سُنا ہی کہ آپکی شکایت کی عرضی مرزا صاحب نے
کہ جو میرے دوست سچے تھے بھیجی ہی اور جب پیشگاہ حاکم سے وہ عرضی بطلب کیفیت
میرے پاس آتی تھی تو مجھے اس کی تصدیق بیانی ہوکر اعتبار بڑہتا جاتا تھا۔
اور میرے مجبور کرنیکے لیے اسقدر ہجوم ان بادہوائی عرائض کا کیا کہ میرے حکام کو
میری دیانت کی جانب شک ہو چلا تھا مگر الحمد للہ کہ میری سچی دیانت نے اس چالاکی کا
رنگ جمنے ندیا حکام کو یقین تھا کہ مضامین خلاف واقع ہین اور کسی دشمن کی
چالاکی ہی اور میرے ایک سچے دوست نے (کہ خدا اونکو بھی ترقی دے) شان خط سے
پہچان لیا کہ میرے ہی کچہری کے محرر کی چالاکی ہی اور بلا میرے استصواب کے
اوس کی تبدیلی ضلع غیر کو کرادی اوسکا جانا تھا کہ وہ طوفان بے تمیزی فرو ہوگیا
بس ایسے ماتحتون سے خدا بچائے۔

اور سنیے کہ میرے پاس ایک اہلکار تھا مین اوس کی خوشخطی و خوش اخلاقی
سے راضی تھا اور جب اوسکا رسوخ بڑھا تو وہ میرے نام سے ناجائز چیزین بلکہ
رقمین اشخاص متعلق سے منگانیکے لیے مستعد ہوا مجھے فوراً اوس کی خبر ہوئی اور اوسکا
اس بداعمالی کی اون کی زبان سے تصدیق کرلی الحمد للہ کہ اوسکو کچھ کسی نے

دے نہ پایا تھا صرف وعدے سے نکلتے جو تجھے ظاہر ہو گئے۔ مین نے فورًا
اون حضرت کو اپنے یہان سے علیحدہ کر دیا۔

بس صاحبون خدام و ماتحت کی یہ کیفیت ہی انکے اعمال و انداز کی جہانتک
ہو سکے بحکمت عملی تحقیق و تفتیش کرتا جا ہیے۔

اختتام جلسہ

جب جلسہ ختم ہوا تو ہر شخص نے نہایت خلوص و ادب سے علامہ کے حضور مین
عرض کیا۔ قدمی رنجہ بنمودی زرہ لطف و کرم ای فدای کف پایی تو سر منزل ما۔
جسقدر حضور والا نے ہم لوگونکی تربیت کے لیے فرمایا بس کافی ہی ہمارا مہربان باپ
بھی تو اسقدر نفرماتا بیشک آپنے اپنی زندگی ہماری رفاہ کے لیے وقف فرمادی۔
(خان) اجی کیا کہا ہماری کا لفظ واپس لو یہ عرض کرو کہ ہماری اور ہماری آیندہ نسلون
بلکہ سب کے لیے اپنا آرام چھوڑکے ہدایت فرمائی اب بھی اگر ہم راہ پر نہ آیے پایین
تو ہمارے نصیب کی شامت بلکہ یہ کہنا چاہیے سہ ہرچہ ہست از قامت ناساز و بی اندام ما
ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست۔ ای صاحبو آپ کے لیے وہ کام کیا گیا ہی جسکے نتائج
آیندہ ظاہر ہونگے افسوس مجھے ان لڑکون نے باتون مین لگا لیا ورنہ مین ضرور ان تقریرون کو
لکھتا جاتا اور کس مین ایسی زود نویسی کہ لکھ سکتا۔ خیر مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید الخ (اسے
کلے کیجانب خان بہادر نے ہاتھ پونچھ دیا) اگر یہ مضامین قلمبند ہو جاتے تو ہم ابن مسکویہ
یا رازی یا ناصر خوارزمی کی تحریر کو ماند کر دیتے اور عربی رسالہ (اخلاق) سید
عبد العزیز صمدنی کا باوجود اپنے بیمثل و نادر ہونیکے پست ہو جاتا بلکہ ایک نایاب کتاب

مسائل خلاقیہ اور مباحث تمدنیہ کے مقاصد کو پورا کرنیوالی ہوتی۔

(محمد شجاع) دیکھو دیوانے کو کیسی عمدہ سوجھی۔

(خان) سیفے پر ہاتھ پھیرا کر۔ کیا ارشاد ہوا آپ نے نہیں سُنا ہے کہ دیوانہ بکار خود ہشیار

اور پھر کیا یہی ایک ہی شخص برکات سے مستفید ہو تا سب ہی کو فائدہ ہے۔

حاضرین کی جلسے سے آواز آئی دیکھیے لیجیے یہ ضخیم کتاب طیار ہے

(خان) شاباش ۔ برین مژدہ گرجان فشانم رواست + کہ این مژدہ آسایش جان ماست

بھائی مین شکر گزار ہون یہ کام مولوی ابوالمجد کا ہی جو ایسے سرسری وقت مین بھی اپنا

وقت ضائع نہ کیا جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ شاباش صد آفرین مولوی ابوالمجد

کسکے صاحبزادے ہو کسنے تعلیم دی ہی کسکی خدمت مین رہے ہو۔ ہونہار ہو

خدا علم و عمر و دولت تمکو دے اپنے قوم پر تمنے بڑا احسان کیا ہی مگر برخوردار

کامگار ایک کسر باقی ہے ورنہ باون تولہ پاورتی کی درس کندن کی ہوتی

اور اب بھی ہو سکتا ہی کہ جناب آبروی قوم مایہ مخر اہل علم حضرت الامر تبت علامہ

سلمہ اللہ کے ملاحظہ مین گذرانو جو کچھہ رہ گیا ہوگا درست ہو جائیگا۔

(ابوالمجد) لیجیئے گذرانتا ہون اور مسودہ پیش کر دیا۔

(ع) اِی صاحبو یہ مفلوت میرا یا میری اولاد کا اس لائق ہی کہ جمع کیا جاوے بالکل

واہیات بکا ہی۔

(حاضرین) ہرگز نہین ایک گنج شایگان ہی کہ جو ہمکو عنایت ہوا ہی۔

(ع) اگر آپ کا حسن ظن ایسا ہی ہو تو شکریہ قبول کیجیے اور مجھے اب ایسی فرصت نہین ہی

کہ دیکھہ سکون مولوی ابو المجد عمرہ کیا کچھہ کم ہین اونسے یہ خدمت لیجیے۔

(ابو المجد) کجا ذرہ کجا آفتاب کجا دریا کجا حباب۔ مین اور حضرت علامہ کی تقریر پر نظر ثانی

(ع) میری خاطر سے بارک اللہ فی عمرک۔

(ابو المجد) خیر الامر فوق الادب لیس صاف کر کے مشتہر کرا دیے دیتا ہون نظر ثانی کیا

کر سکتا ہون۔

(حاضرین) اس نوازش کی سپاسگزاری قبول فرمایئے۔

چنانچہ دو ہی روز مین مولوی صاحب نے کتاب مرتب کی اور سب کی دعوت کر کے جلسہ منعقد کیا

جس مین وہ کتاب سنائی گئی جسکے مضامین نے قند مکرر کا مزہ دیا اور مولف کو دعائے خیر

سب دیتے ہوے رخصت ہوے۔

(مؤلف) خدا ہی دعا الٰہی اسکو قبولیت عنایت کرے۔

(ایک بلند آواز) آمین ثم آمین۔

تمت

تتمہ تہذیب عزیز الاخلاق

موسوم بہ

غفاریہ

جسمین ترجمہ مؤلف اور اوسکے خاندان عالیشان کا بطور نمونہ جزو مرقوم ہی اور چند اکابر قوم کی تحریرین بطور تقریظ و تاریخی قطعات بھی اس حصے مین ہین جس سے ظاہر ہوگا کہ اس کتاب کی جانب حسن ظن بکمال مرقت کا کس طور پر ہی اور وہ کیسا مفید اسکو جانتے ہین۔

ترجمہ[*] جافلہ مؤلف و ذکر اکابر مؤلف ماخوذ از سجر الانساب پدر مؤلف و عزیز التواریخ و فیوضات (سوانح عمری مؤلف) و پرچہ اودھ اخبار ۱۸۸۹ء وغیرہ

تمہید

عام رواج ہو رہا ہی کہ ہر شخص (گو کہ وہ کیسا ہی ہو) اپنے کلام کی اشاعت یا کسی خاص وجہ سے ہر مؤلف کی کتاب کے ذیل مین (اگرچہ مؤلف و تالیف اونکی کیسی ہی حالت مین ہو) عبارت تقریظی اور قطعات تاریخی لکھنا ضروری سمجھا ہی عام اوس سے کہ کچھ اثر مترتب ہو یا نہو مگر مین اسکے خلاف ہون اور یہ مزعوم میرا ہی کہ پہلے انسان اتنی قابلیت تو پیدا کر لے کہ کبرای قوم کی نظر مین اوسکا وقار ہو اور اگر نہو تو ثناخوانی

[*] بسبیل ڈاک کسی صاحب نے یہ عبارت بھیجی ہی نام ظاہر نہ کیا طرز تحریر سے ظاہر ہی کہ میرے حالات اور میرے خاندان سے بخوبی یہ کریم النفس واقف ہی اور کیا عجب ہی کہ میرا کوئی عزیز دوست نما ساتھی ہو۔ ۱۲ منہ

ایک امر کہانی یا زٹل قافیہ ہی مین نے انھین خیالات سے اس عمدہ و نفع رسان رسالہ
کی تقریظ یا تاریخ نہین لکھی اول تو یہ عالی تالیف و مولف الایابیہ - پس مین کم مایہ کب
ایسی ہستی و قابلیت رکھتا کہ ثنا خوانی کرون جسکا ایک جہان ثناخوان ہی کیونکہ ثنای سلیمان
از مور چہ بیاید ان خیالات نے مجھے آمادہ کیا کہ مولف کے اکابر خاندان اور
مولف عالیشان کے حالات بکمال کاست لکھون اور اونکی تالیفات کی فہرست بھی لکھون
کہ جو نفع بخش عام وخاص ہین ٭

باسمہ تعالی شانہ

مولف کے اجداد امجاد مدینہ منورہ سے بوجہ جور و جفای مروانیہ وعباسیہ کے
اقطاع عالم مین منتشر ہوگئے اور جہان امن ملا توطن اختیار فرمایا - ہندوستان مین بوقت
ہمایون بادشاہ کے مشہد مقدس سے حضرت امام الحجہ شیخ الاسلام مولانا سید رفیع
طاب ثراہ کہ جو اولاد امجاد حضرت امام ہمام سیدنا وجدنا علی رضا علیہ التحیۃ والثنا کے تھے
تشریف لائے دہلی و بارہہ اقطاع غربیہ مین چندے استراحت فرماکے سیاحت
مشرقی ہند کی جانب توجہ کی اثنای دہ نوردی مین اس صحرا کو (جسکا نام صمدن ہے٭
اور اونکے عزیز سید عبدالصمد نے آباد کیا تھا) پسند فرما کے سکونت اختیار کی اور بعد
چندے جانب دہلی مراجعت کی مگر چندے رفقا اور عزیز اولاد اونکی یہان رہ گئی جنکا یہ
کوردہ مسکن ہوا ٭

٭ ضلع فرخ آباد مین یہ بستی سادات کی مشہور ہے ۱۲ مولف.

کہتے ہین کہ کسی وقت مین یہ خطہ نہایت آباد و مردم خیز تھا مگر اب ویران مدتہا سے

چنید سے آباد ہی اسی مقام مین اور سید رفیع رضی کی اولاد سے سید احمد کبیر الملقب بنجو احمد

پیر کبیر اور سید السالکین قطب العارفین سید میران معدن وسیادت و نقابت پناہ مورد

مراحم سبحانی مصدر فیوض حمانی سید حامد قدس اسرارہم پیدا ہوے اور دریای تلقین

و ارشاد جاری فرما کے زیر زمین ہوے کہ جنہون نے منصب جاگیر و خطاب اعزازیہ

محض دنیاوی احتشام بڑہانے کے لیے قبول نہین کیا تھا سید ابراہیم بانی ابراہیم آباد

(کہ جو اس وقت گورسہای گنج کے نام سے مشہور ہی) و سید جلال و سید لار بھی

اسی رفیعہ خاندان مین گذرے ہین کہ جنپر شاہان تیموریہ کے بغایت اشفاق تھے

سید عبد الحکیم و سید حمید صاحب تصانیف کثیرہ اور صوفیان اہل اسی خاندان

کی آبرو تھے +

مولوی علی المشہور بقلندر جد امجد مؤلف نے اپنا کثیر حصہ زندگی کا درس تدریس

مین صرف فرمایا اور طب سے ہر شخص کو فیض پہونچایا مناظرہ شیعہ و سنی مین خداداد ملکہ

اونکو تھا جسکی تصدیق اونکی تصنیف زبان عربی و فارسی و بنگلہ سے ہوسکتی ہے جنکے

گورنمنٹ کے معزز عہدے پر بھی سرفراز رہے آگرہ مین بمقام نو محلہ مدفون ہین

پدر عالیقدر مؤلف علامہ سید منظور احمد کی فیض رسان حیات ہمیشہ ترقیہ قوم مین

بسر ہوئی اٹھتیس کتابین مختصر و مطول عربی و فارسی و اردو زبان مین فیض بخش

عام اونکی مؤلفہ ہیں +

+ اگر [illegible] ہو تو اونکا حالات خاندانی [illegible] ۱۲-۱۳

عمِ مؤلف

عمِ اکرم جامع کتاب ہذا کے حضرت قدسی سیرت سید عبد اللہ محدث دام فیضہ درویش
خدا رسیدہ و برگزیدہ صوفی ہیں نامی گرامی ممالک و اقطاع زمین کی سیاحت فرمائی انکے تبحر
علم و فضل کا لکھنا فضول ہے مذاہب اربعہ میں اصولاً و فروعاً فتوی دیسکتے ہیں علی ہذا کتب
مذاہب امامیہ میں پورا عبور ہے غالب تصنیفات اونکی عربی زبان میں ہے بلاد ہندوستان و اکثر
جزائر میں انکے معتقد زیادہ ہیں تلقین و ارشاد کا سلسلہ اس خاندان صوفیہ فیعیہ میں اونکی ذات سے
جاری ہے مسلک صوفیہ اونکا مثل علمای حدیث کے ہے سنسکرت سے بھی ماہر ہیں؛

مؤلف علامہ سید عزیز احمد (جنکا نام مشہور عبد العزیز ہے) ۱۸۵۳ء میں پیدا ہوئے
صغر سن میں والدہ اونکی داخل جنت ہوئیں اونکے نانا قاضی محمد بدر الدین رحمۃ اللہ نے اپنی
مشفقانہ عطوفت اور بزرگانہ رافت سے پرورش کی اور سن رشد و تمیز تک کفالت اونکی
فرمائی یہانتک کہ خازن مخازن جامعیت کے ہوئے مجھے مؤلف کے محامد و محاسن
کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اونکی قابلیت اونکی تالیف سے ظاہر ہو سکتی ہے کہ جو
ذیل میں درج ہے؛

صرف اسقدر کہہ سکتا ہوں کہ خاندان فیعیہ کی عظمت و شان مؤلف اور اونکے
عم اکرم سے قائم ہے؛

تفصیل مشہور مؤلفات سید عبدالعزیز مؤلف رسالۂ نافعۂ عزیز الاخلاق والملقب بحکیم الآداب

عدد	نام کتاب	حالات موجزہ
۱	تحفۃ العزیز	ملقب بریاض الاصحاب اس مین اہلبیت کبار و صحابہ اخیار کے فضائل بروی صحاح ستہ بلا تعصب درج ہین ۔
۲	ہدیۃ العزیز	مباحث شیعہ و سنی مین مبسوط طور پر تحریر لکھی گئی ہر د ذات ص ی نام تاریخی ایک شاعر نے رکھا ہے ۔
۳	عزیز المحدثین	ہدیۃ الائمہ والمعروف بہ نجم الثاقب مؤلفہ مولوی منظور احمد رح (پدر علامہ) کی تخریج ہے تقلید شخصی و اتباع تخصیصی کے مسائل بطرز احسن بحوالہ کتاب و سنت مرقوم ہین یہ کتاب ہمطرز تحریرات امام ابن قیم و امام ابن تیمیہ رح کے ہے جو علمای حدیث نے اسکی ستایش فرمائی ہے ۔

۴	عزیز الاوراد	الملقب بہ حفیظ الآفات ـ سہام الدعا لدفع البلا مؤلفہ مولوی منظور احمد مغفور کی مبسوط شرح بزبان اردو بمسلک اہل حدیث ہے یہ کتاب ہر اہل حاجت کے لیے حصن حصین ہے اور بہت سے لوگون نے اسکی برکت ورد سے حالت ابتلائی سے نجات پائی ہے "در فیض" نام تاریخی ہے مؤلف کے پسر متوفی مولوی عبدالحفیظ اول کی یادگار مین تالیف کی گئی ہے
۵	عزیز الوظائف	جسکا تاریخی نام جوہر المعظم ہے سہام الدعا کا حامل المتن ترجمہ اردو ہے ـ
۶	عزیز التواریخ	فرخ آباد اور اسکے نواح مشہورہ کا جغرافیہ اور فرمانروایان و دانشمندان و روشندلان اہل کمال فرخ آباد کی بسیط تاریخ ہے گلشن فرخ آباد تاریخی نام ہے
۷	عزیز الفلاسفہ	مہر خیالات } اسمائے تاریخی ہین مثل تہافۃ الاسلام حضرت امام غزالی رح کے بزبان عربی نادر رسالے ہین علم حکمت و فلسفہ مین اسی کی تحریر زیر مسودہ ہین
۸	عزیز الاسلام	خیالات معقول }

۹	عزیز الفصاحت	نام تاریخی بوستان سخندانی ہی اردو مین غزلیات قصائد و رباعی لکھی ہین لکھنو و دہلی کے شعرا نے تقریظین اسکی لکھی ہین مؤلف کے دوست مولوی عابد حسین داعی پوری نے بطور کلیات جمع فرمایا ہی۔
۱۰	عزیز الفتاوی	اسکو فتاواے حمیدیہ بھی کہتے ہین حسب التماس طالبین کے مؤلف علام نے جواب لکھے ہین اور چونکہ باعث تدوین سید محمد عرف مولوی عبدالحمید خلف الصدق علامہ ہین لہذا اونکے نام سے موسوم و معروف ہی۔
۱۱	عزیز السوانح	جسکا نام تاریخی فیوضات ہی اپنی سوانح عمری و وقائع زندگی مؤلف علام لکھا کرتے ہین جسکے مطالب و مقاصد پر کسیکو آگاہی و علم نہین ہی
۱۲	عزیز الشنین	ترجمہ اربعین مولانا شاہ محمد فاخر زائر محدث الہ آبادی الملقب بہ حکیمیہ بزبان فارسی احادیث فضیلت صحابہ کبار مین ہی اور چونکہ بسال ولادت نور چشم سید حسن عرف عبدالحکیم یہ ترجمہ لکھا گیا ہی لہذا حکیمیہ نام مشہور ہی۔
۱۳	زنبیل گدیہ عزیز درویش	جسکا تاریخی نام باب فاضت ہی اس مین ملتقطات کلام مؤلف علامہ و دیگر اساتذہ ہی یہ ندرت انتخاب مین اپنا ہی نظیر ہی۔

۱۴	مقامات عزیزی	جسکا تاریخی نام کلام غرا ہی یہ کتاب مثل مقامات حریری وہندی کے عربیت و فصاحت مین آپ ہی اپنا نظیر ہی۔
۱۵	عزیز السنۃ	منع تقلید مین بہت مبسوط رسالہ ہی اسمین اُن مقاصد کو لکھا ہی کہ جو بعض فقہا نے نظر بمصلحت وقت ترک کیا تہا قول الحمید بھی اسکا نام ہی سید عبد الحمید خلف اکبر کی سال ولادت مین تالیف ہوا لہذا یہ نام تجویز ہوا۔
۱۶	عزیزیہ	کافیہ نحو کی بسیط شرح اُردو مین ہی۔
۱۷	عزیز الادب	والملقب بہ حفیظیہ خلف سوم کی سال ولادت مین یہ کتاب صرف مین مثل شافیہ تصنیف کیگئی لہذا یہ نام رکھا گیا کیونکہ نام ولد سعید کا حسب الین المشتہر بعبد الحفیظ ثانی ہی
۱۸	عزیزیات	یہ کتاب موضوعات احادیث مین نہایت شرح و بسط کے ساتھہ حسب طرز محدثین کے عربی زبان مین بسال ولادت نور چشم سید ضیاء عرف عبد الغفار ضاعمرہ تالیف ہوئی لہذا غفاریہ کے ساتھہ موسوم ہی یہ کتاب مثل تحریرات علی قاری ہروی رحمہ اللہ و حضرت امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی بلکہ اُن سے بھی بڑھی ہوئی ہی مقدمہ کتاب جس بلاغت کے ساتھہ لکھا گیا ہی قابل دید ہی۔

۱۹	غزیر المنطق	ملقب بہ رشیدیہ یہ موجز رسالہ بنام سید احسن عرف عبدالرشید طال عمرہ کی منطق مین تحریر ہوا ہے۔
۲۰	غزیر الاشفاق	المشہور بہ عواطف بدریہ اس کتاب مین اون اشفاق وعواطف قاضی محمد بدرالدین غفر اللہ لہ کو بشرح وبسط بیان کیا ہے کہ جو بحالت صغر سن طلاب العلم کے مؤلف فہامہ پر فرمائے اور اونکی شکرگزاری ضبط قلم ہوئی اس مین مختصر سوانح عمری قاضی مغفور و حالات خاندانی موصوف الیہ اور چند قصائد مؤلفہ اونکے لکھے گئے ہین جس سے دریافت ہو سکتا ہے کہ مؤلف مشکور بندہ ہے اور اپنی تہیدستی وکس مپرسی کے زمانے خوب اسکو یاد ہین یہہ صاحب مؤلف کے نانا حقیقی اور مربی ومحسن امیر ابن امیر ابن امیر تھے مؤلف نے چند مراثی انتقال مرحوم مین لکھے ہین جن مین سحاب غم و برق غم و نہر غم و بضاعۃ الحزن و بحر الحزن قابل دید ہین مغفور کی وفات کی تاریخین بہت نادر وبے مثل مؤلف نے لکھی ہین اسکا تاریخی نام ارمغان ہے۔

۲۱	نشبد العزیز	الملقب بہ طلسمات نثر و خورشید معنی اور یہ دونون تاریخی نام ہین بطور مینا بازار کے یہہ بہار بازار ہی بلکہ شیرین کلامی و پرمغزی و ندرت زبان آوری مین مینا بازار سے بڑھا ہوا ہی اسکے بعض فقرات کے معنی پر بعض اودہ اخبار کلامی عصر نے حل و شائع اخبار مین کیے تھے مثل مولوی غلام محمد خان طپش اڈیٹر اودہ اخبار کے۔
۲۲	عزیز الانشا	جسکی تاریخی اسامی نثر نگارنگ و روضۂ مکاتبت ہین مصنف الیق کے رقعات و مکتوبات اُردو و پارسی وعربی زبان مین مدوّن ہین جسکے حصص علٰحدہ علٰحدہ ہین علامہ محمد اسمعیل شافعی بمبئی نزیل ہندوستان و فاضل اجل مولوی فیض الحسن سہارنپوری نے ملاحظہ فرما کے تقریظین ارقام فرمائی ہین اور چند اہل زبان بھی اسکے ثناخوان ہوے ۔ قابل دید یہ کتاب ہی۔
۲۳	عزیز احمد	اس مین قصائد فارسیہ نعت حضرت خیر البشر صلعم کے مدوّن ہوے مدوّن نے کہا ہی کہ منتشرہ ہین فرمائش اسکی کر

		التماس کرینکی ہوئی لہذا عزِ احمد نام تجویز ہوا کیونکہ یہ نذر عبدالعزیز کی بجناب احمدی مقبول ہوئی ۔ ایک شاعر نے نام تاریخی خیر الکلام فی المدح نبی الانام لکھا ہی ترکیب نحوی بوجہ اظہار مادہ تاریخیہ نظر انداز شعرا ہی اس کتاب مین ایک دائرہ موسوم بہ بیکر نغز لکھا ہی کہ ایک قطعہ مین ۷۷۵ ابیات نکلتی ہین اسکی نسبت مولف نے اشتہار دیا تھا کہ کوئی نشان دے کہ ایسا قطعہ کسی نے لکھا ہی اور اندراج قطعہ بطور دائرہ کے بندرت واقع ہوا ہی اسمین قصائد ترنم شگرف و تطبیہ محمدیہ و رحیق مختوم قابل دید ہین ۔
۲۴	غرۃ الصابرین	اسکا تاریخی نام انہار غم ہی اور حفیظ الو بالقب ہی اسمین حالات تولید و وفات سید عبدالحفیظ اول اولاد اکبر مولف کے مذکور ہین اور تدارکات ہیضہ بقاعدہ طب قدیم و جدید بیان ہوے ہین کیونکہ صاحبزادہ موصوف کی زندگی اسی منحوس مرض نے ختم کی تھی سہ پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا چکے ٭ حسرت اون غنچون پہ ہی جو بن کھلے مرجھا چکے ۔ یہ کتاب ایسی پُر درد و صبر خیز ہی کہ کیسا ہی قسی القلب و سخت مزاج شخص ہو اگر دو چار فقرات سنے بے تحاشا آنسو نکل آوین زبان اردو مین جس ندرت کے ساتھ لکھی گئی ہی اوسکے ملاحظہ و تقریظات اہل لکھنو و دہلی سے ظاہر ہو سکتا ہی

ابتدائی ترتیب کی تاریخ باغ رسول ۱۲۹۹ اور نظر ثانی

یہ ضخیم دیوان نعتیہ عربی زبان میں ہے اوسکی فصاحت و بلاغت کا اسی سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ بڑے بڑے ادیب علما نے
اسکی تعریف و تقریظ لکھی ہے۔ مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری شارح حماسہ مؤلف شفاء الصدور نے جس وقت
یہ دیوان کہ بطور مسودہ کے تھا ملاحظہ فرمایا تو تقریظ نہایت آب و تاب سے تحریر فرمائی اور فخر و مباہات فرمایا کہ با وجود
حداثت سن کے ایسا ادیب لیق ہندوستان میں ہے۔ قاضی پشاوری کہ جو اپنے وقت کے علامہ ادیب بین النحو تھے
بھی اسکی ستایش میں اوراق بھر دیے۔ چند غزلیں و قصائد جبکہ نواب الاجاہ امیر الملک مجد العلم مولوی حاجی سید
محمد صدیق حسن خان بہادر قنوجی خلف الرشید امیر الاولیا مقدام الفضلا حضرت مولانا سید اولاد حسن رحمۃ اللہ علیہما کی
خدمت میں پہنچیں تو مؤلف کو خط لکھکر اور چند قصائد منگا لیے جسکے جواب میں ایک خط تحریر فرمایا کہ جو مضامین
تقریظ سے بڑھکر ہے اور درخواست فرمائی کہ مطبع صدیقیہ میں منطبع ہو مگر بوجوہ چند مؤلف نے بھوپال میں طبع ہونا پسند نکیا
بلکہ انتخاب کر کے بہت سے اشعار بھیج دئے کہ حضور موصوف نے اپنے بیاض میں درج کر لئے اور اوسکا شکریہ لکھا علامہ محمد اسمعیل شافعی یمنی نے

جناب مولوی محمد عبد الصمد بلگرامی پروفیسر عربی بنارس کالج کے زبانی اس دیوان کا تذکرہ سنا تو مولف سے مراسلت شروع فرمائی اور چند قصائد و غزلیات و رباعیات طلب کر کے انتخاب کیے اور نہایت شکریہ کے ساتھ خط بطور تقریظ نظم میں تحریر فرمایا نہایت اور ملاقات کا شوق ظاہر کیا۔ علامہ ابو الحسنات مولوی محمد عبد الحی لکھنوی شمس العلما مولانا سید امیر احمد سہسوانی علمای و پیشوای سنیان و تاج العلما مفتی محمد عباس و شمس العلما مولانا سید حامد حسین مجتہدین شیعیان کی تقریظین اس کتاب پر ہین حضرت قدسی سیرت تاج المحدثین مولانا سید محمد عبد اللہ محدث صوفی مد ظلہ عم عالی ہمم مولف نے بھی رعایۂ الفاظ کتاب مولف کتاب کی نسبت تحریر فرمائے ہین مولوی محمد عبد الاسد بلگرامی نے تحریر فرمایا ہی کہ حسان الہند آزاد بلگرامی کے کلام سے بعض بعض اشعار بلاغت و فصاحت و صنائع شعریہ مین بڑھے ہوے ہین اور یہ کتاب بے مثل اپنے حسن تصنیف مین ہی۔ باوجودیکہ علمای عرب و ہند نے اس کتاب مستطاب کی تعریف فرمائی مگر مولف کو اسپر کوئی فخر نہین ہی بلکہ خواہان ہی کہ خداوند اقبولیت عطا فرما۔

واختتام کتاب کی ریاض رسول ہی
۱۳۰۷

۴۶	عزیز الاقوال فی اسماء الرجال	صحاح ستہ کے راویوں کا رجال نہایت بسیط و مشرح طور پر لکھا ہی کہ جو وہی رح کی میزان سے بھی بڑھا ہوا ہی اسکی عربی زبان نہایت شستہ اور پُر مغز مضامین کی ہی مصطلحات محدثین کا استعمال زیادہ فرمایا ہی مگر یہ کتاب نا تمام ہی کیونکہ ایسی ضخیم کتاب کے لیے سال دو سال کا عرصہ درکار ہی یہ کتاب زیر تالیف ہی اور سلسلہ تالیف منقطع نہیں فرمایا ہی بلکہ اختتام کے واسطے نہایت مرتبہ اہتمام بلیغ ہی اسکا مقدمہ قابل دید ہی غالبا کسی محدث نے ایسا نہ لکھا ہوگا۔
۴۷	عزیز التفاسیر	قرآن مجید کی نہایت جامع تفسیر ہی اور ایسی کتاب ہی کہ شیعہ و سنی عمل کر سکتے کیونکہ فریقین کے مسلک پر تحریر ہوئی ہی چند اجزا طیار ہو گئے تھے کہ مؤلف کو شوق صحاح ستہ کے اسماء الرجال لکھنے کا پیدا ہو گیا لہذا وہ نامکمل ہی گمان غالب ہی کہ ابن جریر و بخاری و شوکانی و کلینی کی تالیفات دیکھنے کا شوق اس کتاب کے معاینہ کے بعد کسی کو نہ ہوگا۔ دعا کرتا ہوں کہ خدا عز و جل مؤلف کو اس کتاب کی تکمیل کا شوق دے۔

۲۸	مثنوی مولوی عبد العزیز	الملقب بہ حمید الکلام جسکا تاریخی نام ریاض الانوار ہی صوفیانہ طرز پر یہ مثنوی نہایت شستہ فارسی مین لکھی ہی جسکا بحر و وزن مثل مثنوی معنوی ہی اسکے اوراق منتشر تھے مؤلف کے خلف الصدق سید محمد المشتہر بہ عبد الحمید صاحب عفی عنہ حیات کو مل گئی لہذا ایکجا کرکے بطور کتاب مدون بنام مشار الیہ ہوئی۔ مؤلف نے اپنے مصائب و شدائد اور زمانے کے طریق برتاؤ کو نہایت خوب لکھا ہی جسکے ملاحظہ سے ناظر و شائق کو عبرت ہوتی ہی اور اولیای کرام کی چند حکایتین یا کہ زمانے کے مطابق ضرب الامثال جو قصص مین درج کیے یہ کتاب نہایت نادر ہی۔
۲۹	عزیز الاسناد	یہ کتاب بطور اصول حدیث کے ہی جسمین فضیلت علم حدیث و عالم حدیث و اقسام حدیث و روایت و درایت کی شرح تفصیل کیگئی ہی اپنے شیوخ کے اسناد کو بھی لکھا ہی جسکے معاینے سے ظاہر ہو سکتا ہی کہ مبلغ استعداد مؤلف کا کس درجہ پر ہی اور کس کس الفاظ تعظیم سے شیوخ نے مؤلف ادیب کو یاد فرمایا ہی اس کتاب مین مؤلف نے اپنے طلب علم کی کیفیت کو

ایسے دردانگیز الفاظ سے لکھا ہی کہ جس سے ہر طالب علم کو عبرت ہوتی ہی اور ظاہر ہوتا ہی کہ علم و فن خاص کر حدیث
و تفسیر بہت جانکاہی سے حاصل ہوتا ہی خاص کر اوس حالت مین جبکہ ماہرس علم کے ہندوستان مین دو چار صاحب
باقی رہ گئے ہین اس کتاب مین اُن شدائد کو بھی بیان کیا ہی کہ جو بسبب اہل دنیا نے اشاعت حدیث و عمل حدیث کیوجہ سے کیے
اور مؤلف بفضلہ کامیاب رہا اور اعلان کلمۃ الحق مین کبھی خوف و دریغ نہ کیا۔

۳ — **عزیز الاخلاق** — اس کتاب مین زیادہ تر تہذیب اخلاق کے مسائل ہین اور تحریرات عربی ابن جنین و بوعلی مسکویہ ناصری جلالی سے مدد لی گئی ہی اور رسالۂ عربی رسالہ عزیز التہذیب و دیگر کتب عربیہ و فارسیہ و انگریزیہ و ہندیہ سے التقاط کیا ہی عبد العزیز

الملقب بہ حکیم الآداب و نام تاریخی لمعات الاخلاق ہی اس کتاب کو عین ضرورت کیوقت لکھا ہی جب کہ کساد بازاری علم
اخلاق کی تھی اگرچہ یہ کتاب ایک قصے کے پیرایے مین بزبان اُردو ہی مگر اوسکے خطبات (لکچرس) کچھ ایسے واقع ہوتے ہین
کہ ہر انسان کو اوسکے سننے دیکھنے کے ساتھ اوسپر عمل کرنیکو جی چاہتا ہی برمحل ضرب الامثال بھی ہین اور حکایات بھی بطور نظیر کے
بیان ہوئی ہین کئی حصون مین یہ کتاب ہی جسمین مسائل اخلاقیہ و مباحث تمدنیہ بشرح و بسط مذکور ہین کسی کی شخصی تعریف نہین حکایات

کے تذکرے مین نہین ہی محاورہ گفتگو بہت شستہ و رُفتہ ہی اگر مردون کا بیان ہی تو تذکرہ بیان حسب روزمرہ اہل زبان ہی
اور اگر عورتون کا تذکرہ ہو تو مخدرات عالیات کا بول چال تحریر ہی بعض مواقع پر دلچسپ ہونیکے لیے ظرافت و مزاح مناسب کا
بھی استعمال ہوا ہی جسکا ہیرو خان بہادر ہی جسکے کلمات و تقریرات بہادرانہ وارد کیے ہین خلاف ادب و تہذیب کلمات سے
احتراز کیا ہی اسکا دیباچہ انگریزی زبان مین نہایت شستہ الفاظ کے ساتھ ہی میرے نزدیک تہذیب اخلاق مین کم ایسی
تحریر سبقت ہی مؤلف نے انگریزی عبارت مین بیان کیا ہی کہ جب یونیورسٹیون کو اس جانب توجہ نہین ہی اور کتب اخلاقیہ
دو ساتیر تمدنیہ عربی و فارسی و سنسکرت مین زیادہ ہین مگر اسوقت کس کو ایسا دماغ ہی اور کسکو ایسی فرصت ہی کہ اُن علوم کو
پہلے پڑھے اور علم اخلاق حاصل کرے لہذا ان ضرورتون کے رفع کے لیے اُردو مین یہ کتاب لکھی گئی ہی۔ اس کتاب کو
جناب مستطاب معلی الالقاب خدیو ممالک قدردانی شہریار اقلیم مردم شناسی سر آکلینڈ کالون صاحب بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ ایم
جی اور کے۔ سی۔ آئی۔ ای لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و اودھ نے اپنے نام نامی سے ڈیڈیکیٹ
کرنیکا اعزاز بخشا میرے نزدیک یہ کتاب اپنے حسن تالیف مین آپھی اپنا نظیر ہی یا کہ بےمثل ہی کملا ہی وہ ہے نے اسکی تعریف لکھی

		و تعریف فرمائی ہے چونکہ باعث تالیف اسکے سید حسن اشتہر بعبد الحکیم مدظلہ ہین اور اونکے لیے لکھی گئی ہے لہذا لقب اسکا حکیم الآداب غیر مناسب نہین ہے اکثر اصحاب نے تقریظین اور قطعات تاریخ بذیل اس کتاب کے لکھے ہین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قوم کے خیالات اس کتاب کی بابت نہایت عمدہ و بجا ہے۔
۳۱	عزیز المصطلحات	علمای ادب کی تحریرین جسقدر اصطلاحات آتی ہین اور اونکے معنی لغت مین نہین ملتے جس سے ناظر کتاب ادب کو پریشانی رہا کرتی تھی اون سب مصطلحات کو اس مو خیز رسالے مین لکھا ہے۔
۳۲	عزیز الامثال	اسمین عربی فارسی ہندی السنہ کی مثلین تحریر کی ہین کہ عالم ادیب کو لکھنے مین مدد ملے کیونکہ المثل فی الکلام کالملح فی الطعام مشہور ہے۔
۳۳	عزیز التجوید	یہ رسالہ علم قرات مین ہے مثل جزری و شاطبی کی تحریرات کے اردو مین یہ کتاب لکھی ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ تحفہ نذیریہ کی تردید مین ہے جس مین اعتراض بیجا و فضول کتاب امام المحدثین شیخنا و شیخ الکل حضرت سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی پر نفیضہ کی وارد کیے تھے مولف علامہ نے براہین ساطعہ و حجج قاطعہ سے معترض کو ایسا لاجواب کیا ہے جسکا جواب فریق مخالف نے نہین لکھا ہے۔

۳۴	غزیز القصص	اسمین عالم عورات کے قصے اور سوانح لکھے گئے جسکے معاینے سے ہر عورت کو شوق تحصیل علم مذہبی پیدا ہوتا معروف منکر کو باعث قرار دیکر اونھین کی زبان سے قصے بیان کیے ہین یہ کتاب نہایت دلچسپ و دلربا مضامین عین ہے۔
۳۵	غزیز المعالجات	بہائم کے امراض کا علاج مذکور ہی خصوصاً گھوڑون و ہاتھیون و اونٹون وغیرہ کا زیادہ بیان ہے۔
۳۶	غزیز الوصایا	اپنے فرزندان دلبند و عزیزان ارجمند و برادران قومی کے لیے مولف نے اندرز و نصائح دینی و دنیوی کی ہین جسکے سمجھنے و عمل کرنے لیے تجربہ و سادہ خبرت بڑھتا ہی سمجھانے کے لیے برمحل عمدہ عمدہ مقولے صلحا و علما کے بیان ہوے ہین۔
۳۷	غزیز المکاسب	اس کتاب مین پاک پیشون و حرفون کو بیان کرکے تجارت کے منافع ظاہر کیے ہین۔
۳۸	غزیز الذاکرین	وقائع کربلا کو بمطابقت کتب شیعہ و سنی بلا تعصب تحریر کیا ہی اس کتاب کی عبارت ایسی پُردرد و الم انگیز ہی کہ کیسا ہی قسی القلب ہو وہ بھی سنکر متاثر اور اشکریز ہوگا یہ ایسی عمدہ کتاب ہی کہ فریقین اسکی قدر کرتے ہین۔
۳۹	غزیز العقائد	اسمین عقائد حقہ حسب مشرب محدثین بیان کرکے مکائد لا مذہبون کے عیان کیے ہین ممکن ہی کہ ایک مرتبہ ایسی کتاب کے ملاحظے سے انسان خوش عقیدہ ہو جاے اور اہل حدیث کی جانب رجوع نہ کرے۔

۴۰	عزیز الموحدین	وحدت وجود کے مسائل بتوضیح وتصریح لکھے ہین اور مبتدعین کی خوب خبر لی ہے۔
۴۱	عزیز الصنائع	صنائع وبدائع نظم ونثر کو بیان کرکے ہر جنس وصنف کے مضامین بعقیدار قام کیے ہین اور اپنی جودت طبیعت سے چند بدائع بھی مخترع کیے کہ جو قابل دید وشنید ہین اس کتاب کو فارسی مین نہایت چست مضامین و دلچسپ معانی مین تحریر فرمایا ہے یہ کتاب اگرچہ ضخیم نہین ہے مگر پر مغز ونادر مطالب سے مملو ہے۔
۴۲	عزیز الاولیا	اسمین چند اصفیا و اولیای نواح وطن مؤلف کا بسیط طور پر ذکر ہے۔
۴۳	عزیز المسلمین	اسمین اسلام کے فضائل اور ربانی وشارع کے محامد بیان فرما کے احیای سنت و اماتت بدعت کیجانب توجہ کی ہے اسکی عربی زبان زاد المعاد سے کم نہین ہے۔
۴۴	عزیز الایمان	اس کتاب مین تعریف ایمان و مومن موجز طور پر تحریر ہے تاہم چند اوراق کی کتاب ہے۔
۴۵	عزیز التہذیب	یہہ کتاب اخلاق مین پنج باب عجیب مثل تحریرات ابن جنید و علی مسکویہ نہایت لاجواب ہے اسی کتاب سے مؤلف نے عزیز الاخلاق مین بہت التقاط و اقتباس درج کیا ہے اگرچہ مسائل تمدنی ومباحث تہذیب مثل حکمای قدیم وجدید تحریر ہوے ہین مگر معاشرت ہندوستانی زیادہ معرض تحریر مین آئی غرضکہ یہ رسالہ معرکہ آرا اور اپنا ہی نظیر آپ ہے۔

راقم طالب الحسنین سید ا ح

ا

از رشحات خامهٔ فیض ختامهٔ علامهٔ عصر بارع دهر سلالة المتکلمین خلاصة المحققین سند المحدثین مولانا و مولی الکل حضرت سید محمد عبد الله الصوفی محدث صمدنی دام فیضه

ز راز خانی شیوه ام نیست است غزیز و را

گفتن منظور ست جهانیان افسرده مید هم که تو باده ده سعادت عزیز مصر شاد

گشتی فصاحت را نا خدا دستیو ازبانی بهمتا نیکو نامیش شهرهٔ آفاق جمیل السیر مهذب الاخلاق

آبروی دودمانم فخر خاندانم سید عزیز احمد عرف عبد العزیز مرزا صله الله تعالی بسعادة کبیره

مسائل اخلاقیه و مباحث تمدنیه را احیا فرموده و بر اهل گیتی احسانها نموده زنده کرد

اخلاقیات شاهد حسن خلق آن فهامهٔ یکتا و تجدید تمدنیات گواه نیکو تمدنی آن بارع بیهمتا

کتابی دیدم که عالمیان را انتباهی میدهد و رهبری نیکو روش میکند نوجوانان اگر بینند

مایهٔ خبرت اندوزند نو خیزگان را وسیلهٔ آزموده کاری و ناتجربه کاران را سرمایهٔ پخته کاری

ابن جنین و ابو علی ماسکویه بزبان تازی رسائل اخلاق نوشتند و ناصری جلالی و کاشفی

به تتبعش بفارسی لسان نامها نگاشتند فاما باین کساد بازاری علوم و فنون عالمیان را کجا

دماغی که بآموزش السنهٔ قدیم گرایند و مایهٔ فرخی اندوزند لهذا مسائل تمدن را کسی نداند

که چیست و چون بود عزیز علامه و بلیغ فهامه بترفیه عام همت برگماشته بزبان ریخته (اردو)

ازمرشحات

قلم اعجاز رقم فصیح دہر بلیغ عصر کریم الاخلاق عمیم الاشفاق مولوی محمد کریم صاحب رئیس دریاآباد ملک اودھ تحصیلدار ضلع الہ آباد ـــ

کل جدید لذیذ

ابتک اکثر کتابین بحیثیت طرز جدید تصنیف ہو چکی ہین و مصنفان و مولفان خوب طبع آزمائی و نفع رسانی خلائق مین ساعی رہے لیکن بالفعل ایک نسخہ عجیب طرز جدید میری نظر سے گذرا ہی جو عنقریب شائع ہوگا یہ کتاب جسکا نام عزیز الاخلاق ہی بطرز جدید تصنیف ہوئی ہی مختلف قسم کے مضامین جسکا تعلق تمدن و معاشرت سے ہی بہت خوبی سے درج ہوے ہین خصائل شریفہ کی ترغیب و اطوار ذمیمہ سے نفرت ایسی خوش عنوانی سے ادا کی گئی ہی کہ باید و شاید ـــ

ارباب زمانہ کی خباثت و عیاری و اصحاب عصر کی کریم النفسی و عالی ظرفی نہایت اچھے طرز سے بیان ہوئی ہی الفاظ چست و معانی درست ہین ہرلت و مذہب کا انسان منصف مزاج اوسکا دلدادہ ہو جاے داد دینے سے بے اختیار ہو جاے بہت سے معاملات تحریر ہوے ہین مذاق و لطافت باہم بغلگیر ہو رہے ہین جو فقرہ ہی دل کو بیچین کرتا ہی جو مضمون ہی قلب کو مسرور کرتا ہی اوسکے دیکھنے والے کے دل کی کیفیت مثل مقناطیس کے ہو جاتی ہی کتاب کو نظر سے ہٹانے کو جی

نہین چاہتا ہی ایک استاد کا شعر بتصرف ضروری بلا مبالغہ صادق آتا ہی سفر ہی
کتاب لطائف کہ در تماشا یش ٭ بدیدہ باز نہ گردد نگاہ از اوراق ٭ جسقدر خوبیان
اسکی دیکھنے سے میرے قلب مین پیدا ہوئی ہین اونکے ادا کرنے کے لیے
پورے الفاظ نہین پاتا ہون کہ کس سچی روش سے مطالب نادرہ تحریر ہوے ہین
اوسکی اردو زبان بہت پاکیزہ ہی عبارت سلیس عام فہم ہر مذاق ہی مصنف اسکے صاحب
کثیر التصانیف سید علامہ بارع فہامہ جبرئیل فاضل جلیل تقدس انتساب فضائل مآب جناب
مولوی عزیز احمد عرف عبد العزیز خلف اکبر مولوی سید منظور احمد سلمہ اللہ الصمد ہین
جنکی خاندانی قابلیت و آبائی افتخار و فضیلت کالشمس فی النہار ہو رہی ہی گو حضرت
موصوف کی اور تصانیف بھی بہت نادر ہین لیکن اس نسخے مین وہ بلا کی قابلیت
و ذہانت صرف کی ہی کہ بلا شک یہ کتاب محمود عزیز الوجود ہوگی ۔ بیشک اس زمانے کو
ایسی ہی کتاب کی ضرورت اشد تھی کہ جس سے ہر فرقہ و ہر مرتبے کے انسان
فیضیاب ہون اور حضرت ممدوح کے شکریے مین رطب اللسان ہون ۔

راقم

قطعہ تاریخ از نتائج افکار سلک شہرت سلک خمخانہ فصاحت دریای بلاغت افتخار الشعراء سید الکملا
مولوی محمد اسمعیل المتخلص بہ **فریح** رضوی سلمہ اللہ القوی حسینپوری ۔

عزیز بہ تمیز از فضل یزدان	مرتب کرد چون این گنج فائق
فریح علیؔنوا ہر سید سالش	ملائک گفت تہذیب الخلائق
	۱۲۸۹ھ

(حاشیہ پر دستی تحریر، ناخواندہ)

رشحہ کلک معنی آفرین ہر لائق ہزار آفرین مجمع اخلاق و شہرۂ آفاق تجر قرنا قابلیت
دُرّ دریای اہلیت بلیغ عصر فصیح دہر راے منشی بابو لال خلعت الرشید راے کشوری لال ام لقابہٗ
رئیس الہ آباد ملیح آباد سو د --

نخمہ و تسمیہ

انسان ضعیف البنیان کیون نہو کیونکہ اوسکی پیدایش مشت خاک سے ہی
نہ اوسکا ستھار جنات سے ہی نہ ملائک پاک سے - مگر قربان قدرت کاملہ رب قدیر کے
جسنے باوجود اس ضعف کے وہ قوت عطا کی کہ جن و ملائک بھی رشک کرتے اور
موالید آتشی و نوری اس خاک کے پتلے سے دل مین ڈرتے ہین نسل خاکی سے آتشی
جسمون کے دل مین غبار سبحان اللہ جل شانہ - اور غبار ہی نہاد کے سامنے نوری
تنون کی آنکھین تیرہ و تار - الحمد للہ عز اسمہ - اس خاک مین کیا بات ہی کہ جس سے
یہ مرجع کائنات ہی - علم و عقل یہی جز و اعظم ہی جس سے انسان کا لقب اشرف المخلوقات
مشہور عالم ہی - اگر ان دونون صفات سے مبرا ہی تو چوپایے سے بدتر یہ خاک کا
پتلا ہی - کسی نے کیا خوب کہا ہی ع آدمی زادہ طرفہ معجونیست ؞ کز فرشتہ سرشتہ
و ز شیطان ؞ گر کند میل این شود بہ ازین ؞ ور کند میل آن شود بد ازان ؞ عقل علم کی
صیقل ہی جس سے اوسکے جوہر کھلتے ہین - ورنہ مثل مشہور ہی چارپائی بر و کتابے
چند لوگ کہتے ہین - عقل کے ذریعے سے حضرت انسان نے علم کا وہ جز و اعظم
دریافت کیا جسکو اہل عرب ادب تہذیب کہتے ہین اور اہل فارس اخلاق و شایستگی

سے ناز کرتے ہین جسکی عظمت سے دنیا مین شہرہ ہو رہا ہے اور جسکی صفت و ثنا مین
اہل کمال کا دل مصروف ہے - فارسی شاعر نے کہا ہے ع ادب تاجیست از
لطف الٰہی * بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی * اردو زبان مین دوسرے صاحب نے
یون کہا ہے ع اخلاق سب سے کرنا تسخیر ہے تو یہ ہے * خاک اسکو سمجھنا اکسیر
تیر ہے * زمان سلطنت مین اس علم کو اہل کمال نے بہت کچھ عروج دیا اور خلقت خدا کو
اپنا زیر بار احسان کیا عربی و فارسی وغیرہ علوم مین مستند و ضخیم کتابین لکھی گئین
اور برابر رواج پاتی رہین - فی زمانا اردو زبان نے جب سے عدالتون مین رواج
پایا لوگون نے عربی فارسی وغیرہ علوم قدیم کی تحصیل سے دل اٹھایا - مدارس
سرکاری نے کبھی اسکا کام شروع کیا ضروری روزمرہ سے کام لیا - اخلاقی تعلیم کو
ضرورت انکی طلبا کی خواہش پر چھوڑا اپنی عنان توجہ کبھی اسطرف نہ موڑا نتیجہ اسکا یہ
ہوا اور نوجوان تعلیم یافتہ گروہ اس علم سے بالکل بے بہرہ رہا - اہل علم و یقین نے
جب اپنی آیندہ نسلونکی یہ گت دیکھی طرز تعلیم انگریزی کیطرف زبان طعن و تشنیع دراز کی
اوسکی درستی کیجانب کم کسی کو خیال ہوا اور محض زبانی رازی سے اسکا نفع ہونا محال
ہوا - بالآخر مولانا ذوی الفضل و الکمال صاحب علم و اقبال مولوی عبد العزیز صاحب
دامت لطفہ فضلہ الکرم و الاجلال نے اصلاح اصلیت پر توجہ فرمائی اور علم اخلاق مین کتاب
سلیس زبان اردو تصنیف کر کے طلبا کو راہ راست دکھائی - واہ کیا کتاب ہے
جامع و مانع کہ شائقین کو چند اوراق مین بڑا فائدہ حاصل ہوا اور مسافرونکو سیر ونکی راہ

چند دنوں کی منزل ہو۔ روایتوں نے دلچسپ اسقدر کر دیا ہی کہ بار بار پڑھنے کی
تمنا زبان کی فصاحت و سلاست سے ہمیشہ نیا لطف فزا۔ واقعی ملک کے
لیے فائدہ بخش اور طلبا کے لیے رہنما ہی اور اہل علم و کمال کے لیے کوزے میں
دریا۔ الٰہی یہ نسخہ مقبول خاص و عام ہو اور مصنف کو عقبیٰ میں اجر جزیل اور دنیا میں
نام ہو۔ فقط دو قطعات تاریخی پر ختم کلام اور آگے خدا کا نام ہی۔ اللہ بس باقی ہوس

قطعہ تاریخ

دُرِ بحرِ زخار دانشوری — درخشان مہ چرخ عز و وقار
اولو العزم ذیشان عبد العزیز — خداوند دانش و اسما کامگار
بغواصی فکر آوردہ بر — ز دریای علم این دُر شاہوار
چنان گفت تاریخ طبعش دگر — گلستان تہذیب و دائم بہار

۱۳۲۷

دیگر

شائع گردید عجب نسخۂ تہذیب اسعد — چشمۂ فیض بہر سمت روان در آفاق
ہاتف غیب ندا داد دل مؤنس گفت — نسخۂ نادر نایاب عزیز الاخلاق

۱۹۰۸ع

محررہ بندہ نیاز خصال بابو لال وصلہ اللہ بالمقاصد والآمال

منشیحهٔ قلم عزیز یگانه بلیغ فرزانه مخزن الحسنین سید نذیر حسین محمدی صمدنی سلمه الله الغنی

زهی نسخهٔ نادرست از نغز شیر ... با خلاق و علم و ادب بی نظیر

سلیس و نفیس است مضمون وی ... پر از قصه‌های کتب پیر و نذیر

ز حسن کلام و ز طرز بیان ... رسانید فیضی بسی برنا و پیر

چو فکر سخن عیسوی شد مرا ... بگوشم ندای رسید از بشیر

بتاریخ از سر حق همی گویمت ... ندیدم چنین نسخهٔ دلپذیر

۱۸۹۰

صورة ما قرظه الادیب الجلیل والفاضل النبیل بدیع الزمان ولوذعی الآوان غواص بحر الملة مصباح بیت الفصاحة خزینة الرحمة دفینة الحکمة مشرف القلوب مشرق الغیوب مجمع بحری المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول اسوة المحدثین سلالة المفسرین مولانا ومولی الکل عبد الواسع الشهیر مولوی محمد واسع دهلوی سلمه الله العزیز القوی عن شر النوائب الغوی -

سپاس بی قیاس مر داور دادار زبانی گذارم که بخشیده است خود مرا چیره‌دستی نیایش‌گری اوست که از دست و زبانی که برآید * کز عهدهٔ شکرش بدر آید که درین روزها از نکوسازگاری زمانه کتابی نادر و نسخهٔ یگانه فاتحهٔ کتاب اخلاق و تهذیب همانا عروس کلام را سلک گوهر و گلکدهٔ رموز را گل احمر که هر سطرش طرهٔ حور عین و هر حرفش دُر بیست یکتا و ثمین و بین السطور راه هادی صراط مستقیم و رهنمای فی دوش سرشت

اگر فردوس بر روی زمین است * همینست و همینست و همین است * از نتیجهٔ
طبع وحید عصر و فرید دهر مسیحای زمان عزیز مصر فصاحت یعقوب کنعان بلاغت
محرم گنجینهٔ اسرار عالم باعمل محدث اجل فقیه لبیب ادیب اریب مهجی سنن تقوی خلاصهٔ
دودمان مصطفوی اعنی مولانا و سیدنا عزیز احمد الشهیر به عبد العزیز صانه الله الحی القیوم الاحد
الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد عن شر کل حاسد اذا حسد دیدم هرچند من که و سخنم چه
که بآرایش بساط توصیفش دم زنم و اگر زنم بیقدم که رتبه ریزه چینی سماط گذشتگان
و کاسه لیسی جادوبیانان باستانان هم ندارم فاما زبان را بستایش یاران نگشادن
و خود را هدف تیر نفرین و ملامت نه ساختن از جامهٔ انسانیت بیرون شدنست و اگر
دیگران از گنجینهٔ مبدای فیاض لعل و گوهر سخن آرائی بدامن فطرت برداشتند من هیچمیرز
هم خرمهره چند هرزه سرائی در جیب و کنار اندیشه بخود دارم وجه کنم تا آنچه بدین در آید
بگفتن ور نه آید کام دل از دیدن و دانستن بر نه آید چشم روشنی سخنیست که تا در اندیشه
نگذرد خندهٔ شادی از لب برنخیزد و هیچ خواهش جز به پیکر گفتار در دل فرود نتوان آمد
و چون نگویم حقا که ساتگین و شیشهٔ خمخانهٔ آداب را آب رفته بجوی و خمار آلودگان شبانهٔ
تهذیب را رنگ پریده بروی باز آمد و پردهای ظلمت کهنگی که بر روی عالمیان
فرو هشته بود از دست همت برداشته بطرز نوی پرداخت حاشا که بشایستگی تحسین و تکا
جان را اگر مسلم داشتمی گرامی ندانستمی و باعث این تحریر الامر فوق الادب دارم و در اجابت
دانشوران بر روی کمی فرهنگ پرده شده دانم تاهم از گرانی خاطر احباب شرمساری میکنم

نہ از بیگانگی کالای خویش - بلکہ متاعم از باب این قلمرو نیست - الٰہی این گلدستہ اخلاق را نگوشتہ دستار قبول جای دہ و ہر گاہ این بار گرامی نہد بر من از روی سپاسی نہد -

آمین ثم آمین یا رب العالمین ✣

بندۂ ہیچمیرز و ناکارہ عبد الواسع الشہیر بمحمد واسع غازیپوری ہرنوی

یہ کتاب مولف سے بلا قیمت ملسکتی ہے

صرف محصول ڈاک دینا ہوگا
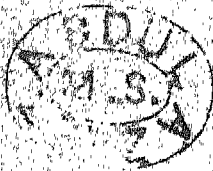
PREFACE.

In these days of civilization and enlightenment when through the boon of the British Government every village and town of India has besides various schools and colleges many institutions and societies for mental and physical education and every university returns hundreds and thousands of graduates and under-graduates year after year, it is a general complaint that we the Indians are far behind in moral training ; our universities have very little regard for this particular branch not because it is considered unnecessary or unuseful, but because moral training has a close connection with religion, and with which the British Government is pledged not to interfere owing to the diversities of religion prevalent in this country. This has done a great injury to our Indian nation, and has added to the injury by neglecting this particular and useful training.

It hardly requires any explanation from me that without moral training one can never become an useful member of society, nor can his own life be said to be happy and fruitful to him. The blessings that this particular branch of training bestows on mankind are numerous, and must be acknowledged by every one possessed of ordinary common sense.

After a careful study of facts I have come to this conclusion that while our universities are so neglecting this training we must exert ourselves a little in this matter : it is quite improper to claim everything from the Government and to do nothing ourselves. "Heaven helps those who help themselves," we are told, and we want to form our character, and become a civilised nation we must undergo a careful moral training. Our private institutions and societies also, lacking a proper stock of treaties on moral culture in Urdu are consequently doing very little or nothing in this branch. In the hope of supplying a deeply felt want, I have written this book in pure Urdu language : the Persian, the Arabic, and other languages have no doubt authoritative works on this subject, but the Urdu-speaking Indian community has hardly any time to study those books, which requires a sufficient knowledge of those languages, and therefore such a book as I have compiled will be highly useful to the general public.

I have avoided as far as possible religious prejudices and personalities that the book may be welcomed by persons professing any religion whatsoever. The book is written in the form of a story because examples are the best teachers, and is presented to the Indian public at large for their weal and benefit.

AZIZ AHMAD,

Alias ABDUL AZIZ MOHAMMEDI,

SON OF MOLVI SAYYED MUNZUR AHMED,

November 1889.

CONTENTS.

AZIZ-UL-AKHLAQ

Called

HAKIM-UL-ADAB

Compiled

By

Maulvi Syed Aziz Ahmad Alias Abdul Aziz Son Of the

late Maulvi Syed Manzur Ahmad.

Most respectfully

DEDICATED

TO

His Gracious Honour Sir Aucland Colvin K.C.M.

G.C.I.E. Liuetenant Governor of N.W.P & OUDH

Printed At

The

Najmus Saqib Press Allahabad

By

Munshi Muzaffar Hasain Propritor

1891